

بسم الله الرحمن الرحيم

کتاب توحید میں تفسیر امام میں جناب امیرا لمومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ سے مراد وہ ذات ہے جس کی طرف کل مخلوق اس وقت جبکہ ہر طرف سے آس ٹوٹ جائے خود بخود متوجہ ہوتی ہے۔

الرحمن۔ کے معنی یہ ہیں کہ اپنی مخلوق پر مہربان اور ایسا رزق دینے والا کہ گو وہ اس کی اطاعت و بندگی چھوڑ دیں مگر وہ ان کے وسائل معاش کو بحال رکھے۔

الرحیم۔ کے معنی یہ ہیں کہ اپنے مومن بندوں پر ایسا رحم کرنے والا کہ ان کے لیے تھوڑی سی عبادت پر بہت ثواب مقرر کیا ہے اور کافر بندوں پر ایسا رحم کرنے والا کہ ان کو ہلاکت ابدی سے بچانے کے لیے نرمی کے ساتھ قبول دین کی دعوت کرتا ہے۔

اھدنا۔ صراط مستقیم پر ہم کو ثابت قدم رکھ کہ ایسا نہ ہو کہ ہمارے قدم اس سے لغرش کرجائیں۔

الصراط مستقیم۔ روایت میں ہے کہ اسے مراد ہم آئمہ ہیں دوسری روایت میں کہ دنیا میں تو وہ راستہ مراد ہے جو ادھر خلو کی حد تک نہ پہنچتا ہو یعنی کسی کو اسکے درجہ سے نہ بڑھاتا ہے اور ادھر کسی کو اس کے درجے سے نہ گھٹاتا ہو اور آخرت میں وہ راستہ مراد ہے جو مومنین کو جنت میں پہنچائے گا گویا دنیا میں تو وہ امام ہے جسکی اطاعت واجب کی گئی ہے اور آخرت میں وہ پل ہے جو جہنم پر قائم کیا جائے گا جو دنیا میں امام کی معرفت سے بے بہرہ ہو گا اسکے قدم صراط آخرت کے بھی لغرش کر جائیں گے اور جہنم میں گر پڑے گا۔

الصراط۔ مستقیم۔ ظاہر بظاہر تعداد میں ۱۴ حروف ہیں جسکی مراد کہ چودہ کا جو راستہ وہی صراط مستقیم ہے۔

انعمت علیہم۔ ان سے انبیاء صدیقین اور شہداء، صالحین مراد ہیں۔

المغضوب۔ سے مراد یہود ہیں خواہ وہ امت سابقہ کے ہوں یا اس امت کے۔

اضلالین۔ سے مراد انصار ہیں خواہ پہلی امت کے ہوں یا اس امت کے۔

الم۔ خداوند تعالیٰ کے اسم اعظم کے حروف مقطعات قرآن میں الم ان کا ایک جزو اور ان سے اجزا کو ملا اسم اعظم بنا لیا نبی یا امام کا کام ہے کیونکہ اس کے واسطے سے ہر دعا قبول ہوتی ہے

مجمع البیان میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہر کتاب کا خلاصہ ہوتا ہے اور اس کتاب قرآن پاک کا خلاصہ حروف مقطعات ہیں۔

ذلک الكتاب۔ تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اسی سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام مراد ہیں اور کتاب کا اطلاق انسان کامل پر کرنا اس اللہ اور خواص اولیا اللہ کے محاورے میں داخل ہے جیسا کہ جناب امیر کے ان اشعار سے ظاہر ہے۔

انسان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تیرا علاج تجھی میں ہے جسکا تجھے شعور نہیں اور تیرے امراض بھی تیرے ہی سبب پیدا ہوتے ہیں جن کی تجھے سوجھ بوجھ نہیں اور تو خود کتاب میں ہے جس کے حروف سے پوشیدہ کا ظہور ہوتا ہے تو اپنے لیے ایک کو چھوٹا سا جسم خیال کرتا ہے حالانکہ ایک بڑا عالم تجھ میں سمایا ہوا ہے

سورة البقرہ (۸)

ومن الناس سے مراد ابن ابی اور اس کے اصحاب یا اول و ثانی اور منافقین میں سے جو ان کے ہمسر ہیں جن کا نفاق اسی کفر سے بڑھا ہو جس کی وجہ سے دلوں میں مہر لگنا اور آنکھوں پر پردہ پڑنا خدانے بیان فرمایا ہے اسی نفاق کا اظہار اس وقت ہوا کہ جب امیر المومنین علیہ السلام خلیفہ و امام مقرر کئے گئے اور اس آیت کے حکم میں دین میں نفاق کرنے والے جو قیامت تک ہوں گے وہ سب داخل ہیں گوان کے نفاق کی نوعیت کچھ بھی ہو۔ امام باقر علیہ السلام نے حکم بن عتبہ کی نسبت ارشاد فرمایا کہ وہ آیت اس کا اہل ہے تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں جو کچھ وارد ہوا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ غدیر کے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب صحابہ کو امیر المومنین علیابن ابی طالب علیہ السلام سے بیعت اور ان پر بلفظ امیر المومنین سلام کرنے کا حکم دیا تو ابو بکر و عمر مہاجرین و انصار میں سے نو ۹ شخصوں کے پاس گئے اور ان سے اس بات میں بحث ویز کر لی کہ جس وقت رسول اللہ کا انتقال ہو جائے علیمرتضی علیہ السلام سے امر خلافت چھین لینے کی کوشش کریں اور جس چال سے ممکن ہو انہیں خلیفہ نہ ہونے دیں اور سب وقتاً فوقتاً رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہیں اور یہ کہتے رہیں کہ آپ نے ایسے شخص کو ہمارا امیر مقرر کیا ہے جو تمام مخلوق میں اللہ اور آپکا محبوب ہے اور جس کے سہارے ہم ظالموں کے ظلم سے بالکل محفوظ رہیں گے۔ چونکہ خدا وند تعالیٰ جانتا تھا کہ انکے دلوں میں عداوت ہے اور مستحق کو اس کے حق سے الگ کرنا چاہتے ہیں اس لیے اس آیت کے ذریعہ سے اپنے رسول کو ان کی حالت سے پہلے ہی خبر دے دی تھی۔

سورة البقرہ۔ (۹)

يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ۔ مطلب یہ کہ رسول اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں اور جو ان کے دل میں ہے اس کے برخلاف ظاہر کرتے ہیں کیونکہ رسول اللہ کو دھوکہ دینا خود خدا کا دھوکہ دینا ہے جسے رسول کی اطاعت کرنا خود خدا کی اطاعت کرنا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ سے دریافت کیا گیا کہ نجات کس چیز میں ہے فرمایا کہ نجات صرف اس میں ہے کہ اللہ کو تم ایسا دھوکہ نہ دو کہ وہ تم سے بدلہ لے کیونکہ جو اللہ کو دھوکا دیتا ہے خدا اس سے عوض لیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کے ایمان کو سلب کر لیتا ہے اور اگر شعور ہو تو وہ دھوکہ دینے والا سمجھے کہ یہ اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے اس پر رسول اللہ سے کہا گیا کہ اللہ کو دھوکا کیسے دیا جا سکتا ہے فرمایا کہ اس طرح کہ ظاہر میں تو تعمیل حکم خدا کی ہو رہی ہو اور باطن میں اسکی اطاعت مدنظر نہیں۔ پس ریا کاری ہے کہ ڈرو کہ یہ خدا کے ساتھ ایک نوع کا شرک ہے۔

سورة البقرہ۔

تفسیر برہان میں ہے کہ ان اسماء سے مراد ہیں انبیاء خدا محمد و علی و فاطمہ حسن و حسین و آئمہ اولاد امام حسین علیہ السلام کے نام اور ان کے سب شیعوں کے نام اور ان کے سرکش دشمنوں کے نام۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ واللہ وہ اسماء ہم ہیں کسی بندے کا کوئی عمل بغیر ہماری معرفت کے کبھی قبول نہیں ہو گا اور سبب اسکا یہ ہے کہ حضرات ائمہ علیہ السلام ذات خدا کی معرفت کے وسائل اور اس کی صفات کہ ظہور کے مظہر ہیں اور کسی شخص کو کوئی علم بغیر ان کے توسل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ -

سورة البقره (۳۹)

يَابَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أَوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْجَبُونِي

اوفو بعہدی -

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے معنی دریافت کیے گئے فرمایا کہ یہ مطلب ہے کہ تم علی علیہ السلام کی ولایت جو خدا کی طرف سے فرض ہے تسلیم کرو میں تم کو جنت دوں گا ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی خدا فرماتا ہے -

ادعولی استجب لکم -

تم مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا ہم دعا مانگتے ہیں لیکن قبول نہیں ہوتی فرمایا تم نے خدا سے جو عہد کئے ہیں انہیں پورا نہیں کرتے حالانکہ خدا فرماتا ہے اوفو بعہدی - تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا قسم بخدا اگر تم اللہ کا عہد پورا کرو گے تو وہ تمہارا عہد پورا کرے گا -

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّكْعِينَ

سورة البقره - (۴۲)

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

تفسیر امام میں ہے وارد ہے کہ صلوة سے مراد پانچ وقت کی نماز بھی ہے اور محمد وآل محمد پر درود بھیجنا بھی ہے مگر اس حالت میں کہ انکے احکام کا پابند ہو اور ان کے ظاہر و باطن پر ایمان لایا ہو اور ان سے نہ کوئی مخالفت رکھتا ہو اور ان کے مخالفوں کا دم نہ بھرتا ہو۔

وَآتُوا الزَّكَاةَ

تفسیر عیاشی میں ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی مومنین کے پاس اتنا مال نہ تھا کہ زکوٰۃ دیتے - آنحضرت سے دریافت کیا تو فطرہ نے کہا زکوٰۃ سے مراد فطرہ ہے -

سوره بقره (۸۲):

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ والدین کے ساتھ جو نیکی واحسان کرنا چاہیے وہ کیا ہے فرمایا انکا ادب ملحوظ رکھا جائے اور جس چیز کی ان کو ضرورت ہو وہ انکو مانگنی نہ پڑے گو وہ مالدار ہی ہوں لیکن جو تم خدمت کر سکتے ہو ضرور کرو جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور علی دونوں اس امت کے باپ ہیں اور ہمارا حق ان لوگوں پر ان کے والدین سے افضل ہے۔

الیتیمیٰ -

سب سے بڑا یتیم وہ ہے جو اپنے امام کی خدمت تک نہ پہنچ سکے کہ ان سے علوم دین اور احکام خدا معلوم کرے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ارشاد ہے کہ ہمارے شیعوں میں سے جو شخص ہمارے علوم جانتا ہو اور ایسے یتیم کو ہدایت کرے اور ہماری شریعت کے علوم سکھائے وہ رفیق الاعلیٰ میں ہمارے ساتھ ہو گا۔

حسنا -

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص سے شریں زبانی سے بات کرو خواہ مومن ہو یا مخالف مومن سے تو خندہ پیشانی سے پیش آو جس سے ان کے دل باغ باغ ہو جائیں اور مخالفوں سے مدارت سے بات کرو تا کہ وہ ایمان کی طرف مائل ہوں اور اگر اس سے ناامیدی ہو تو کم از کم اتنا فائدہ تو ہوگا کہ تم اپنے نفس کو اور اپنے مومن بھائیوں کو ان کے شر سے بچا سکو گے۔

سورہ البقرہ - (۸۴)

ثُمَّ أَنْتُمْ بُرُءَاءٌ لِّأَنفُسِكُمْ

جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یہ آیتیں ظاہرا یہودیوں کے بارے میں ہیں لیکن کیا میں تمہیں بتاؤں جو اس امت کے یہودی ہیں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ضرور بتائیں فرمایا میری امت کا ایک گروہ میرے مذہب پر ہونے کا اقرار کرتا ہو گا اور میری اولاد میں سے جو سب سے افضل ہو نگے انہیں قتل کرے گا۔

میری شریعت اور سنت کو بدل ڈالے گا اور میرے حسین کو اس طرح قتل کرے گا جیسا کہ یہودیوں کے بزرگوں نے یحییٰ اور زکریا کو قتل کیا تھا خدا کی طرف سے ان پر ایسی لعنت ہو گی جیسی کہ ان یہودیوں پر ہوئی تھی اور قیامت سے پہلے پہلے خداوند تعالیٰ کی اس گروہ پر اولاد حسین سے مہدی ہو مسلط فرمائے گا۔

سورۃ البقرہ (۸۴)

وَبُؤْمُرٍ مِّنْكُمْ عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ---

اور جب تمہارے پاس قید کر کے لائے جاتے ہیں تو ان سے تم فدیہ لیتے ہو حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم پر حلال کر دیا گیا ہے۔

تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت ابو ذر غفاری کی شان میں اور عثمان بن عفان نے جو کچھ ان کے ساتھ برتاؤ کیا اس کے بارے میں نازل ہوئی۔ قصہ یہ ہے کہ جب عثمان نے ان کے زبدہ بھیجنے کا حکم دیا تو اس زمانے میں وہ بیمار تھے لکڑی کے سہارے سے اُٹے اور عثمان کے سامنے ایک لاکھ درہم دیکھے دریافت کیا کہ یہ مال کیا ہے۔ کہا ایک عامل نے بھیجے ہیں اتنا ہی اور آجائے گا تو انکی نسبت کوئی رائے قائم کرو جناب ابو زر نے فرمایا کہ لاکھ درہم زیادہ ہوتے ہیں یا چار دینار اس نے کہا کہ ظاہر ہے لاکھ درہم بہت زیادہ ہیں فرمایا کہ کیا تمہیں یاد نہیں کہ ایک شب بوقت عشاء میں اور تم خدمت رسول خدا میں گئے تھے تو آنحضرت کو بہت رنجیدہ پایا تھا اور پھر صبح کو گئے تھے تو آنحضرت بہت خوش تھے میں نے اس رنج اور خوشی کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ میرے پاس مال مسلمین سے چار دینار تھے جن کی تقسیم باقی تھی اور مجھے اپنی موت کے آجانے اور امانت باقی رہ جانے کا خوف تھا اب وہ امانت ادا ہو چکی ہے یہی خوشی ہے۔

عثمان نے یہ سن کر کعب الاحبار کی طرف نظر کی اور کہا جب زکوٰۃ واجب ادا کر دی جائے تو پھر بھی کوئی بات رہتی ہے اس نے کہا کچھ نہیں گو سونے اور چاندی کے گھتے ہو جناب ابو ذر کو اس پر غصہ آیا اپنا عصا کعب الجبار کے سر پر دے مارا اور فرمایا کہ تو احکام مسلمین کو کیا جانے خود خدا تعالیٰ کا قول سچا ہے یا تیرا قول اور یہ آیتیں پڑھی عثمان نے کہا تمہاری تو بڑھاپے میں عقل جاتی رہی ہے اگر مجھے صحبت رسول کی رعایت منظور نہ ہوتی تو تمہیں ابھی قتل کر ڈالتا۔ انہوں نے فرمایا کہ اے عثمان تو جھوٹ بولتا ہے جناب رسول خدا فرماتے ہیں کہ کہ آزمائش تو میری ضرور ہوگی لیکن مجھے قتل کوئی نہ کر سکے گا۔ فرمایا مجھے رسول خدا کی وہ حدیث جو بنی امیہ کے بارے میں فرمائی یاد ہے وہ یہ ہے عثمان نے کہا کہ ہاں آپ نے رسول اللہ نے میرے بارے میں اور میری قوم بنی امیہ کے بارے میں کیا سنا ہے حضرت ابو ذر غفاری نے فرمایا کہ میں نے خود آنحضرت کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب آل ابو العاص کی تعداد تیس مرد تک پہنچ جائے گی مال خدا پر ہتھ پھیرا کرے گی اور کتاب خدا کو معافی و مطالب بدل کر پھانسنے کا جال بنائیں گے اور بندگان خدا کو لونڈی و غلام قرار دیں گے نیک لوگوں سے جنگ کریں گے اور بدکاروں کو اپنی ٹولی بنائیں گے۔

سورة البقرہ۔ (۸۶۔۸۷)

أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُكُمْ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ (۸۷) وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ

ترجمہ: کیا ایسا نہیں ہوا کہ جس وقت بھی تمہارے پاس کوئی رسول تمہارے نفوس کی خواہش کے خلاف حکم لیکر آیا تو تم برابر کرتے رہے پھر کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل کیا اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہمارے دل علوم کے گتھے ہیں (ایسا نہیں) بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کی ہے۔

ظاہر میں خداوند تعالیٰ نے یہودیوں سے خطاب کیا ہے کہ جیسے تمہارے پہلوں نے ذکرِ باری و یحییٰ وغیرہ کو قتل کیا طرح طرح کی ایذائیں پہنچائیں اسی طرح تم بھی محمد و علی کے قتل کا ارادہ رکھتے ہو۔

لیکن خداوند تعالیٰ اس کوشش میں تم کو ناکام کرے گا اور تمہارے فکر چلنے نہ پائے گا تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت ان منافقین کے متعلق ہے جنہوں نے لیلۃ البعۃ - قتل رسول کا ارادہ کیا تھا۔

اور ایک دفعہ مدینہ میں قتل جناب امیر المومنین علیہ السلام کا اور اس قصہ کی بنا وہ حد تھا جو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی بزرگی اور ان کی شان کے اظہار کرنے کے سبب ان کے دلوں میں رسول اللہ کی طرف سے پیدا ہو گیا ہے۔

سورة البقرہ۔ (۱۰۳)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ترجمہ : اے ایمان والو رسول خدا سے راعنا نہ کہو اور انظر نا کہو اور بتوجہ سنو اور ان کا انکار کرنے والوں کے لیے کیسا درد ناک عذاب ہے

اور جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں مہاجرین و انصار جناب رسول خدا سے خطاب کر کے راعنا کہتے تھے جسکا مطلب یہ تھا کہ ہمارے حال کی رعیت فرمائیں اور جیسے ہم آپکی ہدایت سن لیتے ہیں آپ بھی ہماری عرض سن لیا کیجئے۔

اور یہودیوں کی زبان میں اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ سنو تم کو برہ کر دئے جب یہودیوں نے سنا کہ مسلمان رسول خدا کو اسطرح مخاطب کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ لو اب تک تو ہم محمد کو پیٹھ پیچھے برا بھلا کہا کرتے تھے او اب اس پردے میں کھلم کھلا کو سیس پس وہ اس خطاب سے آنحضرت کو مخاطب کرنے لگے۔

سورة البقرہ۔ (۱۳۴)

وَقَالُوا كُونُوا بُدَاً أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مَلَّةٌ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

حنیفا

لفظی معنی یہ ہیں کہ اور دینوں کو چھوڑ کر یا ان سے ہٹ کر دین حق کی طرف آنا۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حنفیت سے مراد طہارت بھی ہے اور وہ دس باتیں ہیں جن میں سے پانچ سر کے متعلق اور پانچ بدن کے متعلق پانچ جو سر کے متعلق ہیں

۱۔ لہیں (موچھیں کتر اونا) ۲۔ داڑھی بڑھانا ۳۔ بال کتر اونا ۴۔ مسواک کرنا ۵۔ خلال کرنا۔

پانچ جو بدن سے متعلق ہیں ۱۔ تمام جسم کے بال دور کرنا ۲۔ خنتہ کروانا ۳۔ ناخن کٹوانا ۴۔ غسل جنابت کرنا ۵۔ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ یہ حنفیت یا قواعد طہارت و صفائی ہیں جو جناب ابراہیم کو تعلیم دے گئے اور جو نہ منسوخ ہوئے اور نہ قیامت تک منسوخ ہوں گے۔

سورة البقرہ۔ (۱۵۱)

فاذکرونی الخصال۔ میں جناب امیر المومنین سے منقول ہے کہ تم خدا کو ہر جگہ یاد کرو کہ وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ موجود ہے کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابن آدم میرا ذکر اپنے مجمع میں کر میں تیرا ذکر اس سے بہتر مجمع میں کروں گا یعنی فرشتوں کے مجمع میں تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اول صبح اور اول شب خدا کا فرشتہ ایک کتاب لیکر نازل ہوتا ہے جس میں بندے کے روز و شب کے اعمال لکھے جاتے ہیں پس تم ان کتب کے اول آخر کو نیکی سے پر کردو تو انشاء اللہ وسطی حصہ کو خداوند تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف کر دے گا۔

سورة البقرہ۔ (۱۵۲)

واشکرولی۔

تفسیر صافی میں جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس نے الحمد للہ کہا اس نے خدا کی کل نعمتوں کا شکریہ ادا کیا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر نعمت کا شکریہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے جو کچھ حرام ہے اس سے پرہیز کرے الخصال میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ”بلا“ جو خدا کی طرف سے نازل ہو اس پر ”صبر“ واجب ہے

اور جو فیصلہ خدا نے فرمایا ہے کہ اس کو تسلیم کرنا واجب ہے اور جو نعمت خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔

سورة البقرہ۔ (۱۵۳)

بالصبر۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہاں صبر سے مراد روزہ ہے مصباح الشریعت میں امام جناب جعفر صادق علیہ السلام سے یہ ہے کہ جو شخص اپنی ابرو کے جانے یا بات کے بگڑ جانے پر مجبور صبر کرے اور مخلوق سے شکایت نہ کرے تو عام صبر کرنے والوں میں محسوب ہوگا اور اس کا حصہ اس بشارت میں ہوگا جس کے لیے حضرت رسول خدا کو یہ حکم آیا کہ بشر الصبرین اور جو شخص بلائے خدا کو بخوشی قبول کرے اور سکون و قرار کے ساتھ صبر کرے اسکا شمار خواص میں ہوگا اور اس کا حصہ اس خوشخبری میں ہوگا جس کی خداوند تعالیٰ خبر دیتا ہے انا للہ معالصبرین

سورة البقرہ (۱۵۴)

بِشْئٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ

نہج البلاغہ میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ بد اعمالی کے سبب اپنے بندوں کو ان بلاؤں میں مبتلا کرتا ہے کہ پھلوں کی پیداوار کم کر دیتا ہے برکتیں تو روک دیتا ہے۔ اور نیکیوں کے خزانے بند کر دیتا ہے تاکہ توبہ کرنے والے توبہ کریں اور باز رہنے والے باز رہیں۔ اور نصیحت حاصل کرنے والے نصیحت حاصل کرے اور عبرت پکڑنے والے عبرت پکڑیں اس آیت میں عام امتحان کی بھی خبر ہے اور خاص کی بھی تفسیر عیاشی الخصال میں جناب رسول خدا سے حدیث مروی ہے

کہ جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں گی اس کو خدا کے سبب سے بڑے نور میں جگہ ملے گی

اس کے ایمان کی سپر یہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۲۔ مصیبت کے وقت اس کا تکیہ کلام یہ ہو انا اللہ وانا الیہ راجعون ۳۔ خیر خوبی پہنچتے وقت اس کا مقولہ ہو الحمد للہ ۴۔ اور جب کوئی خطا اس سے سرزد ہو جائے تو اسکا اعتراف ہو۔ استغفر اللہ ربی واتوب الیہ۔

سورة البقرة (۱۵۸)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ
اللَّاعِنُونَ

ترجمہ : اور جو لوگ اسکو چھپاتے ہیں جو کھلی دلیلیں اور ہدایت ہم نازل کر چکے ہیں اور بعد اس کے ہم نے کل آدمیوں کے لیے وہ کتاب میں اسکو کھول کر بیان کر دیا ہے یقیناً انہی پر اللہ لعنت کرتا ہے اور انہی پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں

تفسیر صافی میں یہ ہے ان چھپانے والوں سے مراد یہودیوں کے وہ علما ہیں جو جناب محمد مصطفیٰ اور جناب علی مرتضیٰ کے بارے میں شہادت دینے والی آیتوں کو ان دونوں حضرات کی تعریف کرنے والی آیتوں کو اور ان کے حلیہ مبارک بتانے والی آیتوں کو چھپاتے ہیں وہ ناصی مراد ہیں فضائل جناب امیر المومنین کے بارے میں قرآن مجید میں کچھ

نازل ہوا ہے چھپاتے ہیں۔

تفسیر امام میں یہ مروی ہے کہ کسی مقام پر جناب امیر سے یہ دریافت کیا گیا تھا کہ بعد ائمہ ہدیٰ علیہ السلام کے مخلوق خدا میں سب سے بہتر کون ہیں ارشاد ہوا علما بشرطیکہ صالح و پرہیز گار ہوں۔ پھر دریافت کیا گیا بعد ابلیس و فرعون و ثمود اور ان لوگوں کے جنہوں نے آپ حضرت (محمد و علی) کے ناموں سے اپنے آپکو موسوم کیا اور آپ کے القاب سے اپنے آپ کو ملقب کیا آپ کی جگہ پر غصبا بیٹھ گئے اور آپ کی سلطنت پر ظلما اور جبرا حاکم ہو گئے سب سے بدتر مخلوق خدا میں کون ہیں فرمایا۔

علما جبکہ وہ بدکار ہوں۔ باطل کے ظاہر کرنے والے ہوں اور حق چھپانے والے کہ انہی کے متعلق خداوند فرماتا ہے۔ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ

(اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور انہی پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں رسول خدا سے یوں منقول ہے کہ جس شخص سیکونی علم کے متعلق سوال کرے اور وہ اسے جان بوجھ کے چھپالے توفیامت کے دن آتش جہنم کی لگام اس چھپانے والے کی منہ پر چڑھائی جائے گی۔ تفسیر قمی میں جناب رسول خدا سے روایت ہے کہ جس وقت میری امت میں بدعیتیں ظاہر ہوں تو علماء پر حقیقت کا اظہار لازم ہوگا اور جو ایسا نہ کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہے

سورة البقره (۱۶۰)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارًا أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

ترجمہ : اور جو لوگ کافر ہو گئے (منکر) ہو گئے اور انکار کی حالت میں مر گئے ان پر اللہ کی بھی لعنت اور کل فرشتوں کی بھی کل آدمیوں کی (بھی) ہمیشہ ہمیشہ اسی لعنت میں رہیں گے نہ ان کا عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انکو مہلت دی جائے گی ۔

ان الذین کفروا ۔ یہاں وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے نبوت محمد اور ولایت علی ابن ابی طالب اور ائمہ اولاد علی کا انکار کیا۔

سورة البقره (۱۶۶)

وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: اور وہ جہنم سے نہ نکلنے پائیں گے

تفسیر برہان میں منصور ابن حازم سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ وما ہم سے مراد کون لوگ ہیں فرمایا کہ جناب علی المرتضیٰ کے دشمن جو ایذا بداجہنم میں رہیں گے ۔

حلا طیبیا ۔ التہذیب میں جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے یہ ارشاد فرمایا کہ عبادت کے ستر حصے ہیں جن میں سے افضل طلب حلال ہے یعنی یہ کہ کوشش کرنا کہ حلال طریقہ سے روزی پیدا کرے اور اس سے حلال و پاک چیزیں بہم پہنچا کر کھائے ۔

سورة البقره ۱۶۸

وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

کافی میں منقول ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ بندوں پر خدا وند تعالیٰ کا حق کیا ہے فرمایا کہ جس بات کا علم رکھتے ہوں وہ کہیں کہ جس بات کا علم نہ رکھتے ہوں اس پر خاموش رہیں

اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ دو خصلتوں سے بچتے رہو کیونکہ جو ہلاک ہوا انہیں دو کے سبب سے ہلاک ہوا۔

ایک یہ کہ اپنی رائے سے فتویٰ دینے سے پرہیز کرو

دوسرے جس امر کا علم نہ رکھتے ہو اس کے متعلق فیصلہ کن بات نہ کہہ دو

سورة البقره (۱۷۲)

فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ پھر جو شخص ناچار ہو نافرمان ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو اور اس کے ذمے کچھ گناہ نہیں ۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

تفسیر برہان میں ایک واقعہ منقول ہے کہ جناب عمر ابن خطاب کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا یا امیر المومنین میں نے گناہ کیا ہے میرے بارے میں جو خدا کی حد (حکم سزا) ہے اس کا اجراء کر دیجئے عمر خطاب نے فوراً بلا تحقیق سنگسار کرنے کا حکم دے دیا۔ اتفاق سے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب اس وقت موجود تھے فرمایا کہ بھلے مانس پہلے اس سے تحقیق تو کر لے کہ اس نے گناہ کیا کیا ہے اور کیونکر کیا ہے اور آپ جو دریافت کیا تو اس عورت کا بیان کیا کہ میں ایک بیابان میں تھی مجھے سخت پیاس لگی۔ دور سے مجھے ایک چشمہ نظر آیا جوں جوں توں کر کے اس کے پاس پہنچی۔ وہاں ایک بدو ملا تھا اس سے پانی مانگا اس نے پانی پلانے سے انکار کیا سوائے اس صورت میں بدکاری پر راضی ہو جاؤں۔ میں اس سے روگردان ہو کر بھاگی مگر پانی ملنے کی اور کوئی صورت نہ نکلی اور پیاس کی شدت سے یہ نوبت نکلی کہ میری دونوں آنکھیں گڑ گئیں اور زبان پر لکنت پڑ گئی اس حالت میں پھر اس کے پاس آئی اس نے مجھے پانی پلایا اور مجھ سے اپنا منہ کالا بھی کیا۔ جناب امیر المومنین نے فرمایا کہ یہی عورت اسی آیت کی مصداق ہے۔۔۔ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں اسے رہا کر دیا جائے چنانچہ عمر خطاب نے چھوڑ دیا اور اپنی عام عادت کے موجب۔ کہ لا علی لہلک عمر (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا) شمیم امر وہوی نے کہا علی اگر میرا مولا نہ ہوتا۔ عمر کے منہ میں یوں لولا نہ ہوتا۔

سورة البقرہ (۱۸۴)

شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي فِيهِ الْفُرْقَانُ بُدِيَ لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا بَدَأَكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

مریضا کافی التہذیب اور الفقیہ میں مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ دریافت کیا گیا کہ مرض کی حد کیا ہے جہاں تک پہنچ کر روزہ چھوڑ دینا چاہیے اور نماز کھڑے ہو کر نہ پڑھی جائے۔ حضرت نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کل الانسان علی نفسہ بقیرۃ۔ انسان اپنے نفس سے خوب واقف ہے۔

او علی سفر۔ بہت سی احادیث میں ائمہ المعصومین کے منقول کہ جو شخص سفر جائز میں ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھے وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ وہ شخص حالت اقامت میں روزہ نہ رکھے۔ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب نے سفر میں خود روزہ افطار فرمایا اور نماز کو قصر کیا اور اپنے ساتھ والوں کو قصر کا اور افطار کا حکم دیا۔ مگر بہت سے اصحاب نے اس حکم کی تعمیل نہ کی تو آنحضرت نے ان کو نافرمان کا خطاب عنایت فرمایا اور یہ بھی ارشاد کیا کہ یہ لوگ قیامت تک نافرمان رہیں گے امام فرماتے ہیں کہ ہم انکو اور ان کی اولاد کو پہنچانتے ہیں۔

امام جعفر صادق سے وارد ہے کہ جب ماہ رمضان شروع ہو جائے تو کسی شخص کو بلا ضرورت سفر کرنا جائز نہیں ہے اور جائز سفر ایسا ہو سکتا ہے کہ حج کے لیے یا عمرہ کے لیے یا اپنے مال کے تلف کے اندیشے سے یا اپنے کسی بھائی کی ہلاکت کے اندیشے سے اگر بھائی کے مال تلف کے اندیشے ہو تو اس کے لیے خود سفر کرنے کی ضرورت نہیں مگر ۲۳ شب گذر جانے کے بعد مضائقہ نہیں۔

احیب۔ کسی شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم دعا مانگتے ہیں اور قبول نہیں ہوتی فرمایا تم اس سے دعا مانگتے ہو جیسے پہنچانتے نہیں اور وہ طلب کرتے ہو جو سمجھتے نہیں۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ تم میں سے اگر کسی کا یہ مقصد ہو کہ جس وقت

خداوند تعالیٰ سے کوئی چیز مانگے مل جائے تو اسکو لازم ہے۔ کہ کل آدمیوں سے مایوس ہو جائے اور سوائے خدا کے کسی سے امید نہ رکھے جب اسکی قلبی حالت اس درجہ سے پہنچ جائے گی توجو کچھ وہ خدا سے مانگے گا وہ اسے عطا فرمائے گا۔

سورة البقرة (۱۸۷)

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

ترجمہ : اور آپس میں ناحق ایک دوسرے کا مال نہ کھاو۔

تفسیر عیاشی اور الفقیہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ہم میں سے ایک شخص ایسا ہے کہ اس کے پاس اتنا سرمایہ ہے کہ باسائش بسر کرسکے اور اس پر قرض بھی ہے تو آیا جائز ہے کہ وہ بال بچوں کا خرچ اٹھاتا رہے اور ادائے قرض کے لیے انتظار کرے کہ جب خدا اسے اور زیادہ فراغت عنائت فرمائے اس وقت قرض ادا کرے اور پھر تنگی ہو جائے اور کام نہ چلے تو اس قرض پر اور قرض لے لے یا صدقات قبول کر لے۔ فرمایا جو کچھ اس کے پاس موجود ہے اس سے پہلے قرض ادا کرے اور جس حالت میں ادا کر سکتا ہو

لوگوں کا مال نہ کھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

سورة من البولبھادر وازوں سے او

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہم وہ بیوت گھر ہیں جن کے دروازوں سے آنے کا حکم دیا ہے۔ اور ہم خدا کا دروازہ ہے ہیں اور ہم اس کے گھر میں حسن میں آنا چاہیے۔ پھر جس نے ہماری مطابقت کی اور ہماری ولایت کا اقرار کیا وہ تو بے شک گھروں میں دروازوں سے آیا اور جس نے ہماری مخالفت کی اور کسی غیر کو ہم پر فضیلت دی وہ گھروں کے پچھواڑے سے آیا اور اگر خدا کو منظور ہوتا تو کسی اور طرح سے دلوں کو اس ذات کی معرفت عطا فرماتا ہے کہ وہ اسے پہچان لیتے اور اس دروازے سے لوگ داخل ہوا کرتے۔ لیکن اب تو اس نے خود ہم کو اپنا دروازہ۔ اپنی صراط اور اپنی سبیل مقرر کیا ہے پس جو ہماری ولایت سے عدول کرنے والے ہیں اور غیر وں کو ہم پر فضیلت دینے والے ہیں انہی کے بارے میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان الذین لا یؤمنون بالآخرة عن الصراط۔۔۔

ترجمہ : بے شک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے حقیقی راہ سے ہٹ جانے والے ہیں

سورة البقرہ ۱۹۴

وَلَا تَلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ

اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

مطلب یہ ہے کہ فضول خرچی کر کے یا وجہ معاش کو ضائع کر کے یا اور چیزوں کے ارتکاب سے جو باعث ہلاکت ہوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔

المجالس میں جناب رسول خدا سے روایت ہے کہ سلطان وقت کی اطاعت واجب ہے اور جس نے سلطان وقت کی اطاعت نہ کی۔ اس نے خدا کی اطاعت ترک کی اور اس کے حکم کے خلاف کیا۔ اطاعت سلطان سے مراد وہ اطاعت نہیں جو امرِ نہی خدا کے مخالف ہو۔

بلکہ امور دنیا میں اطاعت مراد ہے انتظامی امور میں اطاعت لازم ہے۔

سورة البقرة (۱۹۵)

وَأْتَمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ

اور خاص خدا کے لیے حج و عمرہ پورا کرو علل الرائج اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کو استطاعت ہو اس کے لیے عمرہ بھی اور منزه حج واجب ہے

کافی میں ہے کہ جناب محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حج کو تکمیل زیارت امام پر موقوف ہے اور جناب امام جعفر صادق نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص حج کرے اسے لازم ہے کہ ہماری زیارت پر اختتام کرے اور حج کا اتمام اسی پر موقوف ہے۔

سورة البقره (۲۰۰)

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

کافی میں اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دنیا میں حسنہ کثرت رزق اور حسن خلق ہے اور آخرت کی حسنہ خوشنودی خدا تعالیٰ اور جنت ہے جناب امیر المومنین سے منقول ہے کہ فی الدنيا حسنہ سے مراد زوجہ پارسا اور فی الآخرة حسنہ سے مراد جنت ہے اور عذاب النار سے مراد شہوت اور وہ گناہ جو جہنم تک پہنچا دیں۔

سريع الحساب۔ تفسیر مجمع البیان میں جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ مخلوق کا حساب تھوڑی سی دیر میں اس طرح کرے گا جس طرح تھوڑی سی دیر میں سب کو رزق پہنچا دیتا ہے۔

انہی حضرات سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ جب وہ پروردگار عالم کو نہ دیکھتے ہو نگے تو وہ مخلوق کا حساب کیونکر کریگا۔ فرمایا اسی طرح جس طرح وہ ان کو رزق دیتا ہے حالانکہ وہ اسکو دیکھتے ہیں۔

سورة البقره (۲۰۳)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ

ترجمہ : اور لوگوں میں ایسے بھی ہے جسکی باتیں زندگانی دنیا میں تم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس پر خدا کو گواہ بنانا ہے حالانکہ وہ دشمنوں میں سے سب سے زیادہ جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیرے تو یہ کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرے اور زراعت اور نسل کو برباد کرے حالانکہ اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب اسکو یہ کہا جاتا ہے کہ تو خدا سے ڈرو تو گناہ کرنے کی ہٹ دھرمی اس کے دل میں سما جاتی ہے پس اس کے لیے جہنم کافی ہے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت اول و ثانی کے بارے میں نازل ہوئی اور ایک روایت میں کے بموجب صرف ”ثانی“ کے بارے میں آئی ہے اور ایک اور قول کے بمطابق معاویہ کے بارے میں بھی۔

الحرث والنسل تفسیر قمی اور تفسیر مجمع البیان میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کہ حرث سے مراد اس موقع پر دین اور نسل سے مراد انسان۔ گویا دین اور انسانوں کو ہلاک کر دیا اور برباد کرے۔

سورة البقرہ - (۲۱۷)

ومن یرتدمنکم عن --- واولئک اصحاب النار ہم فیہا خلدون

ترجمہ: اور جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا اور کفر کی حالت میں مر جائے گا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت ہو جائیں گے اور یہی جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

الخمیر۔ کافی میں جناب جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ شراب ہر گناہ کی دانس و ریئس اور ہر بدی کی کنجی ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ بدی کے لیے خدا نے بہت سے قفل مقرر کیے ہوئے ہیں۔

اور ان سب کی کنجی شراب ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ شراب پینے والے سے زیادہ خدا کا نافرمان کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ حالت بے عقلی میں وہ نماز واجب کو فوت کرے اور اپنی ماں بہن بیٹی کسی سے ملوث ہو جائے یہ بھی فرمایا کہ شراب پینے والا بے نماز سے بدتر ہے کیونکہ بے نماز معرفت خدا سے بے بہرا تو نہیں ہوتا اور شرابی ایک وقت میں ضرور بے بہرہ ہو جاتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ ماہ رمضان میں خدا وند تعالیٰ میں سب کے گناہ معاف کر دیتا ہے سوائے ان تین آدمیوں نے۔ شراب پینے والا۔ شرنج کھیلنے والا۔ ایسی بدعت پھیلانے والا جس سے نا اتفاقی بڑھے۔

سورة البقرہ (۲۲۷)

وَأَلْهِنَّ مِثْلَ الَّذِي عَلَيْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَاللرَّجَالِ عَلَيْنَ دَرَجَةً وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: اور ان عورتوں کا حق نیکی کے بارے میں مردوں کے ذمے ویسا ہی ہے جیسا کہ ان مردوں کا عورتوں کے ذمہ اور مردوں کو ان پر ایک درجہ فضیلت ہے اور اللہ زبیر دست حکمت والا ہے۔

مثل الذی۔ الفیقیہ میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا زورجہ کا حق شوہر پر کیا ہے فرمایا کہ پیٹ بھر کے کھانا کھلائے کپڑا پہنائے اور بوجہ جہالت اگر اس سے کوئی خطا ہو جائے

تو اس کو درگزر کرئے۔ کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک عورت جناب رسالت مآب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ شوہر کا حق زوجہ پر کیا ہے فرمایا کہ اس کی اطاعت کرئے کبھی نافرمانی نہ کرئے اس کے گھر سے بغیر اجازت کے کوئی شے تصدق نہ کرئے سنتی روزے بغیر اس کی اجازت سے نہ رکھے اور جس وقت وہ قصد مباشرت کرئے تو اسے منع نہ کرئے گو کسی سواری پر بھی سوار ہو۔ اس کے گھر سے بغیر اسکی اجازت کے باہر نہ نکلے کیونکہ اگر اس کے اذن کے بغیر باہر جائیگی تو جب تک اس گھر میں لوٹ کر نہیں آئے گی آسمان اور زمین کے رحمت اور غضب کے کل فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔ اس عورت نے عرض کی یا رسول اللہ مرد پر آدمیوں میں سب سے زیادہ کس کا حق ہے فرمایا اس کے ماں باپ کا۔ پھر عرض کی عورت پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے فرمایا اس کے شوہر کا۔ اس نے عرض کی میرا حق شوہر پر ایسا نہ ہو گا جیسا کہ اس کا شوہر پر۔ فرمایا نہیں سو کے مقابلے میں ایک بھی نہیں اس نے عرض کی کہ اسی کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا میں ہرگز ہرگز اپنے آپ کو کسی مرد کے عقد میں نہ دوں گی۔

سورة البقرہ (۲۵۳)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعُ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ

ترجمہ اور پھر اس میں سے کوئی تو ایمان لایا۔ اور کوئی ان میں سے کافر ہو گیا کافی میں ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

کہ یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اصحاب جناب رسالت مآب کے بعد یقیناً اختلاف کیا اور بعض ان میں سے مومن رہے اور بعض کافی ہو گئے تفسیر عیاشی میں ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روز جنگ جمل دریافت کیا گیا۔ کہ یہ لوگ بھی اللہ اکبر کہتے ہیں اور ہم بھی اللہ اکبر کہتے ہیں اور یہ لوگ بھی لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں اور ہم بھی اور یہ لوگ بھی نماز پڑھتے ہیں اور ہم بھی۔ تو حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور اس کے بعد یہ فرمایا کہ ہم تو وہ ہیں جو ایمان لائے اور یہ وہ ہیں جو کافر ہو گئے۔

سورة البقرہ۔ (۲۵۶)

آیت الكرسي

قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لِأَنَّفْسَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

ترجمہ: یقیناً ہدایت گمراہی سے الگ ہو گئی پس جو شخص طاغوت کا منکر ہو اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بیشک مضبوط رسی پکڑ لی جو ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اور جو لوگ ایمان لائے اللہ انکا حامی ہے ان کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال کر لاتا ہے اور جو منکر ہو گئے اور جو منکر ہو گئے انکے حمایتی طاغوت جو ان کونور سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں وہی لوگ جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

الرشد۔۔۔ سے مطلب وہ ایمان جس کا نتیجہ سعادت ابدی ہے

الغی سے مراد کفر جس کا انجام ہمیشہ کی بد بختی ہے اور عاقل پر جس وقت یہ دونوں باتیں ظاہر ہو جائیں گی تو اسکا نفس خود بخود سعادت اور نجات ابدی حاصل کرنے کے لیے ایمان اختیار کرے گا اور اس کے مجبور کرنے کے لئے کوئی ضرورت باقی نہ رہے گی

بالطاغوت (طفیان یعنی شرکشی) تفسیر قمی میں ہے ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے آل محمد کا حق غضب کیا۔

بالعروۃ الوثقی کافی میں ہے کہ جناب امام محمد باقر نے فرمایا کہ اس سے ہم اہلبیت کی مودت مراد ہے

لا انفصام لہکا معانی الاخبار میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جسے یہ منظور ہو کہ وہ ایسی مضبوط رسی پکڑے جو کبھی نہ ٹوٹے اسے لازم ہے کہ میرے بھائی اور میرے وصی علی ابن ابی طالب کی ولایت قبول کرے کیونکہ جو ان سے محبت و تولا رکھے گا ہر گز ہلاک نہ ہو گا اور جو ان سے بغض اور عداوت رکھے گا وہ ہرگز نجات نہ پائے گا۔

مِنْ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نور سے مراد آل محمد اور ظلمات سے مراد انکے دشمن ابن ابی الغفور سے روایت ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں بہت سے لوگوں سے ملتا جلتا ہوں تو مجھے تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگ آپ سے تولا نہیں رکھتے اور فلاں فلاں کے دوست دار ہیں ان میں امانت و سچائی اور وفا پائی جاتی ہے اور جو لوگ آپ کے دوست دار ہیں ان میں امانت ہے نہ وفا اور نہ سچائی اور وفا اور نہ سچائی ابن الغفور کا قول ہے کہ امام یہ سن کر سیدھے ہو بیٹھے اور مثل ایک غصہ دار شخص کے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جو شخص امام ظالم کی ولایت کا قائل ہوا اور ایسے امام کا ماننا ہو جس کا تقرر خدا کی طرف سے نہیں ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے اور جو امام عادل کی ولایت کا قائل ہو جس کا تقرر خدا کی طرف سے ہے اس پر کوئی عتاب نہ ہونا چاہیے میں نے عرض کی کہ انکا کوئی دین نہیں ہے اور ان پر کوئی عتاب نہیں فرمایا کہ ہاں انکا کوئی دین نہیں ہے اور ان پر کوئی عتاب نہیں کیا تو نے خدا کا یہ کلام نہیں سنا کہ

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

یعنی گناہوں کی تاریکی سے توبہ و مغفرت کی روشنی کی طرف بوجہ ولایت امام عادل مخصوص من اللہ میں منتقل کر دیتا ہے پھر فرمایا کہ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ يُخْرِجُهُمُ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ

اس سے مطلب یہ ہے کہ پہلے وہ نور اسلام میں تھے جب ظالم امام کی اطاعت کی جو خدا کی طرف سے نہ تھا تو ایسوں کی ولایت تاریکی کفر کی طرف لے گئی نتیجہ یہ ہوا کہ خدا وند تعالیٰ نے کفر کے ساتھ انکے لئے بھی جہنم واجب کر دیا۔

ابن ابی غفور کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ والذین کفرو سے عام کافر مراد ہیں فرمایا ہر گز نہیں کیونکہ کافر کے پاس پہلے نور ہی کون سا تھا جس سے نکال کر طاغوت انکو ظلمات کی طرف لے گئے۔

خلدون تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب امیر المومنین کے دشمن گو کتنے ہی بڑے عابد اور پرہیز گار ہوں ہمیشہ جہنم میں رہے گے۔

سورة البقرة (۲۶۰)

يُضَاعَفُ لِمَنْ يَشَاءُ

ترجمہ: اور اللہ جس کے لئے چاہیے بڑھا دیتا ہے

تفسیر عیاشی میں ہے جناب امام جعفر صادق ے منقول ہے کہ جب کوئی بندہ مومن عمل نیک بجا لاتا ہے تو پروردگار عالم اسکی ہر نیکی ۱۰۰ سو گنا کر دیتا ہے اور یہ خدا وند تعالیٰ کیاس آیت سے ثابت ہے

سورة البقرة (۲۶۲)

قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَتَّبِعُهَا أَذَىٰ وَاللَّهُ عَنِّي حَلِيمٌ

نرم بات اور درگزر (معاف کر دینا) اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا ہو اور اللہ بے نیاز اور بردباد رہے۔

سورة البقرة (۲۷۳)

لَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

ترجمہ: جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ اور ظاہر (راہ خدا) میں صرف کرتے ہیں ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے اور ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔

لَّذِينَ يُنْفِقُونَ

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین کے پاس صرف چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا ان میں سے حضرت نے ایک درہم رات کو ایک درہم خفیہ دن کو ایک درہم اعلانیہ خیرات کر دیا جناب رسالت مآب کو یہ خبر پہنچی دریافت کی کہ اے علی تم نے اس طرح کیوں کیا۔ عرض کی کہ خدا کا وعدہ پورا کرنے کے لئے۔

سورة البقرة (۲۷۴)

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكِ بَأْنَهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا

ترجمہ: جولوگ سود کھاتے ہیں وہ قبر سے نکل کر (نہ کھڑے ہونگے مگر اس شخص کی طرح جس کو شیطان نے چھوکر مجنوط الحواس کر دیا ہو یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ معاملہ بیع بھی مثل سود کے ہے حالانکہ خدا نے بیع کی حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے

فَلَهُ مَا سَلَفَ مِنْ يَعْفَرِ

الفقیہ میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اگر شخص اپنے آپ سے ورثہ میں کچھ مال پائے اور اسے یہ معلوم ہو کہ اس سال میں سود ملا ہو ابے اور تجارت وغیرہ کا حلال مال بھی شامل ہے تو وہ کل مال اسکے لئے حلال و طیب ہے ۔

اسے مصرف میں لائے اور اگر کوئی حصہ مال علیحدہ معلوم ہو کہ یہ سود ہے تو اسے مسترد کر دے اور جو اپنا راس المال ہو لیکن اسے خبر نہ ہو اور بعد میں معلوم ہو اور وہ اس کے علیحدہ کر دینے کا ارادہ کرے تو اسکے لئے یہ حکم ہے کہ جو سود آچکا ہو وہ اس کا ہے اور جو آنے والا ہے اسے چھوڑ دے مال مخلوط کا حکم یعنی جس مال میں حرام اور حلال دونوں ملے ہوئے ہوں مگر نہ مقدار مال حرام معلوم ہو اور نہ اسکا مالک توکل مال پر خمس دیکر باقی ورثہ کے لئے جائز ہے

اور اگر مقدار مال مع مالک معلوم ہو تو ضرور مسترد کر دینا چاہیے ۔

سورة البقرة. ۲۷۵

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ الصَّدَقَاتِ

اللہ تعالیٰ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو بڑھا تا ہے

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا

کافی میں جناب امام جعفر صادق سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا کہ بہت دفعہ سود خوروں کا مال کچھ بھی گھٹتا نظر نہیں آتا ۔

حضرت نے فرمایا کہ اس سے زیادہ اور مٹانا کیا ہو گا کہ سود کا ایک درہم دین کو مٹا دیتا ہے اور اگر سود خوروں کی توبہ قبول ہو جائے تو اس کا مال ضرور جاتا رہے گا اور وہ محتاج ہو جائے گا۔

يُزِيلُ الصَّدَقَاتِ

تفسیر عیاشی میں بروایت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ ہر چیز پر فرشتے مامور ہیں سوائے صدقے کے جیسے پروردگار عالم خود اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اسکی پرورش فرماتا ہے جس طرح تم اپنی اولاد کی پرورش کرتے ہو اور قیامت کے دن وہ تم کو دیا جائے گا مثل کوہ حد ہو گا نیز حدیث نبی میں وارد ہے کہ کوئی مال صدقہ دینے سے کم نہیں ہوتا۔

مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا

کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سود کا ایک درہم خدا کے نزدیک (۷۰) ستر زنا سے بدتر ہے جو محرم عورتوں یعنی خالہ پھوپھی وغیرہ سے کیا گیا ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سود کے ستر جزو ہیں جس کے ادنے کا وبال اتنا ہے جتنا خاص بیت الحرام میں اپنی ماں سے زنا کرنے کا ہے۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے خود سود کھانے والے پر سود لینے والے پر سود دینے والے پر سود کا کاغذ لکھنے والے پر اور سود کے کاغذ پر گواہی لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

سورة البقرة۔ (۲۸۳)

يُحَاسِبُكُمْ بِهٖ اللّٰهُ

ترجمہ: اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتا ہے

کافی میں بر اویت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ میری امت سے نو (۹) امور کے متعلق باز پرس نہ کی جائے گی (۱) نسیان (بھول) (۲) خطا (چوک) (۳) لاعلمی (۴) بے بسی (جس کا م کے کرنیکی قدرت و طاقت نہ رکھتا ہو) (۵) حالت اضطرار میں جو کچھ ہو جائے (۶) کسی ظالم کے جبر سے جو بات کرے (۷) شگون کینا (۸) مخلوق خدا کے بارے میں غور کرتے وقت جو وسوسے دل سے گزریں (۹) حسد جس وقت تک کہ زبان یا ہاتھ سے اسکا اظہار نہ کیا جائے

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ بات واجب فرمائی ہے کہ اس شخص کو ہر گز جنت میں داخل نہ کرے جس کے دل میں اول ثانی کی محبت رائی کے دانے کے برابر بھی ہو۔

سورة آل عمران (۲۱-۲۰)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۲۱) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ

ترجمہ: یہ تحقیق لوگ خدا کی نشانہوں کے منکر ہیں اور ناحق انبیاء کو قتل کرتے ہیں اور ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو آدمیوں میں عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں پس ان کو درد ناک عذاب کی خبر سنا دو وہی ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت ہو جائیں گے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

الفرقان کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن تو ساری کتاب ہے اور فرقان اس کا وہ حصہ ہے جو محکم اور واجب العمل ہے

وحکمت صاف صاف آیتیں متنیات۔ گول گول آیتیں

کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تاویل میں منقول ہے کہ محکمت نے مراد جناب امیرالمومنین علیہ السلام اور ائمہ علیہ السلام ہیں اور منشیبات سے مراد فلاں فلاں

سورة ال عمران - (۷)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمہ: اے پروردگار بعد اسکے کہ تو ہم کو ہدایت کر چکا ہمارے دل حق سے نہ ہٹا اور رہم کو اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما بے شک تو بڑا عطا کرنیوالا ہے

تفسیر عیاشی میں جناب امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آیت بہت پڑھا کرو اور کسی وقت (حق سے ہٹ جانے) سے مطمئن نہ ہو جانا۔

سورة ال عمران - (۱۴)

والمشر غفرین بالاسحار

ترجمہ: اور نور کے تڑکے تڑکے مغفرت مانگنے والے

تفسیر مجمع البیان میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص (۷۰) مرتبہ استغفار پڑھے گا وہ اس آیت کے اہل میں شمار کیا جائے گا اور کتاب الخیال میں انہی حضرات سے منقول ہے کہ جو شخص نماز وتر میں کھڑے ہو کر (۷۰) مرتبہ استغفار پڑھے اور اسے ایک سال برابر مواظبت کرتا رہے تو اس کو خدا وند تعالیٰ مشغفرین بالاسحار میں درج کرے گا اور اس کی مغفرت واجب فرمائیگا

سورة ال عمران (۸۵-۹۰)

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۸۶) أُولَئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنْ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (۸۷) خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَخَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا يُمْ يُنظَرُونَ (۸۸) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۸۹) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ نُقَبِلَ تَوْبَتَهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفْرًا فَلَنْ يُقَبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلءُ الْأَرْضِ ذَبْحًا وَلَوْ أَقْتَدَى بِهِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ

ترجمہ: خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کیونکر کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے حالانکہ وہ گواہی دے چکے تھے کہ رسول برحق ہیں اور ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں اور اللہ ظالم لوگوں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا۔ ان کا بدلہ یہی ہے کہ ان پر اللہ کی کل فرشتوں کی اور کل آدمیوں کی لعنت ہے ہمیشہ وہ اس لعنت میں رہیں گے نہ کا عذاب کم کیا جائے گا نہ انکو مہلت دی جائے گی سوائے ان کے جو بعد اس کے توبہ کر لیں اور بگاڑ کی اصلاح کریں تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے جو لو

گ بعد ایمان کے کافر ہوگے پھر کفر میں بڑھ گئے انکی ہر گز تو بہ قبول نہ کی جائے گی اور (اصلی) گمراہ ہی ہیں

بیشک جو کافر ہوگئے اور کفر کی حالت میں مر گئے۔ ان میں سے کوئی اگر اتنا سونا بھی فدیہ میں دینا چاہے کہ پوری زمین کو بھر دے تو یہ اسکا فدیہ ہر گز قبول نہ کیا جائے گا انہیں کے لئے درد ناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہو گا

سورة ال عمران۔ (۹۱)

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا.....

یہ دونوں آیتیں کل دشمنان محمد و آل محمد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں زید ہو یا عمر یا بکر کہ ان پر دوامی لعنت ہوتی رہے گی۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ

ترجمہ: تم ہر گز ہر گز نیکی (کے درجے) پر نہ پہنچو گے جب تک ان چیزوں میں سے (راہ خدا) میں خرچ نہ کرو جو تم کو محبوب ہیں

تفسیر مجمع البیان میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین (علی ابن ابی طالب نے ایک کپڑا خریدا جو ان حضرت کو بہت ہی اچھا لگا معلوم ہوا) اسکو حضرت نے راہ خدا میں تصدق کر ڈالا اور یہ ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب رسول خدا سے یہ سنا ہے کہ جو شخص اپنے نفس پر دوسرے کو ترجیح دیگا قیامت کے دن جنت کو پروردگار عالم اس کے لئے ترجیح دیگا۔

جناب سید الشهداء مظلوم کربلا اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام شکر (چینی) زیادہ تصدق فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ چونکہ ہمیں یہ سب سے زیادہ پسند ہے اس لئے ہم اس کو اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں اس لئے خدا وند ارشاد فرماتا ہے۔ لن تنالوا

سورة ال عمران (۱۳۳)

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

ترجمہ: اور جو خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں فراخی اور تنگدستی میں اور غصے کو روکتے ہیں

اور لوگو کے قصور سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ پر احسان کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے

وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ

کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے غصہ کو اس حالت میں روک لے گا کہ جو کچھ وہ کرنا چاہے کرسکے تو خدا وند تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قلب کو اپنی رضا سے معمور کر دیگا۔

وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے عفو کی تاکید فرمائی اور یہ فرمایا ہے کہ عفو سے بندہ کی عزت بڑھتی ہے پس جہاں تک ہو سکے تم ایک دوسرے کا قصور معاف کرتے ہو کہ خدا تمہاری عزت بڑھائے۔

سورة ال عمران (۱۴۳)

أَفَايِن مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ

ترجمہ: کیا اگر وہ (محمد) مر جائیں یا قتل کر دئے جائیں گے تو تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ بعد وفات رسول خدا کے سوائے مقداد۔

تین شخصوں کے اور سب مرتد ہو گئے سوال کیا کہ وہ تین کون تھے فرمایا (۱) سلمان (۲) ابو ذر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریا فت کیا گیا کہ رسول خدا اپنی موت مرئے یا قتل کئے گئے تھے پھر ارشاد فرمایا کہ دو (عورتوں) نے آنحضرت کو موت سے پہلے زہر،، کھلا دیا تھا (مطلب حضرت دو عورتیں ہیں خدا ان پر اور ان کے باپوں پر لعنت کرئے امین ثم امین

سورة العمران

ولله على الناس حج البيت من استطاع

ترجمہ: اور کل آدمیوں کے ذمہ خدا کے لئے اس بیت کا حج کرنا واجب ہے۔

اليه سبيلا -ومن كفر فان الله غنى من العلمين

ترجمہ: اور جس کو بھی اس تک پہنچنے کی راہ میسر ہو جائے اور جو کافر ہو جائے گا تو اللہ عالموں سے بے پر واہ ہے۔

حج البيت

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حج البيت سے مراد حج و عمرہ دونوں واجب ہیں۔

استطاع اليه سبيلا

تفسیر عیاشی میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اس آیت کا مطلب کیا ہے فرمایا حج اسکے ذمہ ہے جس کو صحت جسمانی بھی حاصل ہو اور قوت مال بھی۔

الفقہ میں جناب رسول خدا کی وہ حدیث وہ وصیت جو علی مرتضیٰ کو فرمائی درج ہے کہ اے علی جو شخص باوجود استطاعت کے تارک حج ہو گا وہ کافر ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ واللہ علی الناس...یاعلیٰ جو کوئی حج کو ٹالتا رہے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے تو قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس کو یہودی یا نصرانی اٹھائے گا۔

سورة آل عمران (۱۵۶)

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ

اور اگر تم راہ خدا میں قتل کئے گئے یا اپنی موت مر گئے تو جو کچھ لوگ جمع کرتے رہتے ہیں ان سب سے خدا کی مغفرت اور رحمت بہت ہی بہتر ہے -

فی سبیل اللہ معافی الاخبار و تفسیر عیاشی میں جناب محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے کہ سبیل اللہ سے مراد علی اور ائمہ اولاد علی ہیں جو شخص ان کی دوستی میں مر جائے تو راہ خدا میں مرا۔

سورة آل عمران (۱۵۸)

وَشَاوِرْهُمْ

ترجمہ: اور ان سے معاملات میں مشورہ کر لیا کرو مطلب یہ کہ لڑائی وغیرہ ان سے مشورہ کر لیا کرو جس سے ان کے خیالات معلوم ہو جائیں۔ انکے دل خوش ہو جائیں اور امت میں مشورہ کرنے کا رواج ہو جائے جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ خود بینی سے زیادہ وحشت ناک کوئی تنہا ئی نہیں ہے اور باہمی مشورہ سے زیادہ مضبوط کوئی قوت نہیں ہے جناب امیر المومنین سے نہج البلاغہ میں منقول ہے کہ جو شخص تنہا اپنی رائے پر قائم رہے گا وہ ہلاک ہو گا جو لوگوں سے مشورہ کر لے گا وہ انکی عقلوں سے حصہ لے گا۔ لوگوں سے مشورہ کر لینے میں واقعی راہبری ہے اور اپنی تنہا رائے پر قائم رہنا اور بھروسہ کر لینے میں پورا خطرہ ہے

کتاب الخصال میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ کیا کرو جو خدا سے ڈرتے ہیں

سورة آل عمران (۱۶۱)

أَفَمَنْ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ

کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو خوشنودی خدا کے تابع ہیں وہ ائمہ علیہ السلام ہیں اور جن کے درجات اللہ کے نزدیک ہیں وہ مومنین ہیں اور جن قدر ان کو ہماری ولایت اور معرفت حاصل ہو جاتی ہے اسی قدر ان کے اعمال کے ثواب کو خداوند تعالیٰ بڑھاتا جاتا ہے اور جس کی نسبت سے انکے ثواب کو بڑھاتا جاتا ہے اسی نسبت سے ان کے درجات بلند فرماتا جاتا ہے

سورۃ آل عمران (۱۷۹)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ

ترجمہ: اور جو لوگ بغل کرتے ہیں -

کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے ذمہ زکوٰۃ مال واجب ہے وہ اسکا جو حصہ روکے گا۔ خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اس کا ایک آئیشن سانپ بنا کر اس کی گردن میں بطور طوق کے ڈال دے گا کہ حساب سے فارغ ہونے تک وہ اس کا گوشت کھایا کرے۔

سورۃ آل عمران (۱۸۴)

فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

ترجمہ پس جو شخص آتش جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ یقیناً کامیاب ہو گیا۔

زحزخ عن النار

مجلس الا برار میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ آنحضرت نے خداوند تعالیٰ کا یہ قول بیان کیا کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کہ میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہ ہوگا کہ علی سے دوستی رکھنے والا ہو اور میں اس جہنم سے نہ بچاؤ۔ جنت میں جگہ دوں اور اس طرح میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہ ہوگا کہ علی سے بغض رکھنے والا ہو اور میں اس سے بغض نہ رکھوں اور اسے داخل جہنم نہ کروں۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو سخی ہے اور سب سے بدتر وہ ہے جو بخیل ہیں اور کسی شخص خالص کے مومن ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں سے نیکی کرے اور انکی حاجت برای میں سعی کرے

سورۃ آل عمران (۱۹۰)

وَيَنْفَكُرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

ترجمہ۔ اور آسمان اور زمین کی خلقت (پیدائش) پر غور کرتے ہیں۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سب سے بڑی عبادت مضوعات خدا اور قدرت خدا میں غور کرنا ہے۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام یہ فرمایا کرتے تھے کہ غور فکر سے اپنے دل کو ہوشیار رکھ رات کو نہ سوؤ اور اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو۔

جناب امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ کثرتِ صوم و صلوة عبادت نہیں بلکہ امرِ خدا میں غور کرنے کا نام عبادت ہے

جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ ایک ساعت (صغ خدا میں) تفکر کرنا ایک شب کی عبادت سے بہتر ہے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے

سورة النساء (۲۳)

فَمَا اسْتَمَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَاتُوبُنَّ أُولَئِكَ لِيُؤْتُوا مِنْهُنَّ أَجْرَهُنَّ مِمَّا كَسَبْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَافِقًا ذَلِيلًا

ترجمہ: پھر ان میں سے جن سے تم متعہ کر لو تو مقرر کیا ہوا مہر ان کو دے دو۔

کافی میں جناب امام صادق سے منقول ہے کہ متعہ کی اجازت قرآن مجید میں نازل ہوئی اور سنت رسول خدا کے ذریعہ سے اس کا اجر ابو اجانب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام یہ فرمایا کرتے تھے کہ عمر ابن خطاب اگر اسے سبقت کر کے بند نہ کیا ہوتا تو زنا میں سوائے بد بخت کے اور کوئی مبتلا نہ ہوتا اور سبقت سے یہ مراد کہ عمر غرضاً خلافت لے لی اور اپنے وقت میں متعہ سے ممانعت کی اور اپنا حکم لوگوں کے ذہین نشین کر دیا امیر المومنین علیہ السلام کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہو چکا ہوتا تو میں لوگوں کو اس کی اجازت کی صرف رغبت دلاتا اور اس سنت کا اجرا کرتا اور لوگوں کو نافرمانی خدا یعنی زنا سے متفر کر دیتا۔ عمر بن خطاب نے کہا کہ دو متعہ جناب رسول خدا کے عہد میں جاری تھے میں ان دونوں کو حرام قرار دیتا ہوں اور انکے کرنے والوں کو سزا دوں گا۔ ایک متعہ حج اور دوسرا نساء اور دوسری مرتبہ کہا کہ تین باتیں عہد رسول خدا میں جاری تھیں اور میں ان تینوں کو حرام قرار دیتا ہوں اور کر نیوالوں کو سزا دوں گا ایک متعہ حج دوسرے متعہ نساء اور تیسرے حی علی خیر العمل اذان میں کہنا

سورة النساء (۳۱)

وَأَسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

ترجمہ: اور اللہ سے اس کے فضل کے خواستگار ہو بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے بروایت جناب رسول خدا مروی ہے کہ رزق کا خدا ضامن ہے اور وہ مقسوم و مقدر ہے

مگر فضل خدا طلوع فجر سے طلوع شمس تک تقسیم ہوتا رہتا ہے اور یہ جو خدا نے فرمایا واسکوا اللہ من فضلہ اس سے یہی فضل مراد ہے پھر ارشاد فرمایا کہ طلب رزق میں بعد طلوع فجر ذکر خدا کرنا تمام زمین میں مارے مارے پھرنے سے زیادہ کارآمد ہے

سورة النساء (۳۳)

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ

ترجمہ مرد عورتوں پر حاکم ہیں (ایک تو) اس فضیلت کے سبب بعض علی بعض جو خدا نے ایک دوسرے پر دی ہے

علی الشراعی میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا سے دریافت کیا گیا کہ مردوں کی فضیلت عورتوں پر کیا ہے فرمایا جو پانی کی فضیلت زمین پر ہے کہ زمین کی زندگی پانی کے ذریعے سے ہے اور عورتوں کی مردوں کے سبب اور اگر مرد نہ ہوتے تو عورتیں پیدا ہی نہ کی جاتی اور پھر حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی

سورة النساء . ۴۷

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

ترجمہ: یقیناً اللہ اس کو تو نہ بخشے گا کہ اس کیساتھ شرک کیا جائے اور اس کے ماسوا جس کو چاہیے بخش دے

الفقیہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ یہ جو خدا نے فرمایا کہ مشرک کے سوا جسے چاہیے بخش دے آیا گناہ کبیرہ بھی اس میں داخل ہے بے شک داخل ہیں خدا کو اختیار ہے جسے چاہیے بخش دے اور جسکو چاہیے نہ بخشے نیز اس کتاب میں جناب امیرالمومنین سے حدیث منقول ہے جس کا ایک جز ویہ ہے کہ میں نے اپنے حبیب جناب محمد مصطفیٰ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر مومن دنیا سے اس حالت سے جائے کہ کل اہل زمین کے مطابق اس کے گناہوں کے برابر اس کے ذمہ گناہ ہوں تو بھی اس کی موت اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

پھر فرمایا جو شخص لالہ الا سچے دل سے کہے گا وہ شرک سے بری ہے جو دنیا سے اس حال میں جائے گا کہ کسی شے کو خدا کا شریک نہ کیا ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا پھر آنحضرت یہ آیت تلاوت فرمائی

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

یعنی جو یہ خدا نے فرمایا کہ شرک کے سوا جسے چاہیے بخش دے

من شیعتک ومحبیک یا علی۔

تو وہ اے علی تمہارے شیعوں اور محبوں میں سے ہو گئے امیرالمومنین علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ آیا وہ میرے ہی شیعوں میں سے ہوں گے فرمایا قسم بخدا وہ تمہارے ہی شیعوں میں سے ہوں گے۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں یوں وارد ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ کے معنی یہ ہیں کہ خدا ہرگز اس شخص کو نہ بخشے گا جو علی علیہ السلام کی ولایت کا منکر ہو ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء سے یہ مطلب ہے کہ جو علی علیہ السلام کے دوستدار ہیں انکو بخش دے گا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ دریافت کیا گیا کہ ادنیٰ درجہ کا شرک کیا ہے فرمایا دین میں ایک بات اپنی طرف سے پیدا کرئے اور اس پر لوگوں سے دوستی اور دشمنی کر ئے - جیسے صدیق و فاروق اور ذی النور رین وغیرہ وغیرہ

کتاب التوحید میں جناب امیرالمومنین جناب امیر المومنین سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں یہ آیت مجھے سب سے پیاری ہے

سورة النساء (۵۱)(۵۰)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هُؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا (۵۱) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَلْعَنُ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا

ترجمہ - اور جو جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں وہی تو ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرئے گا تم اس کا ہر گز کسی کو مددگار نہ پاؤ گے -

تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے آل محمد کا حق غضب کیا اور انکی منزلت کا حسد کیا ہے -

سورة النساء (۵۵)(۵۴)

فَمِنْهُمْ مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا (۵۵) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصَلِّيهِمْ نَارًا كَلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بِدَلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا

ترجمہ: پھر (عام آدمیوں) میں سے کچھ لوگ تو اس پر ایمان لائے اور کچھ اس سے رک گئے۔ ان رکنے والوں کے لئے پھڑکتی ہوئی آگ کا فی ہے با تحقیق جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا۔ عنقریب ہم ان کو آتش جہنم میں بھیجیں گے جب ان کی جلدیں جل جائیں گی بیشک خداز بردست حکمت والا ہے

باینتنا - تفسیر قمی میں ہے کہ آیات سے مراد جناب امیرالمومنین اور آئمہ معصومین علیہ السلام ہیں

تفسیر مجمع البیان میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کئی روایتوں میں یہ بھی ہے کہ کسی شخص کی لمبی چوڑی نماز کی طرف خیال نہ کرو کیونکہ یہ تو ایک ایسی شے ہے جسکا وہ عادی ہو گیا ہے اور اگر وہ اسے چھوڑے دے تو اسکی وحشت پیدا ہوتی ہے بلکہ یہ دیکھو کہ وہ بات کا کہاں تک سچا ہے اور ادائے امانت میں کیا ہے

سورة النساء (۶۳، ۶۴)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا (۶۴) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ: اور اگر یہ لوگ اس وقت جبکہ اپنوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تمہارے پاس (یاعلیٰ) آجاتے اور اللہ سے بخشش مانگتے اور رسول خدا بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو یہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے ایسا نہیں ہے تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ (کبھی) مومن نہ ہونگے جب تک ان جھگڑوں میں جو ان کے مابین پڑے ہیں تم کو حاکم نہ بنا لیں پھر جو کچھ تم فیصلہ کر دو اس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور اس کو اس طرح تسلیم کر لیں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے

سورة النساء (۱۱۳)

--أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ--

کافی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ کلام تین قسم کا ہوتا ہے

(۱) صدق (۲) کذب (۳) اصلاح بین الناس -

اور اصلاح بین الناس کی تفسیر یہ فرمائی کہ کس شخص سے تم کوئی بات سنا جس سے دوسروں کی برائی ٹپکتی ہو تو پھر جب تم اس سے ملو تو یہ کہو کہ میں فلاں شخص سے تیری نیکی سنی یعنی جو بدی تم نے سنی ہو - اس کے خلاف بیان کرو تاکہ دونوں میں فساد نہ رہے بلکہ اصلاح ہو جائے

الخصال میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جھوٹ تین امر میں مباح ہے - (۱) لڑالی میں دشمن کو دھوکا دینا (۲) دوسرے زوجہ سے وعدہ کرنا (۳) تیرے لوگوں کے درمیان اصلاح کرانا

سورة النساء (۱۱۴)

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

ترجمہ: اور جو شخص بعد اس کے حق اس کیلئے کھل جائے رسول خدا کی مخالفت اختیار کرے گا

اور مومنوں کے راستے کے سوا اور کوئی راہ اختیار کرے گا ہم بھی اسے اسی راہ پر چلائے گے

اور اسے جہنم میں داخل کرے گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے

سورة النساء (۱۲۲)

مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

ترجمہ جو بھی بدی کرے گا اس کی جزا پائے گا -

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب رسول میں سے کسی نے کہا کہ یہ آیت کس قدر سخت ہے جناب رسالت مآب نے فرمایا کیا تمہاری جانویر اور اولاد پر مال پر کچھ بلائیں وارد نہیں ہوتی انہوں نے عرض کیا ضرور ضرور

فرمایا بس ان کے سبب سے خدا وند تعالیٰ حنات تمہارے نامہ اعمال میں لکھتا جائے گا اور سیات مٹاتا جائیگا

کافی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جب خدا کو کسی بندے کا اکرام، منظور ہوتا ہے اور اسکے ذمے کوئی گناہ بھی ہوتا ہے تو خدا وند تعالیٰ اس کو کس مرض میں مبتلا کرتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو کس حاجت میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ بھی نہیں کیا تو اسکی موت اس پر سخت کر دیتا ہے تاکہ گناہ کی مکامات ہو جائے

سورة النساء

ثواب الدنيا والاخرة

کافی اور الخصال میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان حضرات کے بواسطہ اپنے آباؤ اجداد جناب امیرالمومنین سے روایت کی ہے کہ قدیم زمانے کے حکما وفقہا جب ایک دوسرے کو کچھ لکھتے تھے تو تین باتیں لکھتے تھے ان کے ساتھ چوتھی بات نہیں لکھتے تھے وہ تین باتیں یہ ہیں

(۱) جس کو صرف آخرت کی فکر ہو گی خدا وند تعالیٰ اس کو دنیا کی فکر سے کفایت فرمائے گا

(۲) جو شخص اپنے باطن کی اصلاح کرے گا خدا وند تعالیٰ اس کے ظاہر کی اصلاح فرمائے گا۔

(۳) جو شخص اپنے ذمہ کے خدا کے حقوق کی اصلاح کرے گا بندوں کے حقوق جو اس کے ذمہ ہوں گے خدا ان کی اصلاح خود فرمائے گا،

الفقیہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ دنیا ان کی طلبگار ہے اور بہت سے ایسے ہیں کہ وہ خود طلبگار دنیا ہیں پس جو دنیا کے طلبگار رہیں موت ان کے پیچھے پڑی ہے جب تک کہ ان کو دنیا سے نہ نکال دے اور اور جو طلبگار آخرت ہیں خود دنیا ان کی طلبگار رہے گی جب تک ان کا رزق ختم نہ ہو جائے

امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ اسلام کی بنیاد کن کن چیزوں پر قائم ہے جب انکو حاصل کر لیا جائے تو معاملہ ایسا صاف ہو جائے کہ اسکے بعد جن چیزوں کو نہ جانتے ہیں تو ان کو جاننا کچھ ضرر نہ پہنچا سکے آپ نے فرمایا

(۱) اس بات کی شہادت کے سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے

(۲) اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے رسول ہیں

(۳) پھر جو کچھ خدا کے پاس سے لائے ہیں اس کا اقرار کرنا

(۴) اور مال میں سے زکوٰۃ واجب نکالنا

(۵) اور اس کی ولایت کا قبول کرنا جس کے بارے میں اللہ نے حکم دیا یعنی ولایت آل محمد کا قبول کرنا اس لئے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور اپنے زمانے کے امام کو نہ پہنچا نتا ہو گا وہ کفر کی موت مرے گا

سورة النساء (۱۳۶ ، ۱۳۷)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أَمِنُوا لَمْ يَكُنْ اللَّهُ لِيَغْفِرْ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا (۱۳۷) بَشَرُ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

ترجمہ پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے (منکر ہو گئے) اور پھر انکار میں اپنے بڑھ گئے خدا کا کام یہ نہیں کہ ان کو بخش دے اور نہ یہ کہ ان کو راہ راست دکھلائے

ان منافقوں کو جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا یار بناتے ہیں یہ انکو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب مہیا ہے

سورة النساء (۱۳۹)

إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا

ترجمہ بے شک خدا کل منافقوں اور کافروں کو جہنم میں جمع کرے گا۔

تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو لوگ رسول خدا پر زبانی ایمان لائے دل سے نہیں پھر اس وقت کافر ہو گئے ء جس وقت خود انہوں نے ایک کتاب لکھی کہ امیر خلافت اہلبیت رسول خدا میں ہر گز نہ جانے دیں گے پھر جب یہ آیت ولایت نازل ہوئی تو جناب رسول خدا نے جناب امیرالمومنین کے بارے میں ان سے عہدوپیمان لیا مگر جب رسول خدا کا وصال ہو گیا تو وہ کافر ہو گئے اور کفر میں پڑھ گئے۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان میں سے وہ دونوں ہیں اور ان کا تیسرا اور چوتھا یار (یعنی ابو عبیدہ ابن الجراح اور سالم مولا کے خذیفہ اور ثالث اور عبدالرحمان اور طلحہ یہ سب ساتھ ساتھ تھے

تفسیر عیاشی اور تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت فلاں (۱) فلاں (۲) فلاں (۳) کے بارے میں نازل ہوئی ابتدئے اسلام میں جب وہ رسول خدا پر ایمان لائے تو اس کو خدا نے فرمایا آمنو پھر جب ولایت انہیں بتلائی گئی اور جناب رسول خدا نے فرمایا۔

من كنت مولا فهذا علي مولا

تو اس وقت ان کے دلوں نے ان کے دلوں نے انکار کیا اسے خدا نے فرمایا تم کفو پھر جب آنحضرت نے فرمایا کہ علی میرا جانشین اور امیرالمومنین تسلیم کرنے کی بیعت کرو تو انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور بیعت کی اس وقت خدا نے فرمایا۔

ثم آمنو -

پھر جب رسول خدا کا انتقال ہوا تو وہ اس بیعت پر قائم نہ رہے اس وقت خدا نے فرمایا تم کفر و بلکہ ان لوگوں نے جو بحکم رسول خدا جناب امیر المومنین علیہ السلام کی معیت کر چکے تھے خود اپنے لئے بیعت کی اسکو خدا نے فرمایا تم ازدادو کفرا جسکا مطلب یہ ہے کہ ایمان کوئی جزو تو کہاں باقی رہتا کفر بھی معمول سے کہیں زیادہ بڑھ گیا چار یار - ابوبکر - عمر - ابو عیدہ ابن الجراح - سالم مولائے حذیفہ تھے -

سورة النساء (۱۴۳ سے ۱۴۴)

يا ايها الذين ولن تجد لهم نصيراً

اے ایمان والوں مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو یار نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کی کھلی حجت اپنے اوپر قائم کر لو یقیناً منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہونگے اور تم ان کو کوئی مدد گار نہ پاؤ گے

سورة مائدہ (۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ...

ترجمہ: اے ایمان لانے والے وعدہ پورے کرو -

تفسیر قمی میں جناب امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب نے اپنے اصحاب سے دس (۱۰) موقعوں پر جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام کی خلافت کا عہد لیا۔ اور اس کے بعد خدا نے یہ آیت نازل فرمائی جس کا مطلب یہ ہے اے ایمان لانے والوں ان عہد کو پورا کرو جو علی مرتضیٰ علیہ السلام کے بارے میں تم سے لئے گئے تھے

سورة مائدہ - (۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَنْتَعُونَ فَضلاً مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْواناً

ترجمہ: اے ایمان لانے والوں خدا کی نشانیوں کی بے توقیری نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینے کی - اور نہ پٹہ دار قربانی کہ اور نہ اتنا لوگوں کی جو اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار محترم مکان کو جاتے ہیں -

سورة مائدہ (۳)

الْيَوْمَ يَبْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِيناً

ترجمہ: آج کے دن کافر تمہارے دین سے مایوس ہو گئے پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھے سے ڈرو آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا۔

سورة المائد (۵)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

ترجمہ: اے ایمان لانے والے! اگر تم نماز کے لئے آمادہ ہوتو اپنے منہ کو دھو ڈالو اور اپنے ہاتھ کہنیوں سمت اور اپنے سر کے بعض حصہ کا اور ٹخنوں تک پاؤں مسح کر لو۔

اور اگر تم جنب میں ہو تو غسل کر ڈالو۔ اور اگر تم مر یض جو یا سفر میں ہوں یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے تا عورتوں سے مباشرت کی ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ اور اس سے اپنے منہ اور ہاتھ کا اور ٹخنوں تک پاؤں کامسح کر لو اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم میں سے کوئی تنگی کرے بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ۔

سورة المائدہ (۱۴)

...قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور روشن کتاب آگئی ہے جس کے ذریعہ سے خدا ان لوگوں کو جو اسکی خوشنودی کے خواستگار ہیں سلامتی کی راہیں دکھلا دیتا اور انکو تاریکی کفر سے اپنے حکم سے نور کی طرف نکال لاتا اور ان کو صراط مستقیم تک پہنچا دیتا ہے۔

سورة المائدہ (۳۶)

... وَمَا بُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ...

ترجمہ: وہ ارادہ کریں گے کہ آگ سے نکل جائیں حالانکہ وہ اس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کا عذاب پائیدار ہو گا۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ لوگ جو جہنم سے نکل نہ سکیں گے یہ دشمنان علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہونگے

سورة المائدہ (۴۱)

سَمَاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكْأَلُونَ لِلسُّخْتِ (حرام کے بڑے کھانے والے)

مال کو سخت اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ برکت سے محروم ہے

کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سخت کے معنی جب دریافت کئے گئے توحضرت نے فرمایا کہ وہ رشوت ہے جو معاملات کے فیصلہ کرنے میں لی جائے۔ اور کا ہیں (یعنی نجومی ورمال وغیر ہ) کی نہیں یہ سب سخت ہیں۔

سورۃ مائدہ (۵۰)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ---

ترجمہ: اے ایمان لانے والو یہود اور نصار کو دوست نہ بناؤ ان میں سے ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو تم میں سے ان کو دوست بنائے گا تو وہ انہیں میں سے ہو جائے گا۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص آل محمد سے دوستی رکھے اور جیسی بزرگی اور قرابت انکو جناب رسول خدا سے حاصل ہے ویسے ہی یہ ان کو کل آدمیوں سے بزرگ و مقدم سمجھے تو آل محمد کے نزدیک وہ شخص عزیز آل محمد کے ہو جائے گا۔

اس سے یہ مطلب نہیں کہ اس کا شمار سادات آل رسول میں ہو جائے گا بلکہ بوجہ ان کا اتباع کرنے اور ان سے تولا رکھنے کے انہی میں سے سمجھا جائے گا اور یہ بات خدا کے اس فیصلے سے ثابت ہے ومن يتولهم (جو تم میں سے ان سے محبت رکھے گا وہ انہیں میں سے محسوب ہوگا۔

سورۃ المائدہ (۵۳)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَابِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ

ترجمہ: اے ایمان لانے والو جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا۔ اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ جناب رسول خدا کے اصحاب سے خطاب ہے جنہوں نے آل محمد کے حق کو غصب کر لیا اور دین خدا سے پھر گئے

تفسیر مجمع البیان میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جن لوگوں کے اوصاف اس آیت میں بیان کئے گئے ہیں وہ جناب امیر المومنین اور ان کے اصحاب ہیں

یا علی اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ میری امت کے لوگ تمہارے حق میں وہ کچھ کہنے لگیں گے جو نصاریٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں کہنے لگے تو آج میں تمہاری کچھ فضیلتیں بیان کرتا جن کا نتیجہ یہ ہوتا کہ جس طرف سے تم گزرتے لوگ تمہارے قدم کے نیچے کی خاک اٹھا کر اپنی آنکھوں میں بطور سرما لگاتے اور اپنے بیمار وں کا اس سے معالجہ (علاج) کرتے یہ خطاب رسول خدا نے فتح خیبر کے موقع پر کیا۔

سورة المائدہ (۵۴)

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

المجاس میں جناب امام محمدباقر علیہ السلام سے آیت انما ولیکم اللہ کی تفسیر میں وارد ہے کہ یہودیوں کو ایک گروہ داخل زمرہ اسلام ہوا جن میں عبداللہ ابن سلام اسواین شعلبہ ابن امین اور ابن موریہ شامل تھے ایک موقع پر یہ لوگ جناب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ حضرت موسیٰ یوشع ابن لون کو اپنا وصی مقرر کیا تھا آپ کا وصی اور ہمارا ولی بعد آپ کے کون ہے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

جناب رسول خدا نے فرمایا اٹھو چلو چنانچہ سب اٹھ کر مسجد میں آئے اور کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سائل مسجد سے نکلتا ہے آنحضرت نے سائل سے دریافت کیا کہ تجھ کو کسی نے کوئی چیز دی ہے اس نے عرض کی جی ہاں یہ انگوٹھی دی ہے فرمایا یہ تجھے کس نے دی ہے اس نے عرض کی اس شخص نے دی ہے جو نماز پڑھ رہا ہے فرمایا تجھے کس حالت میں دی عرض کیا جس وقت وہ رکوع میں تھا۔

یہ سن کر جناب رسول خدا نے تکبیر فرمائی اور جو لوگ مسجد میں تھے انہوں نے بھی تکبیر کہی پھر آنحضرت نے فرمایا علی ابن ابی طالب میرے بعد تمہارا ولی ہے انہوں نے عرض کی ہم خدا کی ربوبیت سے اسلام کے دین ہونے سے محمد کی نبوت سے اور علی ابن ابی طالب کی ولایت سے راضی ہیں اور اس کے بعد خدا نے یہ آیت نازل کی

سورہ المائدہ (۵۵)

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ

ترجمہ: اور جو اللہ کو اور اللہ کے رسول کو دوست رکھے وہ گروہ خدا میں داخل ہے اور گروہ خدا ہمیشہ غالب رہیں گے۔

تفسیر صافی میں روایت ہے کہ خود عمر ابن خطاب س مروی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میں نے (۴۰) انگوٹھیاں حالت رکوع میں تصدق کی کہ میرے بارے میں میں نے بھی ویسی ہی کچھ آیت نازل ہو جائے جیسا کہ علی ابن ابی طالب کے بارے میں نازل ہوئی مگر کچھ نہ آیا اگر آیا تو فلا صدق ولا صلی ولكن کذب وتولی نہ وقول رسول خدا کی تصدیق کی نہ حکم خدا مانا نہ علی المر تضى کی ولایت تسلیم کی بلکہ مخالفت کر کے اپنے لئے ولایت چاہی تو انکی نماز ہی نماز کیوں ہوتی بلکہ صریح تکذیب اور احکام سے روگردانی ہے

سورة المائدہ (۶۶)

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

اے رسول جو کچھ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (علی) کے بارے میں نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے رسالت ہی نہیں پہنچائی۔ اور اللہ آدمیوں کے شر سے تم کو محفوظ رکھے گا بیشک اللہ منکر لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا۔

سورة المائدہ (۷۱)

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

ترجمہ: بیشک جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔

سورة المائدہ (۱۰۰)

ياايهاالذنين آمنوا ----- عفا الله عنها والله غفور رحيم

ترجمہ: اے ایمان لانے والو! ن چیزوں کی نسبت سوال نہ کرو جو اگر تمہارے لئے کھول کر بیان کر دی جائے تو تم کو بری لگیں اور اگر قرآن نازل ہوتے وقت تم ان کی نسبت سوال کرو گے وہ تمہارے لئے ظاہر کر دی جائیں گی اللہ نے ان سے درگزر فرمائی ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے۔

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ صفیہ بنت عبدالمطلب کا ایک لڑکا مر گیا وہ انہیں اور راستہ میں عمر ابن خطاب نے ان کو کہا کہ تم اپنے بندے چھپالو اس لئے کہ رسول اس لئے کہ رسول اللہ کی قرابت تم کو کچھ فائدہ نہ دے گی اس نے فرمایا کہ اے (پسرزن زانیہ) تو نے میرے بندے پر نظر ڈالی پھر جناب رسول خدا کی خدمت میں گئیں اور آنحضرت نے یہ واقعہ بیان کیا اور روئیں جناب رسالت مآب اسی وقت باہر تشریف لائے اور نماز باجماعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ میری قرابت بھی نفع نہ پہنچائے گی میں جس وقت مقام محمود پر کھڑا ہوں تو اپنے غیروں کو بھی شفاعت کر سکوں گا اور آج جس کا جی چاہیے مجھ سے دریافت کرے کہ اسکا باپ کون ہے میں بتلا سکتا ہوں۔ اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر یہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ نے فرمایا یہ تو جسکو اپنے باپ کہتا ہے وہ تیرا باپ نہیں ہے فلاں ابن فلاں تیرا باپ ہے اس پر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ وہی ہے جس کو تو اپنا باپ کہتا ہے پھر جناب رسول خدا نے فرمایا وہ اپنے باپ کا حال مجھ سے کیوں دریافت نہیں کرتا اس پر عمر ابن خطاب نے کھڑے ہو کر یہ عرض کی کہ رسول میں غضب خدا اور غضب رسول سے پناہ مانگتا ہوں میرا قصور معاف فرمادیجیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

سورة انعام (۱۵)

مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ

ترجمہ: جس سے اس دن عذاب ٹل جائے۔ اس پر خدا کی رحمت یقینی ہوئی اور یہی کھلی کامیابی ہے

فقد رحمہ تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ اسی کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آدمیوں میں ایک بھی ایسا نہیں جو اپنے عمل کے ذریعہ داخل جنت ہو جائے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ بھی نہیں فرمایا ہاں میں بھی یہ اور بات ہے کہ خدا کافضل اور اس کی رحمت میرے شامل حال ہے

سورة الانعام (۳۷)

بل یدلموانہم لکاذبون

ترجمہ: بلکہ اب جو کچھ وہ پہلے چھپایا کرتے تھے وہ ان پر ظاہر ہو گیا ہے اور گر وہ واپس بھی کئے جاتے تو جس چیز سے انکو باز رکھا گیا تھا وہ اس کو پھر کرتے وہ یقیناً جھوٹے ہیں تفسیر برہان میں جناب جابر ابن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو کوفہ کے باہر دیکھا اور حضرت کے پیچھے ہو لیا مقام یہود تک جا کر حضرت اسکے وسط میں کھڑے ہو گئے اور آواز دی اے یہودیوں اے یہودیوں قبروں سے آواز آنے لگی لیبیک لیبیک ہم حاضر ہیں حضرت نے دریافت کیا کہ تم عذابکو کیسا پاتے ہو انہوں نے عرض کیکہ آپ کی نافرمانی کا عذاب ایسا ہے جیسا کہ حضرت بارو ن کی نافرمانی کا تھا اور جو لوگ آپکی نافرمانی کرئینگے قیامت کے دن وہ اور ہم ایک ہی عذاب میں ہونگے۔ حضرت نے ایک ایسی چیخ ماری کہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پھٹ پڑے گا اور میں غش کھا کر گر پڑا جب مجھے آفاقہ ہوا تو میں دیکھا کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام سرخ یاقوت کے تخت پر بیٹھے ہیں اور ان کے سر پر جواہرات کا تاج رکھا ہے اور سرخ ذرد ہے پہننے ہوئے ہیں اور حضرت کا چہرہ مبارک چاند کی طرح روشن ہے میں نے عرض کی کہ اے سید و سردار یہ تو بڑی سلطنت ہے فرمایا کہ ہاں جابر ہماری سلطنت سلیمان ابن دواؤ کی سلطنت سے بڑی ہے اور ہمارا غلبہ سب سے بڑھ ہو ابے پھر حضرت وہاں سے واپس آئے اور ہم کوفہ میں داخل ہو گئے اور میں حضرت کے پیچھے پیچھے مسجد میں پہنچا تو حضرت آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے قسم بخدا میں نہ مانوں گا۔ خدا کی قسم میں ایسا نہ کرونگا واللہ ایسا ہرگز نہ ہو گا۔

جابر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے میرے مولا یہ آپ کس سے باتیں کرتے ہیں اور یہ ارشاد کس سے ہو رہا ہے میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا۔ فرمایا اے جابر برہوت اس وقت مجھے دکھلایا گیا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ شخین اور ان کے لشکر برہوت کے تابوت میں مقید ہیں اور عذاب نار ہے اور ان دونوں (اول و دوئم) نے مجھے چیخ کر کہا اے ابوالحسن اے امیرالمومنین ہم کو دنیا میں واپس بلائیے ہم آپ کی فضیلت اور ولایت کا اقرار کرئینگے اور میں نے وہ الفاظ کہے پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا کہ اے جابر جو شخص وصی اور نبی کی مخالفت کرے گا وہ قیامت کے دن اندھا محسور کیاجائیگا اور میدان حشر میں اوندھے منہ پھر ایا جائے گا

سورة الانعام (۴۳، ۴۴)

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ (۴۴)
فَقَطَّعَ دَابِرَ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ: اور پھر جب وہ اس کی نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے بھی ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں سے خوش ہوئے جو ان کو دی گئی تھیں تو ہم

نے ان کو یکایک گرفتار کیا کہ وہ مایوس ہو کر رہے گئے پس ظالم لوگوں کی نسل قطع کردی گئی اور سب تعریف اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۔

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت اپنوں نے ولایت جناب امیر المومنین کو چھوڑ دیا حالانکہ ان کو اس کی بابت حکم دیا گیا تھا تب ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے یعنی دولت دنیا اور سامان دنیا کے تفسیر عیاشی میں جناب امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ قنبر غلام جناب امیر المومنین حجاج ابن یوسف کے پاس لائے گئے تو اس نے کہا کہ تو علی

ابن ابی طالب کا کیا کام تھا ۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ان حضرت کے لیے وضو کا پانی رکھا کرتا تھا حجاج نے پوچھا وضو سے فارغ ہو کر وہ کیا کرتے تھے حضرت قنبر نے فرمایا کہ وہ حضرت یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے تھے

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا...

حجاج نے کہا کہ اسکی تاویل وہ ہمارے برخلاف کرتے ہو گئے □ حضرت قنبر نے فرمایا بیشک حجاج نے کہا کہ اگر میں تیری گردن ماروں تو تو کیا کرے گا حضرت قنبر نے فرمایا کہ میں سعادت ابدی حاصل کرونگا اور تو شقارت دائمی چنانچہ اس معلون نے حکم دیا اور وہ شہید دئے گئے رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر برہان میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ آدمیوں میں سب سے زیادہ پر ہیزگار کون ہے فرمایا وہ شخص جو خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچتا ہے اور جن چیز پر حرام ہونے کا شبہ ہو ان سے بھی گریز کرتا ہوا س لئے کہ جو شخص شبہ حرام سے نہ بچے گا وہ اسی طرح حرام میں مبتلا ہو جائے گا کہ اسکو خبر بھی نہ ہو گئی جب کوئی بدی اسکے سامنے آئے گی تو وہ اسے کرنے سے انکار نہ کریگا اور رفتہ رفتہ بدی اس پر اس قدر غالب آجائے گی اور وہ خدا کی نافرمانی کو اچھا سمجھنے لگے گا ۔ اور جب وہ خدا کی نافرمانی کو اچھا سمجھنے لگے گا تو گویا کھلم کھلا خدا سے عداوت کا اظہار کیا اور جس شخص نے ظالموں کی بقا چاہی اسنے خدا کی نافرمانی کو دوست رکھا حالانکہ پروردگار عالم ظالموں کو ہلاک کردینے کے سبب خود اپنی تعریف فرماتا ہے اسکے بعد حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

تفسیر مجمع البیان میں جناب امیر المومنین سے منقول ہے کہ اے ابن آدم جب تو یہ چاہے کہ پروردگار کی طرف سے تجھ پر متواتر نعمتوں کی بوجھاڑ ہے تو اس وقت خاص طور پر ڈر مبادہ تجھ کو مہلت دی جاتی ہو اور غفلت میں ڈال کر تجھ کو ایک سخت سزا دینا منظور ہو ۔

سورۃ الانعام (۸۱)

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ

ترجمہ: جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملایا امن و اطمینان انہی کے لئے ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں ۔

تفسیر مجمع البیان میں ابن سعود سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگو کو بہت گراں گزری انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم کیا فرمایا یہ مطلب نہیں جو تم سمجھتے ہو بلکہ اسکا مطلب ہے وہ شرک، کیا تم نے بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے تفسیر عباسی میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے یہ آیت پڑھ کر دریافت کیا کہ آیا زنا بھی اس ظلم میں داخل ہے امام نے فرمایا کہ میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں مگر اس آیت میں جو ظلم کے معنی ہیں اس میں زنا داخل نہیں ہے لیکن زنا ایک گناہ ہے جس سے بندہ جس وقت توبہ کرے خداوند تعالیٰ اسکو توبہ قبول کرتا ہے کافی اور تفسیر عباسی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ

کے معنی یہ منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے ولایت علی امیر المومنین اور اولاد علی علیہ السلام کی نسبت جو حکم پہنچایا یا اس پر ایمان لائے اور اسکو ابو بکر و عمر کی دوستی کے ساتھ مخلوط نہ کیا جائے

سورۃ انعام (۹۵)

فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا

ترجمہ وہ صبح کا نور پھیلانے والا ہے اور رات کو اس کا سکون قرار دیا ہے۔ اور چاند اور سورج کو حساب ---

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم حاجت طلب کرو تو دن میں طلب کرو کیونکہ خدا نے حیا آنکھ قرار دی ہے اور جب شادی کرو تو رات کو شادی کرو اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے رات کو سکون، قرار مقرر فرمایا ہے حسن ابن علی سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام علی رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا کہ خداوند تعالیٰ نے رات کو بھی سکون راحت قرار دیا ہے اور عورت کو بھی لہذا سنت قرار پایا کہ شادی بھی رات کو کرو اور کھانا بھی رات ہی کو کھاؤ علی ابن عقبہ نے تبیوسط اپنے باپ کے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ تم لوگ رات کو حاجتیں طلب نہ کیا کرو اسلئے کہ رات اندھیری ہے نہج البلاغہ میں جناب امیر المومنین کا ارشاد ہے کہ اول شب کو راستہ نہ چلو کہ خداوند تعالیٰ نے اسکو سکون قرار دیا ہے اور مقام کرنا اسکی غرض و غایت ہے نہ کوچ کرنا

بس اس میں تم اپنے جسم کو راحت پہنچاؤ اور پشت بستر سے لگادو۔

کافی میں جناب امام زین العابدین علیہ السلام اپنے غلاموں کو حکم دیا کرتے تھے کہ جب تک صبح نہ ہو کسی جانور کو ذبح نہ کرو فرماتے تھے خداوند تعالیٰ نے شب کو ہر چیز کے لئے راحت و سکون قرار دیا ہے

سورۃ انعام (۹۶)

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

--النجوم تفسیر قمی میں ہے کہ النجوم سے مراد آل محمد ہیں اور وہی ہیں جس کے ستاروں کو تمہارے لئے مقرر کیا کہ تم ان کے ذریعہ سے خشکی اور تری کی اندھیروں میں راہ پالو۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے کہ خیردار دشمنان خدا کو ایسی جگہ برا بھلا نہ کہنا کہ جہان سے وہ سن پائیں او ربغیر سوچھے سمجھے زیادتی کر کے خدا کو برا بھلا کہنے لگیں۔

سورة انعام ۱۰۷

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَلِكَ زَيْنًا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلُهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارتے ہیں انکو برا بھلا نہ کہو کہ وہ بغیر سوچے سمجھے بے ادبی سے اللہ کو برا بھلا کہیں گے۔

جناب رسول خدا نے مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ جس نے تم کو برا کہا اس نے خود مجھے برا کہا اور جس نے مجھے برا کہا اس نے اللہ کو برا کہا اور جس نے اللہ کو برا کہا وہ ناک کے بل اوندے منہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

سورة انعام (۱۱۱)

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا...

ترجمہ: اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن انس و جن سے قرار دے جو بناوٹی باتیں دھوکا دینے کیلئے ایک دوسرے کے کان میں پھونکتے ہیں۔

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ نے ایک نبی بھی ایسا پیدا نہیں ہوا کیا کہ اسکی امت میں دوشیطان نہ ہوں کہ اسکے زمانے میں تو وہ اسکو ایذا دیتے ہیں اور بعد اس کے لوگوں کو گمراہ کرتے رہیں پس نوح کے ایسے دو صحابی قنیطوس اور حزام تھے ابراہیم کے مکتبل اور حرام تھے اور موسیٰ کے سامری اور عقیبا اور عیسیٰ کے یو لیس اور میری نون اور محمد مصطفیٰ کے جتر اور ذریق روایت میں ہے کہ ذریق و صفرا ررق کا ہے جس کے معنی ہیں نیلی آنکھوں والا اور جتر بوزن ثلب بمعنی لومڑی امام علیہ السلام نے اول کو بوجہ نیکی آنکھوں کے کینائیۃ۔ ذریق اور ثانی کو بوجہ اس کی بے انتہا مکاریوں اور چالاکیوں کے لومڑی سے تشبیہ دی ہے۔

سورة الانعام (۱۲۴)

فَمَنْ يُرِدْ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا...

ترجمہ پس جس کی نسبت اللہ چاہتا ہے اس کو ہدایت دے تو اسکا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جس کی نسبت چاہتا ہے کہ اس سے توفیق ہدایت سلب کرے تو اس کے سینہ کو تنگ اور ٹھوس کر دیتا

ہے گویا وہ آسمان پر چڑھا جاتا ہے اسطرح ان لوگوں پر جو ایمان نہیں رکھتے اللہ خبائثت کو سوار کر دیتا ہے ۔

تفسیر مجمع البیان میں برادیت صحیح وارد ہے کہ کسی نے جناب رسول خدا سے شرح صدر کی بابت پوچھا کہ وہ کیا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ وہ ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ مومن کے قلب میں ڈال دیتا ہے اور اس سے اس کا سینہ کھل ہو جاتا ہے راوی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ اسکی کوئی علامت ہے کہ جس سے وہ پہچان لیا جائے فرمایا ہاں وہ دار بقا کی طرف متوجہ ہوتا اس دار فریب سے دل بر داشتہ رہنا اور موت کے آنے سے پہلے موت کے لئے تیار رہنا۔

سورة الانعام (۱۵۲)

وَأَنَّ بَدَأَ صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

ترجمہ: اور بیشک یہی میرا سیدھا راستہ ہے بس اس کا اتباع کرو اور مختلف راستوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو اس راستے سے ہٹا دیں گے ان باتوں کا اس نے تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم پر بیزگار رہو ۔

روضۃ الواعظین میں جناب رسول خدا سے اس آیت کے بارے میں منقول ہے کہ میں نے خداوند تعالیٰ سے درخواست کی کہ اس آیت کو علی کے بارے میں قرار دیدے چنانچہ اس نے قرار دیا۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے بریرہ عجلٰی سے فرمایا کہ جانتا ہے کہ اس آیت میں صراط مستقیم سے خدا کی کیا مراد ہے اس نے عرض کیا نہیں فرمایا ولایت علی اور اولیاء علی پھر فرمایا کہ آیا جانتا ہے کہ آگے اس کے جو فرمایا فاتتقوا۔۔۔ جانتا ہے کس کی پیروی کو کہا اس نے عرض کیا نہیں ارشاد فرمایا اس کی خداوند تعالیٰ سے مراد ہے علی بن ابی طالب کی پیروی پھر فرمایا کہ آیا جانتا ہے کہ جو فرمایا ،،، ولا تتبغوا السبیل اس کے ذریعہ کن راستوں پر چلنے کی ممانعت کی گئی ہے اس نے عرض کی نہیں فرمایا اس سے فلاں فلاں کی ولایت و خلافت مراد ہے پھر دریافت کیا یہ جو فرمایا ہے متفرق یکم عن سبیلہ اس سے کن راستوں سے ہٹا دینا مراد ہے اس نے عرض کیا نہیں فرمایا اس سے مراد ہے علی کے راستے سے ہٹا دینا مراد ہے یعنی ان لوگوں کی پیروی تمکو علی کے راستے سے ہٹا دیگی احتجاج طبرسی میں جناب رسول خدا سے آپکے خطبہ غدیر کے یہ فقرات منقول ہیں جو اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں کہ اے گروہ مردمان بالتحقیق خداوند تعالیٰ نے مجھ کو امر فرمایا اور نہی فرمائی اور میں نے علی کو امر کیا اور نہی کی پس خدا کے امر اور نہی سے علی واقف ہے لہذا تم اس کے حکم کو سنو مطیع شمار کے جاؤ گے اور اس کی اطاعت کرو ہدایت پاؤ گے اور اس کے باز رکھنے سے باز رہو نیک ہو جاؤ گے ۔

اور اس مقصد کے موافق چلو کہ اور راستے تم کو اس علی کے راستے سے نہ ہٹا دیں اے گروہ مردمان وہ سیدھا راستہ جسکی پیروی کا تم کو حکم خداوند تعالیٰ نے دیا ہے میں ہوں ۔

سورة الانعام (۱۵۸)

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَأَسْتَمِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

ترجمہ: بیشک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور گروہ گروہ ہو گئے تم کو ان سے کسی معاملے میں سروکار نہیں انکا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں اور پھر وہ ان کو ان کے کرتوت سے آگاہ کر دے گا۔

تفسیر مجمع البیان میں جناب امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس آیت سے وہ لوگ مراد لئے گئے ہیں جو اس امت سے نکل کر ظلمت اندھیرے میں چلے گئے اور شبہات میں پڑ گئے اور بدعتی ہو گئے اس لئے رسول خدا کی حدیث ہے کہ عنقریب میری امت ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں سے سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ ایک ہو گا جو میرے وصی علی کی پیروی کرے گا۔

سورۃ الانعام (۱۵۹)

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

ترجمہ: جو ایک نیکی لائے گا اس کیلئے دس گناہ ہے اور جو ایک بدی لائے گا اس کو سزا صرف اسی کی مقدار کے موافق دی جائے گی اور ان پر زیادتی نہ کی جائے گی۔

کافی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ دریافت کیا گیا کہ فضائل و احکام و حدود میں مومن کو مسلم پر کوئی فضیلت ہے فرمایا نہیں۔

ان باتوں میں دونوں کی ایک سی حالت ہے لیکن اعمال میں اور جن چیز کے ذریعہ سے خدا سے تقرب حاصل کر سکتے ہو اس چیز میں مومن کو مسلم پر فضیلت ہے پس مومن ہی ہے جن کی نیکیوں کو خدا وند تعالیٰ اس طرح پڑھاتا ہے کہ ہر نیکی کو ۷۰ گنا کر دیتا ہے لہذا مومن کو مسلم پر فضیلت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا اسکی نیکیوں کو پڑھانا اس کے ایمان کی صحت کی مقدار پر موقوف ہے اور اللہ مومنین کے ساتھ جس قدر نیکی چاہے گا کرے گا۔

وہم لا یظلمون تفسیر قمی میں امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ جب خدا وند تعالیٰ نے ابلیس کو وہ قوت عطا فرما چکا جسکا اس نے سوال کیا تھا تو حضرت آدم نے عرض کی پروردگار اسکو تو نے میری اولاد پر مسلط فرمایا تا کہ ان کی رگوں میں جہاں جہاں خون بہے گا اسکو بھی پہنچا دیا اور جو کچھ تو نے چاہا عطا فرمایا اب میرے لئے اور بعد میں میری اولاد کے لیے کیا عطا ہوتا ہیں خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے لئے اور تمہاری اولاد کے لیے یہ ہے کہ بدی کا بدلہ ایک اور نیکی کا عوض دس عرض کی پروردگار کچھ اور بڑھا فرمایا کہ توبہ کو ہم نے اس قدر وسعت دی ہیں کہ جب تمہاری اولاد میں سے کسی کا دم حلقوم تک پہنچے گا اور اس وقت بھی توبہ کرے گا تو بھی ہم توبہ قبول کر لیں گے عرض کی پروردگار اور بڑھا فرمایا کہ اگر کوئی ایمان سالم لے آیا توبہ بھی نہ کی تو خواہ کتنے ہی گناہ کے ہونگے بخش دونگا اور کچھ پرواہ نہیں حضرت آدم نے عرض کی بس کافی ہے۔

سورۃ اعراف۔ (۱)

الْمَصْنُوعِ

تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ نبی امیہ میں سے ایک شخص جو زندقہ تھا حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ خدا نے جو اپنی کتاب المص فرمایا ہے اس سے کیا مطب نکلا اس میں حلال و حرام کیا چیز ہے اور ایسی کیا چیز ہے جس سے لوگوں کو نفع ہو۔ روای کہتا ہے کہ امام کو یہ سن کر غصہ آیا فرمایا وائے ہو تجھ پر خاموش رہ الف کا عدد اور لام کے ۳۰ اور میم کے چالیس اور صاد کے ۹۰ تولے اسکا مجموعہ کیا ہوا اس نے کہا کہ ۱۶۱ ایک سو اکتھ فرمایا جب ۱۶۱ ختم ہو جائے گا تو بنی امیہ کی سلطنت ختم ہو جائے گی روای کہتا ہے کہ میں اس کو غور کرتا رہا جب ۱۶۱ ختم ہو کر عاشورہ کا دن آیا سو وہ کوفہ پہنچا اور بنی امیہ کی سلطنت جاتی رہی۔

سورة اعراف (۲۹)

فَرِيقًا بَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ إِنَّهُمْ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ

ترجمہ: بیشک انہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا یار بنا لیا اور یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ہدایت یافتہ ہیں۔

علل الشرائع میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے ائمہ برحق کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا امام بنا لیا ہے تفسیر قمی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس سے مراد فرقہ قدیہ ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ہم ہدایت و ضلالت پر خود قادر ہیں ہم چائیں تو ہدایت یافتہ ہو جائیں اور چائیں تو ضلالت میں پڑ جائیں

سورة اعراف - (۳۰)

يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

ترجمہ: اے اولاد آدم ہر نماز کے وقت زینت کرو اور کھاؤ پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو بیشک خداوند تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تفسیر عیاشی تفسیر قمی اور تفسیر مجمع البیان ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ عیدین اور جمعہ کے دن غسل کرنا سفید اور اچھے کپڑے پہننا جناب رسول خدا اور ائمہ ہدی کی سنت ہے اور ہر نماز کے وقت کنگھا کرنے کی سخت تاکید ہے کہ اس سے روزی بڑھتی ہے بال خوبصورت ہوتے ہیں حاجت برادری ہوتی ہے قوت باہ بڑھتی ہے نزلہ دور ہوتا ہے۔

اور جناب رسول خدا دونوں رخساروں پر کنگھے کو ۴۰ مرتبہ سات مرتبہ نیچے سے اوپر کو اوپر سے نیچے کو لے جاتے تھے اور فرمایا کہ اس سے ذہین بڑھتا ہے اور بلغم دفع ہوتا ہے۔

سورة اعراف - (۳۰)

...وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

ترجمہ: اور کھاؤ پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو بیشک خداوند تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آیا تمہارا خیال ہے کہ جس شخص کو خدا وند تعالیٰ نے نعمت دینا زیادہ دے رکھی ہے تو کچھ اس کے سبب سے خدا کے نزدیک اسکا رشتہ رتبہ بڑا ہے یا جس کو نعمات دینا سے محروم کیا ہے تو کچھ اس وجہ سے وہ خدا کے نزدیک ذلیل ہے ایسا نہیں ہے بلکہ جس قدر مال ہے حقیقت میں خدا کا مال ہے بندوں میں سے جس کے پاس جتنا چاہا رکھ دیا اور یہ ان کے لئے جائز کر دیا کہ متوسط درجہ کا کھائیں پیئیں کپڑا پہنیں نکاح کریں اور سواری رکھیں اور جو جائز ضرورتوں سے بچے وہ فقرا مومنین پر تقسیم کریں اور ان کی پریشانیوں کو دفع کریں پس جو شخص ایسا کرتا ہے تو اسکا کھانا بھی حلال اور پینا بھی حلال نکاح بھی حلال اور سواری بھی حلال اور جو اس کے خلاف عمل کرتا ہے اس پر سب کچھ حرام ہے پھر فرمایا کیا تم اس پر غور نہیں کرتے کہ ایک شخص کے پاس بہت سامان امانت رکھ دیا گیا ہے اور اسنے دس ہزار روپے کی ایک گھوڑی خرید لی حالانکہ بیس روپے کی گھوڑی بھی کام دے سکتی تھی ہزار اشرفی کی ایک کنیز خریدی حالانکہ بیس اشرفی کی کنیز سے بھی کار براری ہوسکتی تھی پس ایسے لوگوں ہی کو خدا وند نے مصرف فرمایا ہے

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کے پاس ایک دن کا کھانا ہے اور وہ لوگوں سے مانگے وہ بھی مصرف ہے

سورۃ اعراف (۱۸۰)

--- وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ

ترجمہ: اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے پیدا کیا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حق کی ہدایت کرتا ہے اور اس کے بموجب انصاف کرتا ہے۔

تفسیر عیاشی میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اسی کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ امت ضرور ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور ان میں سوائے ایک فرقے کے سب جہنم میں جائیں گے اور اسی آیت میں اسی فرقے کا ذکر ہیں اور اس امت میں سے وہی نجات پائے گا۔

سورۃ اعراف (۱۹۸)

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَابِلِينَ

ترجمہ معافی دینا اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے در گزر کرو

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسول خدا نے جناب جبریل امین سے اس کا مطلب دریافت کیا تو انہوں نے کہا جب تک میں عالم کل سے دریا فت نہ کر لوں کچھ کہہ نہیں سکتا چنانچہ وہ چلے گئے اور پھر حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ خداوند تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ جو شخص آپ پر ظلم کرے آپ اسے معاف کر دیں اور جو آپ کو محروم کرے آپ اسے عطا کیجئے اور جو آپ سے قطع رحمی سے پیش آئیں آپ اس سے صلہ رحمی سے پیش آئیں۔

جناب امام جعفر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو مکارم اخلاق پر مامور کیا اور تمام قرآن مجید میں کوئی آیت اخلاق کی خوبیوں کی جامع اس سے بڑھ کر نہیں ہے۔

سورۃ انفال (۲۳-۲۴)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (۲۴) وَانْفُوا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

ترجمہ: اے ایمان والو جس وقت رسول تم ایسے کام کی طرف بلائیں جس میں تمہاری زندگی ہے تو اللہ اور اسکے رسول کا حکم مان لو اور یہ جان لو اور یہ جان لو کہ ضرور اللہ نے آدمی کے اور اسکے دل کے مابین حائل ہے۔

اور یہ کہ تم سب اسکی حضور میں جمع کئے جاو گے اور اس فتنے سے ڈرتے رہو جو خصوصیت کے ساتھ کچھ انہیں لوگوں پر نہ پڑیگا جو تم میں سے ظالم ہیں اور یہ جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

ازدعالم اس آیت کی تفسیر میں کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہیں کہ حیات سے مراد جنت ہے اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس آیت میں ولایت علی مرتضیٰ علیہ السلام قرار دیا ہے

کہ ان حضرت کا اتباع کرنا اور ان کی ولایت تسلیم کرنا تمہارے امور کو پریشان نہ ہونے دے گا عدل و انصاف کو تم میں قائم رکھے گا اور آخر میں تم کو جنت میں پہنچا دے گا۔

فتنہ تفسیر عیاشی میں جناب جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا کے انتقال کے بعد ہی لوگوں کو وہ فتنہ پیش آیا کہ جس سے بچنے کا خدا وند تعالیٰ نے حکم فرمایا تھا اور وہ یہ تھا کہ علی مرتضیٰ علیہ السلام کو لوگوں نے چھوڑ دیا اور غیر شخص بیعت کر لی حالانکہ جناب رسول خدا نے صاف صاف ارشاد فرمایا تھا کہ علی کا اور آل محمد و علی میں سے جو وصی ہو نگے انکا اتباع کرنا۔

جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص میرے بعد میری جانشینی کے بارے میں علی پر ظلم کریگا وہ وہ ایسا ہی شخص سمجھا جائیگا کہ گویا اس نے میری نبوت سے انکار کیا اور ان کل انبیاء کا انکار کیا جو مجھے سے پہلے ہو چکے ہیں کتاب الخصال میں اور تفسیر عیاشی میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بارش کا پانی پیو کہ وہ بدن کو پاک کرتا ہے اور امراض دور کرتا ہے۔

سورۃ التوبہ۔ (۲۴)

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحَبَتْ ثُمَّ وَابَتْ لَكُمْ وَإِنَّكُمْ لَمُنْذَرُونَ

مواطن کثیرہ بہت سے موقعوں پر متوکل خلیفہ عباسی بیمار پڑ گیا اور نذر کی کہ اگر مجھے شفاء ہو گئی تو مال کثیر تصدق کرو نگا جب اچھا ہو گیا تو درباریوں سے پوچھا کہ کثیر مال کسے کہتے ہیں

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا ۸۰ درہم تصدق کرئے کیونکہ ۸۰ درہم مال حلال کے مال کثیر ہے کیونکہ دو موقع جن پر خداوند تعالیٰ نے جناب رسول خدا کی مدد فرمائی ہے وہ ۸۰ تھے

سورۃ التوبہ -- (۳۳)

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

ترجمہ: اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو تم ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے کہ خدانے سونے چاندی کو جمع کر کے رکھنا حرام کیا ہے اور اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا ہے

تفسیر مجمع البیان میں منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسول خدانے تین مرتبہ فرمایا سونابھی غارت اور چاندی بھی غارت ہو۔

اصحاب کو یہ قول ناگوار گزرا جناب عمر نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ پھر ہم کونسا مال جمع کریں فرمایا یاد خدا کر نیوالی زبان اور شکر بجالانے والا دل اور ایماندار زوجہ جو تم میں سے دین میں کسی کی مددگار ہو

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ کونسے مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے فرمایا زکوٰۃ ظاہری کو پوچھتے ہو یا باطنی کو سائل نے عرض کی دونوں کو فرمایا ظاہری تو ہر ہزار میں (۲۵) پچیس اور باطنی یہ ہے کہ تمہارا بھائی جس چیز کا تم سے زیادہ ضرورت مند ہے اپنے لئے اس چیز کو نہ رکھو اور یہ سمجھو کہ خداوند تعالیٰ نے جو مال تم کو زیادہ دیا ہے تو اسکی غرض ہے کہ جن اغراض میں خدا کا منشا ہے ان اغراض میں صرف کردو اور اس غرض سے نہیں دیا کہ جوڑ جوڑ کر رکھو

سورۃ توبہ -- (۳۹)

إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيًا إِثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْعَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا

ترجمہ: اگر تم رسول خدا کی مدد نہ کرو گے تو کچھ پرواہ نہیں اللہ نے تو اسکی مدد ایسے وقت کی تھی جب کہ ان لوگوں نے جو کافر ہو گئے تھے اسے ایسی حالت میں نکالا تھا کہ وہ دو میں کا دوسرا تھا اور دوسرا بار شاطر نہ تھا بلکہ خاطر جس وقت کے دونوں غار میں تھے اس وقت ہمارا رسول ہمارے ساتھی سے کہہ رہا تھا جو موقع تیرے ہاتھ سے نکل گیا ہے اس پر افسوس نہ کر بیشک اللہ ہم دونوں یعنی میرے اور علی کے ساتھ ہے۔

لا تحزن اس پر افسوس نہ کر لا تخف۔ ڈرنہیں خوف نہ کر (رسول نے کہا بلکہ کہا لا تحزن)

کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا غار میں ابو بکر سے فرما رہے تھے کہ چپ رہ بیشک اللہ میرے اور علی کے ساتھ ہیں اور وہ خوب چپخ چپخ کر رہے تھے جناب رسول خدانے انکی یہ حالت دیکھی تو فرمایا اے شخص تو چاہتا ہے کہ میں انصار میں سے اپنے اصحاب کو تجھے دکھا دوں جو اپنے مقامات پر بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں خضر اور اسکے ساتھ تھیوں کو دکھلاؤں جو سمندر میں اپنے ہمارے اوروں کے ساتھ چلے جا رہے ہیں عرض کی جی ہاں تو آنحضرت نے اپنا دست مبارک اسکے منہ پر پھیر دیا تو ان کا اپنے جلسوں میں باتیں کرتے نظر آئینگے اور خضر سمندر میں جاتے ہوئے دکھائی دیں گے شیخ جی (ابو بکر) کے دل میں اس وقت یہ بات گزری کہ (معاذ اللہ) یہ رسول خداساخر ہیں

سورة التوبہ۔ (۷۳)

يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَبِمَا لَمْ يَتَّأَلُوا

ترجمہ: وہ خدا کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ ضرور کہا اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور اسی بات کا قصد کیا جسے نہ کر سکے۔

تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جنہوں نے کعبۃ اللہ میں باہم قسم کھائی تھی کہ بعد رسول خدا امیر خلافت کو بنی ہاشم میں نہ رہنے دینگے یہ تو انکار کفر تھا اور پھر کھائی میں جناب رسول خدا کی گھات میں جا بیٹھے اور آنحضرت کے قتل کا اراد کیا یہ خدا کے اس قول سے ثابت ہوا وہموا بما لم ینا لو

تفسیر قمی میں جب خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور آنحضرت نے ان کو بتلایا آنحضرت کے سامنے ان لوگوں نے مختلف بیان کیا کہ نہ ہم نے ایسا کیا اور نہ ہم نے ایسا قصد کیا۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یخلفون باللہ

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے غدیر خم کے دن جناب امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا قائم مقام کرنا چاہا تو آنحضرت کے سامنے منافقین میں سے سات شخص تھے اور ساتوں یہ تھے ۱ ابو بکر ۲ عبدالرحمان بن عوف ۳ سعد بن ابی وقاص ۴ عمر ۵ ابو عبیدہ ابن الجراح ۶ سالم مولائے ابی خدیفہ ۷ مغیرہ ابن شبیبہ۔

اور اسی وقت عمر ابن خطاب نے آنحضرت کی شان میں یہ گستاخ الفاظ کہتے تم اس شخص کی دونوں آنکھیں نہیں دیکھتے جو گویا مجنوں کی سی آنکھیں ہیں ابھی ابھی کھڑا ہو کر کہنے لگے گا کہ میرے پرورگار نے ایسا کہا ایسا کہا اور پس آنحضرت کھڑے ہوئے اور کہا لیہا الناس من ادبی بکم من انفسکم تمہاری جانوں کا مالک تم سے زیادہ کون ہے سب نے جواب دیا اللہ اور اسکا رسول آنحضرت نے فرمایا اللہم فا شہید (یا اللہ تو ان کے قول کا گواہ رہو پھر فرمایا) سب نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول آنحضرت نے فرمایا اللہم فا شہید (یا اللہ تو ان کے قول کا گواہ رہو) پھر فرمایا۔

الا من كنت مولا فعلى مولا اگاه رہو جسکا میں مالک اور حاکم ہوں اسکا مالک اور حاکم ہے پھر حکم دیا سلمو علیہ بامرہ المومنین۔ (آج سے علی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا کرو یا علی کا امیر المومنین ہونا صدق دل سے تسلیم کرو)

اس وقت جبریل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور جناب رسول خدا کو ان لوگوں کے قول کی خبر دی۔ آنحضرت نے ان کو بلا کر دریا فت کیا تو صاف انکار کر گئے اور قسمیں کھانے لگے اس وقت خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یحلفون باللہ

سورۃ توبہ (۷۸)

الَّذِينَ يَلْمُزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ترجمہ: جو لوگ مومنین میں خوشدلی سے خیرات کرنے والوں کو عیب لگاتے ہیں اور جن کو اپنی محنت کے سوا کچھ میسر نہیں آتا ان کو بھی عیب لگاتے ہیں پھر اس طرح سب سے ہنستے ہیں اللہ ان سب کی ہنسی آڑائے گا انکے لئے دردناک عذاب ہے

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی ذات کو اس شرط کے ساتھ اجرت پر لگا یا تھا کہ ایک ایک خرمے کے بدلے ایک ایک ٹول پانی کھنچیں اور اسی طرح کچھ خرمے جمع کئے تھے جن کو لیکر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے

عبدالرحمان بن عوف دروازے پر کھڑا تھا اس نے حضرت علی پر آواز کسا (کہ کتنا بہت سا صدقہ لائے ہیں) اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی

حدیث میں ہے کہ بہتر صدقہ مفلس کا صدقہ ہے جتنا بھی اسے میسر آئے

سورۃ التوبہ۔ ۷۹

اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

ترجمہ: تم ان کے لیے دعائے مغفرت مانگو یا تم ان کے لئے دعا مغفرت نہ مانگو۔

اگر تم ان کے لئے دعائے ۷۰ ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت مانگو گے تو بھی اللہ ان کو ہرگز ہرگز نہ بخشے گا یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا اور اسکے رسول کا انکار کیا اور اللہ نافرمان لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا ہے۔

تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی کہ جس وقت کہ جناب رسول مدنیہ لوٹ آئے تھے اور عبد اللہ بن ابی مشبوہ د منافق بیمار تھا اور اسکا بیٹا عبد اللہ جو مومن تھا پس یہ مومن عبد اللہ حضرت کی خدمت میں اس وقت آیا جبکہ اس کا باپ حالت استنصار میں تھا اس نے عرض کی رسول اللہ میرے ماں باپ پر فدا ہو جائیں اگر آپ میرے باپ کے پاس شریف نہ لائے تو ہمارے کنبہ پر عیب

لگا یا جا ئیگا آنحضرت اس کے پاس نہ تشریف لے گئے اس وقت بہت سے منافق اس کے پاس تھے عبداللہ نے عرض کی یا رسول اللہ اس کے لئے استغفار فرمائیں آنحضرت نے استغفار فرمایا جناب نے عرض کی کیا آپ کو خدا نے منع نہیں کیا کہ منافقوں پر نماز نہ پڑھائیں اور نہ ان کے لئے استغفار کیجئے آنحضرت نے یہ سن کر منہ پھیر لیا پھر اسنے دوبار عرض کی پس آنحضرت نے فرمایا خدا تجھے غارت کرئے مجھے اختیار دیا گیا ہے پس میں نے اپنے اختیار کو کام میں لایا تو دیکھتا نہیں کہ خدا فرماتا ہے

اسْتَعْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ - پس جب وہ مر گیا تو اس کا بیٹا آنحضرت کی خدمت ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر مناسب ہو تو اس کے جنازے پر تشریف لے چلیں پس آنحضرت تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر بھی کھڑے ہوئے اس وقت جناب عمر نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے آپکو منع نہیں فرمایا کہ اگر کوئی منافق مر جائے تو اس کی نماز پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں جناب رسول خدا نے فرمایا تیرا برابو کیا تو نہیں جانتا ہے کہ میں نے کیا دعا کی ہے یا اللہ تو اسکی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس کے پیٹ کو بھی آگ سے بھر دے اور اسکو جہنم میں پہنچا دے -

اس طرح عمر کی چھیڑخانی سے جناب رسول خدا سے وہ بات ظاہر ہو گئی جس کے اظہار کو آنحضرت پسند نہ فرماتے تھے --

سورۃ توبہ - (۱۰۳)

وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ

ترجمہ: اور اس سے صدقات لے لیا ہے -

کافی میں جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ پروردگار عالم فرماتے ہے کہ ہر شے کے قبول کرنے کے لئے ہم نے موکل مقرر کر دے ہیں سوائے صدقے کے کہ اسے میں اپنے ہاتھ سے لیتا ہوں یہاں تک کہ اگر کوئی ایک خرمہ کا ٹکڑا بھی صدقے میں دیتا ہے تو اسے میں اس طرح پرورش کرتا ہوں جس طرح آدمی اپنی اولاد کو پرورش کرتا ہے اور قیامت کے دن وہ اسے کوہ احد کے برابر یا اس سے بڑا پائے گا

والمؤمنون - تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر صبح کو کل بندوں کے اعمال نیک ہوں یا بد جناب رسول خدا کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں پس تم ڈرتے رہو اور ہر شخص اس بات سے حیا کرے کہ اس کے بد اعمال آنحضرت کے سامنے پیش ہونگے

تفسیر عیاشی میں امام میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوئی مومن یا کافر نہیں مرتا اور قبر میں نہیں رکھا جاتا جب تک کہ اس کے اعمال جناب رسول خدا اور جناب امیرالمومنین اور سلسلہ بہ سلسلہ جناب العصر زمان علیہ السلام تک پیش نہ ہوں اور یہ خدا کے اس قول سے ثابت ہے کہ

وَقُلْ اَعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ

سورۃ یونس - (۵۷)

قدم صدق سے مراد شفاعت رسول خدا اور ولایت امیر المومنین علیہ السلام سے مراد ہے

سورۃ ۵۲ یونس

وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقُّ بِهُ قُلُوبٌ أَمْ رَبِّي إِنَّهُ لَأَحَقُّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

ترجمہ: اور وہ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا وہ واقع حق ہے تم کہدو کہ ہاں میرے پروردگار کی قسم کہ وہ بیشک حق ہے اور تم اس خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو۔

تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں اور المجالس میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہیں کہ اے رسول اہل مکہ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا علی ابن ابی طالب علیہ السلام امام ہیں تم ان کے جواب میں کہدو ہاں میرے پروردگار کی قسم وہ ہی امام ہیں

کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا کے اس قول کا یہ مطلب ہے کہ اے رسول کہ یہ لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ علی کے بارے میں جو کچھ تم کہتے ہو برحق ہے تم اس کے جواب میں کہو ہاں پروردگار کی قسم بہ ضرور برحق ہے اور تم خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو (جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر علی علیہ السلام کو جسے خدا نے میرا خلیفہ مقرر کیا تسلیم نہ کرو گئے اور اپنی پہنچائت کے کسی کو چودھری بنا لو گے اور اتو اس سے خدا کے انتظام میں تم گڑ بڑ نہیں ڈال سکو گے تمہارے اور پنچائت سے خدا اس پر مجبور نہیں ہو سکتا کہ تمہارے بنائے ہوئے خلیفہ کو اپنا خلیفہ قبول کرے

سورۃ یونس۔ (۵۷)

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ

تم کہہ دو کہ خدا کا فضل اور رحمت ہی سے تو خوش ہونا چاہیے اور جو کچھ وہ جمع کرتے ہیں اسی سے یہ بس بہتر ہے

الجوامع اور تفسیر مجمع البیان میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ فضل اللہ سے مراد جناب رسول خدا اور رحمت سے مراد علی مرتضیٰ ہیں

اور تفسیر قمی میں اس قدر اور زیادہ ہیں کہ ہمارے شیعہ اس فضل خدا اور اس رحمت خدا سے چاہیے کہ خوش ہوں کہ ہمارے دشمنوں کو سونا چاندی جو دیا گیا ہے ان سے بدرجہا بہتر ہے دشمنان آل محمد دار دنیا میں مال منال و اہل عیال جو کچھ جمع کر لیں نبوت نبی اور ولایت علی ابن ابی طالب سے بہتر نہیں ہوسکتا۔

سورۃ ہود۔ (۱۱)

فلعلک تارک - بعض مایوحی الئک واللہ علی کل شیء وکیل

ترجمہ پس کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری طرح جو وحی بھیجی جاتی ہے تم اسکے کسی حصہ کو چھوڑ دو اور تمہارا دل اس بات سے تنگ ہو جائے کہ یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان پر خزانہ کیوں نہ اترایا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں یوں وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدانے جب مابین مکہ ومدنیہ اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا تھا کہ میرے اور تمہارے مابین موالات (صحبت) قائم کر دے پس اس نے کر دی اور میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا کہ تم میرے وصی اور میری اور تمہارے مابین مواخت (بھائی چارہ قائم کر دے پس اس نے قائم کر دی اور میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا کہ تم میرے وصی قرار فرمادے پس اس نے قرار دے دیا آنحضرت کے اس ارشاد کو سن کر قریش کے دو شخصوں نے یہ کہا کہ اللہ ایک میاع خرمے جو پرانی مشک میں ہو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہیں جو کچھ محمد نے اپنے رب سے سوال کیے بھلا اس نے اپنے پروردگار سے فرشتے کی بابت سوال کیوں نہ کیا جو اس کے دشمنوں کے برخلاف اسکا مددگار ہوتا یا خزانہ کو سوال کیوں نہ کیا جسکے ذریعہ آئے دن کے فاقوں سے نجات پاتا واللہ اس نے اپنے پروردگار سے کس امر حق یا امر باطل کی دعائیں مانگی جو اس نے پوری نہ کر دی اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری فلعلک تارک

تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں مضمون اس کے قریب قریب ہے اور تفسیر عیاشی میں اتنا اور زیادہ ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنی نماز کے آخر میں ایسی بلند آواز سے کہ لوگ صاف سنتے تھے امیر المومنین کے حق میں یہ دعا کی

اللهم هب ن المودة في صدور المومنين واليهبة والفظم في صدور المنفقين

ترجمہ: یا اللہ تو مومنوں کے دلوں میں علی علیہ السلام کی محبت عطا فرمادے اور منافقین کے دل میں اسکی بیبت اور عظمت قائم فرما دے۔

پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ان الذين آمنو وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن ودا

ترجمہ: بالتحقیق جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے عنقریب خداوند تعالیٰ ان کے لئے محبت قرار دیگا۔

اس پر عمر بن خطاب نے یہ کہا جو اوپر کی روایت میں قریش کے دو دشمنوں کا قول نقل ہوا ہے اور خداوند تعالیٰ نے اس کے بارے میں سورہ ہود کی دس آیتیں نازل فرمائیں جن میں سے پہلی یہ تھی تفسیر عیاشی میں زید ابن ارقم سے یہ روایت ہے کہ روح الامین عرفہ کی شام کو جناب رسول خدا پر ولایت علی کا حکم لے کر نازل ہوئے اور جناب رسول خدا نے منافقوں کی تکذیب کے خوف سے اس کے حکم کے پہنچانے میں مضائقہ کیا اور کچھ لوگوں کو جن میں بھی تھا بلا کر اس کے بارے میں مشورہ کیا کہ آیا صبح میں یہ احکام سنائے جائیں یا نہیں ہماری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کیا جواب دیں جناب رسول خدا نے گر یہ فرمایا اور جبرئیل علیہ السلام نے عرض یہ کی یا رسول اللہ کیا آپ کے امر خدا کے پہنچانے سے دل تنگ ہوتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل یہ بات نہیں ہے بلکہ میرا پروردگار جانتا ہے کہ قریش کے ہاتھوں مجھے کتنی اذیتیں پہنچی ہیں جبکہ انہوں نے میری رسالت کا

اقرار نہ کیا تو پر وردگار نے مجھے ان سے جہاد کرنے کا حکم دیا اور آسمان سے میری نصرت کے لئے لشکر بھیجے اور انہوں نے میری مدد کی پھر وہ میرے بعد علی کی ولدیت کا اقرار کیوں نہ کریں گے یہ سن کر جبرئیل چلے گئے اور اس کے بعد پر وردگار نے یہ آیت نازل فرمائی فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ

سورة ہود - (۱۶)

وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ

ترجمہ: اور گروہوں میں سے جو بھی اسکا منکر ہو گیا پس آگ اس کا ٹھکانہ ہے لہذا تم اس شک میں نہ رہنا بیشک وہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے لیکن بہت سے لوگ ایمان نہیں لائے

وَمَنْ يَكْفُرْ

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ اس امت میں سے جو شخص بھی میرا کلام سن لے گا خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی یا کوئی اور پھر مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ یقیناً جہنم میں جائے گا۔

فلا تک فی مریة منہ -

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہاں منہ سے مراد من ولایة علی یعنی علی مرتضیٰ کی ولایت کی طرف شک نہ کرنا

سورة ہود - (۱۷)

وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

ترجمہ: اور گواہ یہ کہہ دینگے کہ یہی ہیں جنہوں نے اپنے پر وردگار کے بر خلاف جھوٹ بولا خبر دار ہو کہ اللہ کی لعنت انہی ظالموں پر ہو گی۔

بقول الاشہادہ تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ الاشہاد ہ سے مراد ائمہ علیہ السلام ہیں اور جناب امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے ہو لالذین کذبو سے مراد قریش کے چار بادشاہ ہیں جو ایک دوسرے کے بعد ہوئے قول تفسیر صافی میں چار بادشاہوں سے مراد اول دوم سوئم اور معاویہ ہیں

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

تفسیر عیاشی میں ہے کہ جن ظالمین پر لعنت کی گئی ہے ظلم ان کا یہ تھا کہ آل محمد کا حق غضب کر لیا تھا

سبیل اللہ سے مراد راہ خدا اور وہ امامت ہے اور ینفو نہا سے مراد یہ ہے کہ غیر مستحق کو امام بنا دیا

سورة ہود - (۱۱۳)

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدَبِّنُ السَّيِّئَاتِ

ترجمہ: یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر تیں ہیں

جناب رسول خدا کی حدیث مشہور ہے کہ اگر کبیرہ گناہوں سے انسان اجتناب کرتا ہو تو اس کی ایک نماز سے دوسری نماز کے عرصہ میں جتنے گناہ صغیر ہوں گے نماز انکا کفارہ ہو جائے گا۔ امالی میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہر ایک نیکی ایک بدی کا کفارہ ہو جاتی ہے

کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ مومن کا نماز شب پڑھنا اس کے دن بھر کے گناہوں کو دھو دیتا ہے کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جس شخص چار خصیلتیں ہوں گئی تو انکی وجہ سے خداوند تعالیٰ اسکو ہلاک نہ کرے گا سوائے اس صورت کے کہ وہ اہلبیت کی محبت نہ رکھنے کے سبب ہلاک ہو

اول یہ کہ بندہ کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کر لے اور اس کو کرے اور پھر اگر اس نے وہ کام نہیں بھی کیا تو خداوند تعالیٰ اس کی نیت نیک کے سبب ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھے گا اور اگر کر لیتا تو کم از کم ۱۰ دس نیکیاں ضرور لکھے گا

دوم یہ کہ جب کوئی بندہ کسی بدی کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اگر وہ کچھ نہ کرے تو اسکے نامہ اعمال میں کچھ نہ لکھے گا اور اگر کر گزرے تو ۷ ساعت کی مہلت دی جائے گی اور کاتب اعمال نیک کاتب اعمال بد سے جو باتیں طرف رہتا ہے یہ کہتا ہے کہ ابھی اسکے اندراج میں جلدی نہ کر شاید کہ اس کے بعد کوئی نیکی کرے جس سے یہ بدی محو ہو جائے یا اس کے بعد استغفار کرے۔

سوم تیسری خصلت یہ ہے کہ اگر بعد اس بدی کے اس بندے نے کوئی نیکی تو بموجب اس آیت ان الحسنات یدھن الیات کے بدی نہیں لکھی جاتی

چوتھے چوتھی خصلت یہ ہے کہ اگر اس نے استغفار ان لفظوں میں کر لیا

استغفر الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب وشہادہ العزیز الحکیم الففور الرحیم ذوالجلال والاکرام واتوب الیہ۔

تو اس کے نامہ اعمال میں کچھ نہ لکھا جائے گا اور اگر اس بدی کو کیے گزرے سات ساعت گزر گئے اور اس بندے نے نہ تو کوئی نیکی کی اور نہ ہی استغفار پڑھا تو کاتب اعمال نیک کاتب اعمال سے یہ کہے گا اس بد بخت محروم کے نامہ اعمال میں بدی درج کر لو۔

حضرت جبرئیل پر نماز کے بعد کی تعلیم کردہ دعا جناب یوسف

سورہ یوسف

اللهم اجعل لی فرجا ومخر جاو ارزقنی من حیث احتسب ومن حیث لا احتسب

ترجمہ: یا اللہ میرے لئے کشائش اور اس بلا سے نکلنے کا راستہ قرار دے اور رزق وہاں سے بھی پہنچا جہاں سے گمان ہے اور وہاں سے بھی جہاں سے گمان نہیں ہے

سورة الرعد (۱۰)

--- إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ---

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے حال کو نہ بدلے

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند تعالیٰ نے یہ معاملہ حتماً طے فرمادیا ہے جب کسی بندے کو کوئی نعمت عطا فرمادے گا تو اسے وہ نعمت ہر گز ہر گز سلب نہ فرمائے گا جب تک کہ وہ بندہ کوئی ایسا گناہ نہ کرے جس کے سبب سے اس نعمت کے چھن جانے کا مستوجب ہو جائے اور یہی خدا کے اس قول کا مطلب ہے

معانی الاخبار میں جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ گناہ جو نعمتوں کو بدل دیتے ہیں یہ ہیں

(۱) لوگوں پر ظلم کرنا (۲) خیرات کرنے اور نیکی کرنے کی عادت چھوڑ دینا (۳) کفران نعمت کرنا (۴) شکر نعمت نہ بجا لانا

حدیث رسول اے ام سلمہ حسن خلق دنیا اور آخرت کی کل خوبیوں سے بڑھا ہو ہے

سورة الرعد - (۲۴)

وَالَّذِينَ يَبْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ

ترجمہ: اور جو عہد خدا کو بعد اسکے پختہ ہو جانے کے توڑ ڈالتے ہیں اور جنکی صلہ رحمی کا خدا نے حکم دیا تھا ان سے قطع رحمی کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ ہے ان کے لئے لعنت ہے اور انہی کے لئے اس گھر کی خرابی ہے

میتاق تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد وہ عہد وقرار ہے جو جناب امیر المومنین کے بارے میں لیا گیا تھا

اول تو عالم زرمیں لیا گیا تھا اور پھر جناب رسول خدا نے غدیر خم میں لیا تھا

سورة الرعد - (۲۷)

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل ذکر خدا سے مطمئن ہیں یاد رکھو ذکر خدا سے دل مطمئن ہو جایا کرتے ہیں

تفسیر کافی اور تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا کے ذریعے سے دل مطمئن ہو جایا کرتے ہیں اور یہی ذکر اللہ ہے اور یہی حجاب اللہ ہے تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت میں الذی امنو تو شیعہ حیدر کرار ہیں اور ذکر اللہ امیر المومنین علیہ السلام اور آئمہ علیہ السلام ہیں

سورة الرعد۔ (۳۸)

يَمُحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُنْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ

ترجمہ: اللہ جسے چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے قائم فرما دیتا ہے اور اصلی کتاب اس کے پاس ہے

تفسیر کافی اور تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ محو تو وہی چیز ہو گی جو پہلے سے قائم ہو اور اثبات اس چیز کا کیا جائیگا جو پہلے سے نہ ہو آپ نے فرمایا جب شب قدر ہوتی ہے تو فرشتے اور روح اور کاتبین اسمان اول تک آتے ہیں اور جو کچھ اس سال میں قضاء و قدر خدا سے ہوتا ہے لکھتے ہیں پھر جس چیز کو خدا وند تعالیٰ کا مقدم یا موخر کم یا زیادہ کرنے کا ارادہ ہوتا ہے لکھنے والے فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی مرضی کو محو یا اثبات کر دے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ایک شخص صلہ رحمی کرتا ہے یعنی اپنے عزیزوں کے ساتھ اور مومنین کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے اور اسکی عمر کے تین سال ہی باقی ہوتے ہیں تو خداوند تعالیٰ انکو بڑھا کر ۳۳ سال کر دیتا ہے اور ایک شخص قطع رحمی کرتا ہے اور اسکی عمر کے ۳۳ سال باقی ہوتے ہیں تو خدا وند تعالیٰ اسے کم کر کے تین سال یا اس سے بھی کم کر دیتا ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام جب یہ ذکر فرماتے تو یہ آیت بھی تلاوت فرماتے تھے

سورة الرعد۔ (۴۲)

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ

ترجمہ: تم یہ کہو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی دینے کو ایک اللہ کافی ہے اور دوسرا وہ جس کے پاس اس کتاب کا پورا علم ہے۔

کافی۔ الخرائج اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس آیت میں خدا وند تعالیٰ نے صرف ہم کو مراد لیا ہے اور علی ہم میں سے اول ہم میں سے افضل اور بعد رسول خدا سب سے بہتر ہیں

۱۔ احتجاج طبری میں ہے کہ کسی شخص نے جناب امیر المومنین سے دریافت کیا کہ آپ کی سب سے بڑھی ہوئی تعریف کیا ہے آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کی مراد من عندہ علم الکتاب سے ہم ہی ہیں

المجالس میں ہے کہ جناب رسول خدا سے اس آیت کے معنی دریافت کئے گئے تو فرمایا کہ یہ میرا بھائی علی ابن ابی طالب ہے

سورة ابراهيم (۱۳)

وَلَنُسْكِتَنَّهُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ

ترجمہ: اور ان کے بعد زمین میں ضرور آباد کرئیں گے۔۔

تفسیر قمی میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو اس خواہش سے ایذا دے کر اسکا مکان لے لے تو اللہ اسکا مکان اسی پڑوسی کو دلوادیکھا

سورة ابراهيم (۱۴)

وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ

التو حید میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ ہر وہ شخص جو لالہ الا اللہ کہنے سے انکار کرے وہی جبار و عنید ہے تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ عنید کے معنی ہیں حق سے روگردان ہو جائے والا

من ماہ صدید۔ اور پیپ کا پانی پلایا جائے گا

تفسیر مجمع البیان میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبار و عنید کو آتش جہنم میں زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے جو خون اور پیپ بہ رہا ہو گا وہ پلایا جائے گا اور جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جب وہ اس کے قریب لائے جائیں گا تو وہ اس کو ناپسند کریں گے اور پھر اور قریب لائے جائے گا تو چہرہ جھلس جائے اور سر کی کھال گر جائے گی اور پانی مانگے گا تو ایسا دیا جائے گا جیسا پگھلا ہوا تانبہ اور سیسہ کہ چہروں کو جھلس دے گا اور پھر وہ جس وقت اس پانی کو پئے گا تو اسکی انٹڑیاں کٹ کر مبرز سے نکل جائیں گی

اعمالہم۔ جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا انکی حالت یہ ہے کہ ان کے اعمال اس راکھ کی مانند ہیں جسکو اندھی کے دن تیز ہوا اڑاے جائے جو کچھ انہوں نے کیا ہو گا اس کے کسی جزو پر اختیار نہ رکھیں گے انتہا درجے کی ناکامی ہی تو مطلب ہے کہ کفار کے جتنے کام ہیں صدقہ دینا خیرات کرنا صلہ رحمی کرنا غلام آزاد کرنا قرض اتارنا قرض معاف کر دینا مظلوم کی فریاد رسی کرنا اس کی تکلیف کم کر دینا اسکی تکلیف کو بالکل رفع کر دینا یہ سب بیکار ہو نگے اس سبب سے کہ بنیاد انکی معرفت خدا پر نہ ہو گئی۔

سورة ابراهيم (۲۰)

وَاسْتَكْبَرُوا

مصباح المتجدد میں امیر المومنین علیہ السلام کا خطبہ غدیر منقول ہے جس میں اس آیت کو تلاوت فرمانے کے بعد حضرت نے حاضرین سے سوال کیا کیا تم جانتے ہو استکبار کے کیا معنی ہیں پھر اسکی معنی یہ ارشاد فرمائے کہ جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اسکی اطاعت نہ کرنا اور جسکی پیروی کی تاکید کی گئی ہے اور اس سے اعلیٰ اور بالذین بیٹھنا۔

سورۃ ابراہیم - (۲۱)

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعَدَ الْحَقُّ

ترجمہ - اور شیطان تو کہہ دے گا کہ اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا پس میں نے تم سے اس کے خلاف کیا اور میرا تو تم پر کوئی قابو تھا ہی نہیں سوائے اس کے کہ میں تم کو بلا یا اور تم نے مان لیا تھا پس تم مجھے ملامت نہ کرو اپنے آپ ہی کو ملامت کرو اب نہ میں تمہارا فریاد درس ہو سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد میں ہو سکتے ہو جسکا تم نے مجھے شریک بنایا تھا میں تو اسکا پہلے ہی منکر ہو چکا تھا یقیناً جو نا فر مان ہے انہی کے لئے درد ناک عذاب ہے -

وقال الشیطان تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں وقال الشیطان آیا ہے وہیں (ثانی) عمر ابن خطاب مراد ہے

سورۃ ابراہیم (۲۳. ۲۴. ۲۵)

أَلَمْ تَرَى كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (۲۴) تُؤْتِي أُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (۲۵) وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ

ترجمہ: کیا تم نے خیال نہیں کیا کہ خداوند تعالیٰ نے پاک کلمہ کی مثال کیسے بیان کی ہے کہ وہ ایک عمدہ درخت کی مانند ہے اسکی جڑ قائم ہے اور اسکی شاخ آسمان پر پہنچی ہوئی ہے ہر زمانے میں خدا کے حکم سے اپنا پھل دیتا رہتا ہے اور یہ مثالیں خداوند تعالیٰ آدمیوں کے لئے اس غرض سے بیان کرتا ہے کہ یاد رکھیں اور ناپاک کلمہ کی مثال بد حیثیت درخت کی سی ہے کہ زمین کے اوپر ہی اوپر سے نوچ لیا جائے اور اسی کا قیام کچھ بھی نہ ہو -

شجرة طيبة كافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت میں شجرہ کا مطلب دریافت کیا گیا فرمایا یہاں وہ درخت مراد ہے جسکی جڑ جناب رسول خدا اور تنہا امیر المومنین اور ائمہ جو ان دونوں کے بزرگوں کی اولاد ہیں وہ اس کی شاخیں ہیں اور ائمہ کا علم اس درخت کا پھل ہے اور ان حضرت کے شیعہ یعنی مومنین اس درخت کے پتے ہیں پھر فرمایا کہ اللہ جو نہی کوئی مومن پیدا ہوتا ہے تو ایک پتہ اس میں لگ جاتا ہے اور جب کوئی مومن مر جاتا ہے تو ایک پتہ گر جاتا ہے -

شجرة خبيثة اس سے مراد بنی امیہ ہیں تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس آیت میں خداوند تعالیٰ نے اپنے بنی کے اہل بیت کی اور ان کے دشمنوں کی مثالیں بیان فرمادی

سورۃ ابراہیم - (۲۷)

أَلَمْ تَرَى إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ ---

ترجمہ: کیا تم نے ان کے بارے میں غور نہیں کیا جنہوں نے خدا کی نعمت کو ناشکری

کفر قومہم ذار لبور جہنم لعلو نہا ولئبس القرار

ترجمہ: سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر یعنی جہنم میں جا اتا را وہ سب اس میں جائیں گے اور وہ سب اس میں جائیں گے اور بہت ہی برا ٹھکانہ ہے -

بدلو نعمت اللہ کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا کہ لوگ اس بارے میں کیا کہتے ہیں عرض کیا گیا کہ یہ کہتے ہیں کہ قریش کے دو بدکار قبیلوں کے بارے میں ہے یعنی بنو مخیرہ اور بنو امیہ فرمایا واللہ کل نافرمان قریش کے بارے میں ہے خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو خطاب کر کے یہ فرمایا تھا کہ میں نے قریش کو تمام عرب پر فضیلت دی اور اپنی نعمت ان پر پوری کی اور اپنا رسول انکی طرف بھیجا پس انہوں نے میری نعمت کو کفر میں بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اتارا -

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے اس سے مراد وہ پورے کل قریش ہیں جنہوں نے جناب رسول خدا سے عداوت کی اور آنحضرت سے لڑے اور ان کے وصی کا انکار کیا خداوند تعالیٰ نے ولایت و خلافت علی علیہ السلام کو اپنی نعمت فرمایا اور اس آیت میں یہ فرمایا کہ کفار قریش نے خدا کی نعمت کو کفر میں بدل دیا تو ظاہر ہے کہ خلافت علی علیہ السلام تو نعمت خدا تھی اب جس سے بدل گئی وہ کفر ہوا یا کچھ اور تفسیر قمی میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہوگئی جنہوں نے سنت جناب رسول خدا کو بدل دیا اور آنحضرت کے وصی سے انحراف کیا اور اس بات سے نہ ڈرے کہ ان پر عذاب نازل کیا جائے گا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ کی وہ نعمت جس کے ذریعہ سے اس نے اپنے بندوں پر انعام فرمایا ہم ہیں اور قیامت کے دن جو شخص کامیاب ہوگا وہ ہمارے ذریعہ ہی سے کامیاب ہوگا -

سورة ابراہیم - (۳۵)

فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي

ترجمہ: جو میرا اتباع کریگا وہ میرا ہے اور جو میری فنک غفور رحیم نافرمانی کریگا تو اس میں شک ہی نہیں کہ تو بڑا بخشنے والا اور رحیم اور رحم کرنے والا ہے

تفسیر عیاشی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہم سے محبت رکھے گا . وہ ہم اہل بیت میں سے شمار کیا جائیگا اس پر عرض کیا گیا کہ آپ کے اہل بیت میں سے فرمایا ہاں ہم میں سے ہے کیا تو ابراہیم علیہ السلام کا قول میں یہ قول نہیں سنا من تبعنی فانہ منی

سورة ابراہیم - (۳۶)

فَأَجْعَلُ أَفئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ

ترجمہ پس آدمیوں میں سے بعض کے دل ان کی طرف مائل و گرویدہ کر دیجیو -

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خداوند تعالیٰ نے یہاں کل آدمی نہیں لئے ہیں بلکہ اے محبان اہل بیت خدا کی مراد تم ہو اور جو تم جیسے ہوں وہ اس لئے کہ تم لوگوں مثال

عام لوگوں میں ایسی مثال ہے جیسے کالے بیل کی جلد پر کچھ سفید بال ہوں لوگوں پر لازم ہے کعبۃ اللہ کا حج بجا لائیں اور بوجہ اس کے کہ خدا نے اسکو عظمت دی ہے اسکی عظمت کریں اور بعد حج بیت اللہ ہم اہل بیت سے جہاں کہیں کہ ہم ہوں ملاقات کریں کہ اللہ تک پہنچانے والے ہم ہیں ۔

سورة الحجر (۲)

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

ترجمہ جو لوگ کافر ہو گئے ہیں بہت دفعہ دو خواہش کریں گے کہ کاش وہ مسلم ہوتے

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اور قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول کہ قیامت کے دن ایک منادی پروردگار عالم کی طرف سے ندا کرے گا کہ جنت میں سوائے بندہ مسلم کے اور کوئی نہ داخل ہوگا۔ اس وقت کافر یہ خواہش کرے گا کہ کاش ہم مسلم ہوتے ۔

ویلہم الامل اور امید انکو یہود ولہب میں ڈالے کافی میں جناب امیرالمومنین سے منقول ہے کہ مجھے تمہارے متعلق دو باتوں کا اندیشہ ہے خواہش نفس کی پیروی اور جھوٹی امیدیں باندھ لینا خواہش نفس کی پیروی تو حق سے باز رکھتی ہے اور جھوٹی امیدوں کا تانا باندھنا آخرت کو بھلا دیتا ہے انہی حضرت سے یہ بھی منقول ہے

جتنا کوئی بندہ اپنی امید بڑھا لیتا ہے اتنا ہی بد عملی کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر بندہ اپنی اجل کو دیکھتا ہوا اور اس بات کو معلوم کر لیتا کہ وہ کس تیزی سے اسکی طرف آرہی ہے تو طلب دینا کے متعلق کسی کام کے کرنے کا پسند نہ کرتا ۔

سورة الحجر۔ (۴۰)

...قال هذا صراط على مستقيم ...

ترجمہ فرمایا یہ علی علیہ السلام کا سیدھا راستہ ہے

کمیل ابن زیا د سے روایت ہے کہ میں نے اپنے مولا جناب امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کی کہ یا مولا یہ میرا نفس کیا چیز ہے اسے تو پہنچوادیں ۔

فرمایا اے کمیل کون سے نفس کو پہنچوادوں میں نے عرض کیا یا مولا کیا نفس ایک سے زیادہ ہیں فرمایا کہ ہاں کمیل نفس چار ہیں

نا میہ بناتیہ حسیہ صیوانیہ ناطفہ قدسیہ کلیہ الہیہ اور ان میں سے ہر ایک کی پانچ قوتیں ہیں اور دودو خاصیتیں پس نامیہ بنا شیبہ کی پانچ قوتیں ہیں ۔

مالکہ ۲ جاذبہ ۳ با ضمہ ۴ دافعہ ۵ مر بیہ اور اسکی دو خاصیتیں ہیں . . .

زیارت اور نقصان یعنی جسم کا بڑھانا اور گھٹانا) اور امراض نفس کے پیدا ہو نیکی جگہ جگر ہے

حسیہ صوائیہ اسکی پانچ قوتیں ہیں

استنا ۲ دیکھنا ۳ سونگھنا ۴ چھنیکنا ۵ اور چھونا اور اسکی دو خاصیتیں ہیں رضا و غصب (یعنی راضی ہونا اور ناراض ہونا .)

اور اس نفس کے پیدا ہونے کی جگہ دل ہے تیسرا نفس ناطقہ قوصیہ اسکی پانچ قوتیں ہیں

۱ فکر ۲ ذکر ۳ علم ۴ حلم ۵ نیتیات اور اسکی دو خاصیتیں ہیں نزاہت اور حکمت (یعنی تمام بری چیزوں نے علیحدہ رہنا دانائی اور اس نفس کے پیدا ہونے کی کوئی جگہ نہیں ہے بلکہ یہ فرشتوں کے نفس سے زیادہ متشابہ ہے اور چوتھا نفس کلیہ الہیہ اور اس کی پانچ خاصیتیں یہ ہیں ۱ فنا کی حالت میں باقی رہنا ۲ کچھ نہ ملنے کو نعمت سمجھنا ۳ حالت ذلت کو عزت سمجھنا ۴ باوجود غنی ہونے کے فقیر رہنا ۵ ہر بلا میں صبر کرنا اسکی دو خاصیتیں ہیں رضا و تسلیم یہی وہ ہے جسکا عبادت خدا ہی کی طرف ہوگا۔ اور اسکا نمود بھی خدا ہی کی طرف ہوگا اور الہی کی نسبت خدا نے فرمایا ولفخت فیہ من روحی اور اس سے خطاب ہوگا یا ایہا النفس النفس المطمئنة راجعی الی راضیة فی ضیة

اے خدا اطمینان والے یعنی نفس اپنے پروردگار کی صرف اس حالت میں لوٹ کر آو کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے۔

سورة الحجر ۴۶

ونزعا ما فے صدور من علی اخوانا علی سسر وبقلین

ترجمہ: اور ان کے دلوں میں جو کچھ کینہ ہو گا ہم اسے کو نکال دینگے اور تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل بھائی بھائی کی حیثیت سے بیٹھے ہو نگے۔

کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہمارے شیعوں والہ تم ہو جن کے بارے میں خداوند تعالیٰ نے فرمایا ونزعا ما فے صدور ہم اور ایک روایت میں ہے کہ واللہ خداوند تعالیٰ نے اس آیت میں سوائے شیعوں کے کسی کو مراد نہیں لیا۔

سورة الحجر۔ (۸۶)

ولقد اتینک سبحانم لمشانی والقرآن العظیم

اور بے شک ہم نے آپکو بار بار دہرانے کی سات آیتیں (سورة فاتحہ) اور عظمت والا قرآن عطا کیا

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا یہ سورہ حمد ہے جس کی سات آیتیں ہیں الجملہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اجر مثنائی کا نام اس لیے رکھ گیا کہ یہ دونوں رکعتوں میں پڑھی جاتی ہے

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ مشانی جو خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو عطا فرمائی وہ ہم ہیں چہادہ معصومین کے اسماء مبارک سات ہیں محمد - علی - فاطمہ - حسن - حسین - جعفر - موسیٰ - سبگا من مثالی یعنی سات دو چند (چہادہ معصومین)

سورة الحجر- (۸۷)

لَا تَمُنُّنَّ عَيْنَيْكَ

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی جناب رسول خدا نے ارشاد فرمایا جو شخص مصیبتوں پر صبر نہ کریگا وہ دینا سے بڑی حسرت کے ساتھ جائیگا اور جو دوسروں کے مال پر نظر کریگا اسکا رنج بڑے گا اور غصہ کم نہ ہو گا اور جو شخص کھانے اور کپڑے کے سوا خدا کی اور نعمتوں کو نعمت نہ سمجھے گا اسکے اعمال خیر کم ہو جائیں گے اور عذاب قریب آئیگا اور جو دنیا کیلئے رنجیدہ ہو گا خدا اس سے ناراض ضرور ہوگا اور جو شخص ایسی مصیبت کی شکایت کرے گا جو اس پر پڑی تو گویا خدا کا شاکہ ہوگا۔

اور جو شخص اس وقت کے قرآن پڑھنے والوں میں سے جہنم میں جائیگا پس وہ ان میں سے سمجھا جائیگا جنہوں نے خدا کی آیتوں کی ہنسی اڑائی اور جو شخص کسی دولت مند کے پاس آکر مال کی خواہش سے اظہار خشوع اور خضوع کرتا ہے اسکا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے۔

سورة الحجر- (۹۷)

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ

ترجمہ: پس تم اپنے رب کی تسبیح پڑھو اور سجدہ کرو مطلب یہ کہ جب مناقبین اور کفار تمہیں ستائیں تم خداوند تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور نماز میں مشغول ہو جایا کرو کہ تمہارا ہم غم دفع ہو جایا کرے۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم کو مبعوث فرمایا اپنے کل معاملات میں صبر لازم ہے اللہ تعالیٰ نے جناب رسول خدا کو مبعوث فرمایا تو انکو صبر و ملائمت کا حکم دیا آنحضرت نے صبر فرمایا یہاں تک کہ لوگوں نے دفعیہ جنون کے منتر پڑھنے شروع کئے اور بعضوں نے جادو کرنا چاہا تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جناب رسول خدا کو جب کوئی رنج دینے والا امر پیش آتا تو آنحضرت نماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے

سورة آل عمران- (۲۰)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۲۱) أُولَئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ

ترجمہ بہ تحقیق جو لوگ خدا کی نشانیوں کے منکر ہیں اور ناحق انبیاء کو قتل کرتے ہیں۔ جو آدمیوں سے عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں پس انکو درد ناک عذاب کی بشارت دو وہی جن کے اعمال دنیا و آخرت کے اعمال اکارت ہو جائیں گے۔

اور ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہو گا۔

تفسیر مجمع البیان میں رسالت مآب محمد رسول اللہ سے منقول ہے کہ آنحضرت سے دریافت کیا گیا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب کس شخص کا دیا جائیگا۔

فرمایا اس شخص کو جن نے کسی نبی کو قتل کیا ہو گا یا کسی ایسے شخص کو قتل کیا ہوگا جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بجا لاتا ہو اور آنحضرت کے زمانے کے لوگ جنہوں نے جناب رسول اللہ اور مومنین کے قتل کا ارادہ کیا تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے انکو محفوظ رکھا ان سب کے حق میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے سخت عذاب کی بشارت دو اور ان کے دنیا و آخرت کے اعمال سے حبط ہو جائیں گے۔

اہل سنت کی کتاب احادیث میں لکھا ہے کہ رسول خدا نے عمار یاسر سے فرمایا کہ تجھ کو گروہ باغی قتل کریں گے اور تو ان کو بہشت کی طرف بلاتا ہوگا اور وہ تجھ کو دوزخ کی طرف بلاتے ہوں گے یعنی تو ان کو نیکی کا حکم کرتا ہوگا عمار یاسر حضرت علی علیہ السلام ہمارہوں کی طرف سے ہو کر کر معاویہ اور اس کے جو جناب امیر المومنین علیہ السلام کے لشکر لڑے ان باغیوں کے ہاتھوں قتل ہوئے پس معلوم ہوا کہ معاویہ اور اس کے ہمارہوں جو نیکی کا حکم کرنیوالے ہیں قتل کرتے تھے وہ سب ہمیشہ دوزخ میں جائیں گے اور انکو اور ان کے عذاب سے کوئی رہائی نہیں دیواسکے گا۔

سورة آل عمران۔ (۵۹)

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْمُمْتَرِينَ

ترجمہ: حق ہمارے رب کی طرف سے ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا جناب رسول خدا سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس میں تین خصلتیں ہیں وہ منافق ہے ہر چند روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

(۱) جس وقت کچھ بات کہے تو جھوٹ بولے (۲) اور اگر وعدہ کرے تو اسے کے خلاف کرے (۳) اور اس کے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے جناب رسول خدا نے فرمایا کہ دور کعت نماز آخر شب بہتر ہے تمام دنیا سے اور اس چیز سے کہ اس میں ہے اور اگر نماز شب میری امت پر شاک نہ ہوتی تو میں امت پر واجب کرتا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جن گھروں میں لوگ نماز شب پڑھتے ہیں اور تلاوت بھی کرتے ہیں وہ گھر روشن ہوتے ہیں آسمان کے لوگوں کے واسطے جیسے ستارے زمین کے لوگوں کے واسطے ہوتے ہیں اور بعد اس کے فرمایا کہ نماز شب پڑھتے رہو کہ وہ سنت ہے ہمارے پیغمبر کی اور طریقہ صالحین کا ہے اور دور کرنے والا دردوں کا بدن ہے حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے امیر المومنین علیہ السلام سے خطاب کر کے فرمایا اے علی نماز شب کو ہمیشہ قائم رکھو تو اور یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی بہت پڑھے نماز شب کو تو منہ اسکا خوبی کے ساتھ ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ تعجب رکھتا ہوں اس آدمی سے کہ چار چیزوں سے خوف کرے اس واسطے سے چار چیزوں کی طرف پناہ نہیں لیتا (۱) جس وقت دشمن سے ڈرے تو کیوں نہیں کہتا حسبنوا اللہ ونعم الوکیل۔

(۲) جس وقت دشمن کے مکر سے ڈرتے تو کسی واسطے پناہ نہیں لے جاتا کلمہ افوص امر اللہ (۳) جس وقت غم پہنچے تو کس واسطے نہیں کہتا لالہ الا ان سبحناک انی کنت من الضامین جس وقت زیادتی مال کی طلب کرتے تو کس واسطے نہیں کہتا ماشاء اللہ لاقوة الا باللہ

سورة نساء۔ (۴۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا
وَإِنْ كُنْتُمْ

ترجمہ: اے ایمان لانے والوں جب تم غفلت کی حالت (نیند) میں مسجد یا نماز کے پاس نہ جانا اور جب تک کہ تم جو کچھ کہتے ہو اسے سمجھنے نہ لگو اور نہ حالت جنابت میں جانا سوائے اس کے کہ راستے سے گزر جاؤ جب تک کہ غسل نہ کر لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلا سے فارغ ہو کر آئے یا تم نے عورتوں سے جماع کیا ہو یا تم کو پانی نہ ملا ہو تو پاک مٹی سے تیمم کر لینا پھر اپنے چہروں کے بعض حصوں کا اور ہاتھوں کے بعض حصوں کا مسح کرنا بیشک اللہ بڑا درگزر کرنے والا ہے اور بڑا بخشنے والا ہے۔

سکا ری تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت کے معنی پوچھے گئے تو حضرت نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے نیند کی غفلت اور مطلب یہ ہے کہ جب تم پر ایسی نیند غالب ہو کہ تم رکوع وسجود اور تکبیر میں جو کچھ کہو اسکا مطلب نہ سمجھو تو اس وقت نماز نہ پڑھو اور جیسا کہ عوام الناس کا گمان ہے کہ اس سے مراد شراب کا نقشہ ہے یہ غلط ہے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے قول سے ثابت ہے کہ شراب حرام ہونے سے پہلے اس سے شراب کا نشہ بھی مراد تھا

سورة النساء۔ (۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸)

وَمِن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا (۶۷) وَلِيَهْدِيَنَّاكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا (۶۸) وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا

ترجمہ: اور اگر وہ اس کے موافق کرتے ہیں جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی (یعنی علی مرتضیٰ کے بارے میں) تو یہ بات انکے لئے بہت ہی اچھی تھی اور انکے ایمان کی زیادہ مضبوطی کا باعث ہوتا اور اس وقت ہم بھی انکو بڑا اجر دیتے اور صراط مستقیم تک پہنچاتے اور جو اللہ اور رسول خدا کی اطاعت کریں گے وہی تو ان لوگوں کے ساتھ ہو گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے کہ بعض پیغمبروں میں سے اور بعض صدیقین میں سے اور بعض شہیدوں میں سے اور بعض صالحین سے بھی اور وہی لوگ رفاقت کے لئے سب سے اچھے ہیں

کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ پر بیز گاری سے ہماری اعانت کرو کیونکہ تم میں سے خدا کے حضور جو شخص پر بیز گاری کے ساتھ جائے گا تو خدا کی طرف سے بڑی کشائش ملے گی جیسا کہ خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی پھر فرمایا کہ نبی بھی ہم میں سے ہیں اور شہد اور اور صالحین بھی ہم میں سے ہیں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہیں کہ مومن دو قسم کے ہیں ایک تو اللہ پر وہ ایمان لائے والے جس نے کل شرطیں پوری کی ہوں جو مومن کے لئے اللہ نے مقرر کی ہیں پس وہ تو انبیا و شہدا و صالحین کے ساتھ ہو نگے اور اس سے بہتر رفاقت کو نسی ہو سکتی ہے اور یہی وہ مومن ہیں جن کو منزل شفاعت حاصل ہوگی

اور کسی کو انکی شفاعت نہ کرنے پڑیگی اور یہی وہ مومن ہیں جسکو دنیا و آخرت کے خوف پیش نہ آئیں گے اور ایک وہ مومن ہے جس کے قدم پھیل جائیں گے

اس کی حالت زراعت کے ڈننہل کی سی ہو گئی کہ جدھر ہوا نے جھکا یا جھک گیا یہ وہ ہیں جسکو دنیا میں بھی خوف پیش آئیں گے اور آخرت میں بھی اسکی شفاعت کی جائے گئی اور انجام بخیر ہو گا۔

تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ تمہارا ذکر خدا کے ذکر خدا نے کتاب میں فرمایا چنانچہ یہ پوری آیت پڑھی اولئک مع الذین انعم اللہ پھر فرمایا اس آیت میں مبین سے مراد جناب رسول خدا اور صدیقین اور شہدا سے مراد ہم ہیں اور صالحین سے مراد تم ہو پس تم کو صلاح و تقویٰ اختیار کرنا چاہیے جیسا کہ اللہ نے تمہارا نام رکھا ہے

تفسیر عیاشی میں جناب امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ پر یہ حق ہے کہ ہمارے دوست کو یہیں اور صادقین اور شہدا اور صالحین کا رفیق قرار دے اور یہ کیسے اچھے رفیق ہیں عیوان الاخبار الرضا میں جناب رسول خدا ﷺ سے منقول ہے کہ ہر امت میں ایک صدیق اور فاروق ہوتا ہے اس امت کے صدیق اور فاروق علی بن ابن طالب ہیں

سورة النساء۔ (۷۹)

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنَ نَفْسِكَ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا

ترجمہ: اے بندے جو بھلائی تجھے پہنچتی ہے یہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھ کو پہنچتی ہے

یہ تیری ذات کی طرف سے ہے اے رسول ہم نے تم کو کل آدمیوں کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور اللہ شہادت کے لئے کافی ہے حسنہ جو خدا کی طرف سے ہے وہ احسان و امتحان ہے اور سیہ (برائیاں) مجازات اور انتقام جو مصیبت تم پر پہنچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کی کرتوت کے باعث حالانکہ خدا بہت کچھ معاف کر دیتا ہے تفسیر قمی میں معصومین کی روایت ہے کہ حسنات کتاب خدا میں دو طرح کے ہیں -

(۱) ایک تو صحت و سلامتی و وسعت رزق وغیرہ

(۲) اور دوسرے افعال کی نیکی جیسا کہ خدا فرمایا ہے

سورہ انعام۔ (۱۶۰)

من جا ما لحسنۃ ملہ عشر امثالها۔

جو ایک نیکی کر یگا اسکو کم از کم دس گنا ثواب ملے گا) اور اسی طرح سیات برائیاں بھی دو طرح کے ہیں جناب رسول خدا نے فرمایا کہ کوئی پوست بدن کا لکڑی سے نہیں چھلتا ہے اور پاؤں کسی مومن کا نہیں پھسلتا مگر سبب گناہ کے کافی ہیں جناب امام رضا علی السلام سے حدیث قدسی ہے کہ خدا وند تعالیٰ نے فرمایا اے نبی آدم تیرا وجود میری مشیت سے ہے گو تو اپنے نفس کے لئے جو بھی چاہے کرے تو نے میرے فرائض کو میری عطا کی ہوئی قوت سے ادا کیا ہے

اور میری مصیبت کئے میں نے تجھ کو سمیع و بصیر و قوی بنادیا ہے پس جو نفع تجھ کو پہنچا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہیں اور جو نقصان تجھ کو پہنچا وہ تیری ذات کے سبب ہے پس تیری خوبیاں میری طرف منسوب ہونی چاہیں نہ کے تیری طرف اور نہ کہ میری طرف مجھ سے تیرے کس فعل کی بابت سوال نہیں کیا جاسکتا۔

سورة النساء۔ (۷۹-۸۰)

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (۸۰) وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبِئُونَ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا

ترجمہ: جو رسول خدا کی اطاعت کر یگا اس نے یقیناً خدا کی اطاعت کی اور جو پھر جائیگا

تو ہم نے تم کو انکا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا اور انکی حالت یہ ہے

کہ منہ سے تو اطاعت کا قرار کرتے ہیں اور جب تمہارے پاس سے باہر چلے جاتے ہیں تو جو کچھ تم کہہ دیتے ہو اسکے بر خلاف انہیں میں سے ایک گروہ راتوں کو مشورہ کرتے ہے اس کو اللہ لکھتا جاتا ہے اور اب تم ان سے روگردانی کرو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور کارساز ہونے کے لئے اللہ کافی ہے۔

جناب رسول خدانے فرمایا جس نے مجھ سے محبت کی اس نے حقیقت میں خدا سے محبت کی اور جس میری اطاعت کی نے فی الواقع خدا کی اطاعت کی اس پر منافقوں نے کہا کہ ہم کو تو شرک سے منع کرتے ہیں اور خود شرک کی باتیں کرتے ہیں انکا مطلب سوائے اس کے کچھ اور نہیں معلوم ہوتا کہ جس طرح نصاری عیسیٰ کو خدا سمجھتے ہیں اس طرح ہم انکو پروردگار سمجھ لیں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

کافی میں اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ چوٹی کی بات اور معاملات کی کنجی اور تمام اشیاء کا دروازہ اور خدا کی رضا مندی یہ ہے کہ امام کو پہچان کر اس کی اطاعت کی جائے اس لئے کہ خدا فرماتا ہے

من يطع الرسول فقد اطاع الله اور سبب یہ کہ رسول جن چیز کا پہچاننے والا ہے امام اسکی اشاعت کرنے والا ہے

سورة النساء۔ (۶۴)

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ: ایسے نہیں ہے تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ کبھی مومن نہ ہونگے جب تک ان جھگڑوں میں سے جوان کے مابین بڑے ہیں تم کو حاکم نہ بناہیں پھر جو کچھ تم فیصلہ کر دو اس سے ایسے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور اسکو اس طرح تسلیم کر لیں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی قوم ایسی ہو کہ خدا کی عبادت کریں اور نماز کو ہمیشہ قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور ماہ رمضان کے روزے رکھیں اور حج بیت اللہ کا بجا

لائیں اور بعد اسکے کہیں کہ فلانہ امر جو رسول خدا نے کہا ہے نہ کرنا اسکا بہتر تھا یا رسول خدا کے کئے ہوئے سے دل تنگی یا گرانی پائیں تو وہ لوگ مشترک ہیں اور بعد اس کے یہ آیت تلاوت فرمائی

سورة النسا۔ (۸۲)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا)

ترجمہ: اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی تو سوائے بہت ہی تھوڑے لوگوں کے سب شیطان کے پیروکار ہو گئے ہوتے۔

تفسیر عیاشی میں جناب محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ فضل اللہ سے مراد ہیں جناب رسول خدا اور رحمتہ سے مراد علی المرتضیٰ اور ائمہ مصومین ہیں۔

سورة النسا۔ (۸۴)

مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْبِتًا

اور جو شخص اچھی سفارش کرے گا اس میں سے اسکو بھی حصہ ملے گا اور جو شخص بری سفارش کرے گا اس میں اس کو حصہ ملے گا خدا ہر شے کا نگران ہے

الجوامع میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص غیب میں اپنے مسلمان بھائی کے لئے دعا کرے وہ دعا اسکی قبول ہو جاتی ہے اور فرشتہ اس سے یہ کہتا ہے کہ تجھے اس سے دو چند ملے گا نصیب یہی ہے۔

سورة النسا۔ (۱۰۷)

يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّنُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا

ترجمہ: لوگوں سے تو یہ چھپاتے ہیں اور وہ خدا سے نہیں چھپاتے حالانکہ جب راتوں کو ان باتوں کا مشورہ کرتے ہیں جو خدا کو ناپسند ہے تو خدا کا علم اسکو گھیرے ہوئے ہیں

کافی میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی تفسیر میں ورا د ہے کہ اس سے مراد اول و ثانی اور عبیدہ بن الجراح منقول ہے

احتماع طبرسی میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا و تعالیٰ نے دین میں تخیرات پیدا کرنے والوں کا قصہ اس آیت میں بیان فرمادیا ہے کہ وفات رسول کے بعد اس طرح باطل کو قائم کریں گے جیسا کہ یہودی و انصاری نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد وفات موسیٰ علیہ السلام و فقدان عیسیٰ توارت انجیل میں تخیرات کئے اور کلمات کو ان کے موقعوں سے بدل ڈالا۔

سورة النسا۔ (۱۱۴-۱۱۵)

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (۱۱۵) إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

ترجمہ: اور جو شخص بعد اس کے حق اس کے لئے کھل جائے رسول خدا کی مخالفت اختیار کرے گا اور وہ مومنوں کے راستوں کے سوا کوئی راہ اختیار کرے گا ہم بھی اسے اسی راہ پر چلائیں گے اور اس جہنم میں داخل کرینگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے بیشک خدا اسکو تو نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے گا اور اس سے کم گناہوں کو بخش دے گا جسے جسے چاہے

سورة النساء۔ (۱۶۶۔۱۶۷۔۱۶۸۔۱۶۹)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا

ترجمہ: بیشک جو لوگ کافر ہو گئے اور انہوں نے راہ خدا سے روکا وہ گمراہی میں بہت بڑھ گئے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنْ اللَّهُ لِيَغْفِرْ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا

ترجمہ: جن لوگوں نے یقیناً کفر کیا اور ظلم بھی کیا (آل محمد کے حق میں) اللہ کا یہ کام نہیں کہ انکو بخش دے یا انکو کوئی راستہ دکھائے

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا

ترجمہ: جہنم کے راستے بتلائے جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ کے لئے یہ بات آسان ہے

يَأْتِيهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمَنُوا خَيْرًا لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا)

ترجمہ: اے آدمیوں یقیناً رسول تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق لے کر آیا ہے (علی کی ولایت کے بارے میں) پس اسے مان تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر انکار کرو گے (علی کی ولایت کے بارے میں) تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے اور اللہ صاحب علم اور حکمت والا ہے۔

سورة النساء۔ (۱۷ تا۔ ۱۷۴)

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (۱۷۳) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ بَرِّهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا (۱۷۴) فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمًا

ترجمہ: پھر جو لوگ ایمان لائے اور نیکو کار ہے اور ان کے اجر پورے پورے دے گا اور اپنے فصل سے اور کچھ بڑھ دے گا اور جن لوگوں نے نافرمانی کی اور تکبر کیا پس ان کو درد ناک عذاب دے گا اور اللہ کے سوا وہ کسی کو اپنا یار و مددگار نہ پائیں گے اے آدمیوں بے شک تمہارے رب کی طرف تم پر یہ دلیل آچکی ہے اور اس نے تم پر دکھلا دینے والا نور نازل کیا ہے پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس

نور سے متمسک ہوئے انکو عنقریب اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرئے گا اور اپنی حضور ی کا سیدھا راستہ صراط مستقیم بنا دے گا۔

تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ برہان مراد (دلیل سے) جناب رسول خدا مراد ہیں اور نور سے مراد علی مرتضیٰ اور صراط مستقیم سے مراد مولائے کائنات علی ابن ابی طالب مراد ہیں۔

تفسیر قمی میں ہے کہ نور سے مراد امامت امیر المومنین اور اعتصام (رسی) سے مراد ان حضرات کی ولایت اور ان کے بعد ائمہ ان سے متمسک ہونا۔

سورة المائدہ۔ (۸،۹)

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (۹) وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

ترجمہ: اللہ نے ان سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں اور وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخش ہے اور بہت بڑا اجر ہے اور جو لوگ منکر (کافر) ہو گئے اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا جہنمی وہی ہیں۔

سورة المائدہ۔ (۶)

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

ترجمہ: اور اللہ کی نعمت کا جو تم پر ہوئی ذکر کرتے ہیں اور اس کے اس عہد کا جو اس نے تم سے پکا کر لیا ہے جس وقت تم نے کہا تھا ہم نے سنا اور تابعداری کی اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ دلوں کی باتوں سے واقف ہے۔

میثاق سے مراد مولائے کائنات علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ولایت کے فرائض ہونے کے بارے میں عہد ہے

سمعنا واطعنا۔ تفسیر قمی میں ہے کہ جس وقت خدا نے ولایت امیر المومنین وائمہ کے بارے میں عہد کیا تو جس نے کہا کہ سمعنا واطعنا بعد میں سب نے توڑ دیا۔

سورة المائدہ۔ (۳۴)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَابِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ترجمہ: اے ایمان لانے والو اللہ سے ڈرو اور اس کے حضور مقررہ وسیلہ بہم پہنچا لو اور اس کی راہ میں مجاہدہ کرو تاکہ تم فلاح پالو۔

الوسیلہ۔ تفسیر قمی میں منقول ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہے کہ خدا سے بدزیمہ امام (وسیلہ) تقرب حاصل کرو عیون اخبار رضا میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ ائمہ علیہ السلام اور اولاد امام حسین

علیہ السلام میں جس نے انکی اطاعت اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی وہ دین کی مضبوط رسی اور خداتک پہنچے کا یکتا وسیلہ ہیں

سورة الخل

يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ

ترجمہ: وہ اللہ کی نعمت کو پہنچانتے ہیں پھر بھی اسکا انکار کرتے ہیں حال یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کافر ہیں۔

امام جعفر صادق کی تفسیر میں منقول ہے کہ جب یہ آیت آئے انما ولیکم اللہ نازل ہوئی تو اصحاب رسول اللہ کا گروہ مسجد مدنیہ میں جمع ہوا ان میں سے بعض نے تو یہ کہا کہ اگر ہم اس آیت کے منکر ہو گئے تو گویا ہم سارے قرآن ہی کے منکر ہوئے اور اگر ہم ایمان لائے تو یہ آیت بتاتی ہے کہ علی ابن ابی طالب کو ہم پر مسلط کیا جائیگا وہ بولے کہ یہ تو خود اسی سے تو لارکھیں گے مگر اس حکم کو نہ مانیں گے علی کی اطاعت ہر گز قبول نہ ہو کریں گے

امام فرماتے ہیں کہ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی یغفرون نعمت اللہ یہاں اللہ سے مراد مولائے کائنات امیر المومنین علی مرتضیٰ کی ولایت ہے آخر میں یہ فرمایا کہ اکثر ہم الکافرون (اس میں کفران نعمت خدا یعنی انکار ولایت علی مرتضیٰ مراد ہے)

سورة المائدة

وَإِذَا جَاءتُكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكَفْرِ وَبِهِمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ (۶۱) وَتَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتِ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

ترجمہ: اور جس وقت وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر کے ساتھ ہیں اور کفر کے ساتھ ہی نکل جاتے ہیں اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اللہ اس سے خوب واقف ہے اور تم ان میں سے بہت سوں کو راس حال میں پاؤ گے کہ گناہ زیادتی اور حرام خوری پر دوڑ پڑے ہیں بیشک بہت برا ہے وہ کچھ کرتے ہیں

سورة المائدة۔ (۶۲)

لَوْلَايْنِهَابُهمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتِ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ

ترجمہ: کیوں نہیں منع کرتے اللہ والے لوگ اور علما انکو چھوٹی بات کہنے پر اور حرام خوری سے یقیناً بہت بدی ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

سورة المائدة۔ (۶۶)

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

ترجمہ: اے رسول جو کچھ تمہارے پاس رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو تم نے رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ آدمیوں کے شر سے تمہیں محفوظ رکھے گا بیشک اللہ منکر (کافروں) لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا۔

سورة المائدہ۔(۸۶)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

ترجمہ: اور جو لوگ کافر ہو گئے اور جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہی لوگ جہنمی ہیں

سورة انعام۔(۵۴)

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ترجمہ: واجب کی ہے پر وردگا ر تمہارے نے اوپر اپنی ذات کے رحمت یعنی بخشش واسطے گنہگاروں کے تحقیق جو شخص عمل کرے تم میں سے سبب نادانی کے پھر توبہ کرئے پچھلے اس سے اور دور بہت کرئے نفس اپنے کو کہ آئندہ پھر گناہ نہ کرئے تو تحقیق وہ خدا بخشے والا ہے توبہ کرنے والوں کو اور مہربان ہے اپنے بندوں پر

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے محمد بن مسلم جس وقت مومن اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو سب گناہ اس کے بخشے جاتے ہیں پس چاہئے کہ مومن ابتدا سے عمل کریں لیکن یہ نہیں کہ شرف مگر واسطے مومنین کے میں نے عرض کی کہ اے فرزند رسول خدا اگر وہ پھر گناہ کرئے اور پھر توبہ کرے فرمایا اے محمد بن مسلم تو نے دیکھا ہے کہ بندہ مومن نادم اور پشیمان ہو گناہ سے اور توبہ کرئے اور خدا وند تعالیٰ اسکی توبہ قبول نہ کرئے پھر فرمایا کہ پھر میں نے عرض کی کہ اگر وہ کئی مرتبہ گناہ کرئے اور پھر توبہ کرئے فرمایا کہ اگر بندہ مومن توبہ کرتا جائیگا تو خدا معاف کرتا جائے گا خدا وند تعالیٰ غفور الرحیم ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے تجھ کو نہیں چاہئے کہ بندگان خدا کو ناامید کرئے رحمت خدا سے

جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ فرماتے ہیں توبہ کرنے والا گناہوں سے ایسا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں اور جو شخص کہ گناہوں سے استغفار کرتا جاتا ہے اور گناہ بھی کرتا جاتا ہے تو ایسا ہے کہ جیسا کوئی کسی سے ہنسی کرتا ہے

اور ابو عبیدہ نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ خدا وند تعالیٰ بندہ کے توبہ کر لینے سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جسکا زادہ راہ اور سواری شب تاریک میں صحرا میں گم ہو کر پائی جائے یعنی وہ شخص اپنے ان گم ہوئی چیزوں کے پائے جانے سے بہت خوش ہوتا ہے اور خدا وند تعالیٰ بندہ کی توبہ کرنے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے

سورة انعام

وَدَرُّوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ

ترجمہ: گناہ کے ظاہر و باطن دونوں کو چھوڑ دو بیشک جو گناہ کئے چلے جاتے ہیں عنقریب وہ اپنے کیے کی سزائیں گے

تفسیر قمی میں ہے کہ ظاہر الاثم سے مراد میں عام گناہ اور نافر مانیاں اور باطنہ سے مراد بے شرک اور (اصول دین کے تعلق) دل کے شکوک

سورة انعام

ولا تنسر فواہہ یحب المشرقین

ترجمہ: اور فضول خرچی نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ فضول خرچ لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔

کافی میں امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ فضول خرچی سے بھی خدانے منع فرمایا ہے اور بخیلی سے بھی پس جو کچھ مراد ہے کہ یہ بین بین عمل کرو یہ نہیں کہ جو کچھ ہے وہ سب خرچ کر بیٹھو اور خدا سے دعا کرو کہ ہم کو اور دے کیونکہ اس دعا کو وہ قبول نہ کرے گا

سورة الاعراف-(۱۷۹)

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ

ترجمہ: اور ہم نے جنوں اور انسانوں میں سے کثیر (بہت سوں) کو جہنم کے لئے ہی بنایا ہے

سورة الاعراف-(۱۷۹)

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ

ترجمہ: اور کل اچھے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں پس تم اسکو انہی ناموں سے پکارو۔

کافی میں جناب امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تھا کہ اسم کیا چیز ہے فرمایا کہ موصوف کی صفت --

تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جب تم پر کوئی تکلیف و بلا نازل ہو تو ہمارا واسطہ دے کر خدا سے دعا مانگو کہ یہ خدا کے اس قول کے موافق ہے واللہ اسماء الحسنی

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ واللہ اسماء الحسنی ہم ہیں کہ ہماری معرفت کے بغیر کسی کا کوئی عمل قول ہی نہ کیا جائے گا۔

حدیث -- جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اکثر امت میری تقویٰ اور حسن خلق سے بہشت میں داخل ہوگئی اور فرمایا حضرت محمد نے کہ زیادہ متقی وہ ہے کہ حق کہے خواہ اس میں اپنی ذات کا فائدہ ہو خواہ ضرر ہو اور جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ متقیوں کے واسطے علامتیں ہیں جن سے متقی پہنچانے جاتے ہیں (۱) سچ بولنا (۲) امانت کا ادا کرنا (۳) عہد کا وفا کرنا (۴) ناز و تجمل کم کرنا (۵) اور رشتہ داروں سے ملاقات رکھنا (۶) ناتوان اور بیماروں پر رحم کرنا (۷) عورتوں کی مطابقت کم کرنا

(۸) اور خرچ کرنا نیکی کا (۹) اور حسن خلق اور بردباری فراہمی کے ساتھ (۱۰) اور پیروی کرنی علم کی اس امر میں کہ جو خدا کے نزدیک اس کو کرئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا میرے والد ماجد فرماتے تھے کہ تحقیق خدا نے حکم حتمی کیا ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنی نعمت عطا کی ہوئی ہے اپنے بندہ سے نہیں چھپاتا ہے یہاں تک کہ بندہ گناہ کرے اور اس کے سبب مستحق عذاب ہو

سورة توبہ - (۱۲)

وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أُمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَأَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ

ترجمہ - اور اگر وہ عہد کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین کے بارے میں طعن کریں تو تم بھی ان سرداران کفر کو یہاں تک مارو کہ وہ باز آجائیں بیشک وہ ایسے ہی ہیں جن کی قسم کی کوئی چیز نہیں -

تفسیر قمی میں منقول ہے کہ یہ آیت جنگ کے بارے میں نازل ہوئی اور جناب امیر المومنین نے ہر روز جنگ جمل یہ ارشاد فرمایا کہ میں نے اس عہد شکن گروہ سے خداوند تعالیٰ کی اس آیت کے بموجب لڑائی کی ہے -

مولا نے ارشاد فرمایا کہ اس بات اور آیت کے مو رد یہی لوگ ہیں اور جس دن سے یہ آیت نازل ہوئی اسکی تعمیل آج تک نہیں ہوئی تھی (آج ہوتی ہے) تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو تمہارے اس دین میں تم پر طعن کرئے وہ یقیناً کافر ہے کہ اس لئے خداوند تعالیٰ کی جانب سے طلحہ اور زبیر اور دیگر اصحاب جمل کفر آئمہ ہیں -

سورة التوبہ - (۳۴)

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَخْبَارِ وَالرُّبَائِنِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

ترجمہ: اے ایمان لانے والو بے شک ضرور بہت سے علماء اور درویش لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور ان کو راہ خدا سے روکتے ہیں

سورة التوبہ - (۴۰)

إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيًا إِذْ بُمِّ فِي الْعَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ترجمہ - اگر تم رسول خدا کی مدد نہ کرو گے تو کچھ پرواہ نہیں ہے تو اس کی مدد ایسے وقت میں کی تھی جب کہ لوگوں نے اسے ایسی حالت میں نکالا تھا کہ دو میں سے دوسرا تھا (اور وہ بھی شاطر نہ تھا بلکہ بار خاطر) جس وقت وہ دونوں غار میں تھے اس وقت ہمارا رسول اپنی ساتھی سے کہہ رہا تھا (کہ جو موقع تیرے ہاتھ سے نکل گیا اس پر) افسوس نہ کر بیشک اللہ ہم دونوں (یعنی میرے اور علی) کے ساتھ ہے پس اللہ نے اپنے رسول پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور ایسے لشکروں سے ان کو مدد

پہنچائی جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کی بات کو پست کر دیا اور اللہ ہی کابول بالا رہا اور اللہ زبر دست حکمت والا ہے

لا تخزان جو امر تیرے ہاتھ سے نکل گیا ہے اس پر افسوس نہ کر

لا تخفف ڈر نہیں خوف نہ کر

خوف اور حزن دو جداگانہ چیزیں ہیں خوف ہمیشہ آئندہ ہونے والے واقعات کے متعلق ہوا کرتا ہے اور حزن گزشتہ واقعات کے متعلق ہوا کرتا ہے

کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا غار میں جناب ابو بکر سے فرما رہے تھے کہ وہ چپ نہیں کرتے تھے تو جناب رسول خدا نے ان کی حالت دیکھی تو فرمایا کہ اے شخص تو چاہتا ہے کہ میں اپنے اصحاب کو تجھے دکھلا دوں جو اپنے مقامات پہ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں اور جعفر اور اسکے ساتھیوں کو دکھلا دوں جو اپنے مقامات جو سمندر میں اپنے اپنوں کے ساتھ جارہے ہیں

عرض کی جی ہاں تو آنحضرت نے اپنے دست مبارک اس کے منہ پر پھیر دیا تو انصار بھی اپنے جلسوں میں باتیں کرتے نظر آئے اور جعفر بھی سمندر وں میں جاتے دکھائی دے گئے شیخ جی کے دل میں اس وقت یہ بات گزری کہ معاذ اللہ یہ ساحر ہیں

سورة التوبہ۔ (۶۸)

وَعَذَابُ اللَّهِ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعْنَةُ اللَّهِ وَأَلِيمٌ مُّقِيمٌ

ترجمہ۔ اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کفاروں سے آتش جہنم کا وعدہ کر لیا ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی انکو کافی ہو گئی اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے پائیدار عذاب ہے۔

سورة التوبہ۔ (۷۲)

وَعَذَابُ اللَّهِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِينٌ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ بُرُوفُ الْعَظِيمِ

ترجمہ۔ اور اللہ نے مومن مرد اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جنکے نیچے ندیاں بہتی ہیں اور ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے اور دائم بہشتوں میں اچھے اچھے مکانوں کا وعدہ بھی کیا ہے اللہ کی خوشنودی سب سے بڑھ کر ہے یہی تو بڑی کامیابی ہے

سورة التوبہ۔ (۸۴)

وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا تَوْفِيقُ فَاسِقُونَ

ترجمہ - اور اے رسول جب ان میں سے کوئی مر جائے تو تم کبھی بھی اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک انہوں نے اللہ کے اور اسکے رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت میں مر گئے ۔

سورة التوبہ۔ (۱۰۴)

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ النَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَقُلْ اَعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ-----

ترجمہ کیا انہوں نے اس بات کو جانا کہ اللہ اپنے بندوں کی تو بہ قبول کرتا ہے اور ان کے صدقات اور یہ بیشک اللہ ہی ہے سب سے بڑا تو یہ قبول کرنے والا اور ان سے کہہ دو کہ تم عمل کئے جاو عنقریب اللہ اور اسکا رسول اور مومنین تمہارے اعمال کو دیکھ لیں گے

حدیث مسلم ترمذی اور لسنائی میں امیر المومنین سے روایت ہے کہ قسم خدا کی کہتا ہوں میں کہ عہد کیا ہے مجھ سے رسول خدا نے کہا اے علی علیہ السلام دوست نہیں رکھتا تجھ کو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھتا تجھ کو مگر منافق ۔

حدیث شان امیر المومنین ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

علی باب الہدی من تقعه کان کافر ومن تخلف عنه کان کافر ا

مولا کائنات علی ابن ابی طالب علیہ السلام باب ولایت ہیں جو اس دروازے سے آگے بڑھ جائے گا وہ کافر ہے اور جو اس دروازے سے رہے پیچھے وہ بھی کافر ہے

سورہ یونس۔ (۲۵)

وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

ترجمہ ۔ اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی توفیق سے راہ ہدایت تک پہنچادیتا ہے (گویا مولا کائنات علی ابن ابی طالب کا راستہ ہے)

سورة یونس۔ (۱۰۸)

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ ابْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ

ترجمہ: اے رسول تم کہدو کہ اے آدمیوں بیشک حق تمہارے رب کے پاس سے تمہارے پاس آیا اب جو شخص راہ راست اختیار کر یگا اپنی ذاتی (نفس) کے نفع کے لئے اختیار کر یگا اور جو گمراہی اختیار کرے سوائے اس کے نہیں ہے کہ اسکا وبال اس پر رہے گا اور میں کچھ تمہارا نگران نہیں ہوں

سورة ہود۔ (۱۷)

فَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ
مِنَ الْأَحْزَابِ فَأَلْهَبْنَا لَهُمُ الْوَعْدَ الَّذِي لَعَنَّا فِي مَرْيَمَ مِنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ

ترجمہ کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل پر ہو اور اسکے پیچھے ایک گواہ آتا ہو جو اس کا جزو ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب اس پر تو ایمان لائے تھے اور لوگوں میں سے جو بھی اسکا منکر ہو گا پس آگ اس کا ٹھکانہ ہے۔

لہذا تم اسی سے شک میں نہ رہنا بیشک وہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے لیکن بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے۔

تفسیر قمی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصل میں آیت یوں نازل ہوئی

(شاہد منہ اماما ورحمته)

تفسیر عیاشی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں وہ جناب رسول خدا اور جو ان کے بعد انہی سے ہے اور انکا شاہد ہے وہ اول امیرالمومنین ہیں اور یکے بعد دیگرے اور اوحیا اور امام ہیں خود امیر المومنین سے منقول ہے کہ قریش میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں خداوند تعالیٰ نے ایک یا دو آیتیں نازل نہ کی ہوں حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی یا امیر المومنین آپکے بارے میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے آنحضرت نے ارشاد فرمایا

تو سورہ ہود کی یہ آیت نہیں پڑھتا

افمن كان على بينة كه محمد مصطفى تو اپنے رب کی طرف سے دلیل پر تھے اور میں وہ شاہد ہوں جو ان کے پیچھے پیچھے چلاتا ہوں

دعا حشر الارض کے گزند سے بچنے کے لئے

سلام على نوح في العالمين اناكذالك تجز المحسنين انه من عبادنا المومنين

سورہ ہود (۱۳)

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذَبِّهْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ

اور صبح شام اور کچھ رات گئے نماز پڑھا کر و یقینا نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں

سورہ ہود۔ (۱۶)

وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ

اور گواہوں میں سے جو بھی اس کا منکر ہو گیا۔

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ اس امت میں سے جو شخص بھی میرا کلام سن لے گا خواہ یہودی ہو یا نصرانی یا کوئی اور پھر مجھ پر ایمان نہ لائے گا وہ یقیناً جہنم میں جائے گا۔

سورة هود - (۱۶)

فَلَا تُكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ

لہذا تم اس میں شک نہ کرنا بیشک وہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے لیکن بہت سے لوگ ایمان نہیں لائے

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول کہ یہاں منہ سے مراد من ولایت علی یعنی تم علی کی ولایت کی طرف شک نہ کرنا

سورة هود - (۱۸)

وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ بَوْلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

ترجمہ اور گواہ یہ کہہ دینگے کہ یہی ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے برخلاف جھوٹ بولا خبر دار ہو کہ اللہ کی لعنت انہی ظالموں پر ہوگئی۔

یقول الاشهاد تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ الاشهاد سے مراد ائمہ ہیں اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے ہو لا الذین کذبو سے مراد قریش کے چار بادشاہ ہیں جو ایک دوسرے کے بعد ہوئے چار بادشاہوں سے مراد اول دوئم سوئم اور معاویہ ہیں الالعتنہ اللہ علی الظلمین تفسیر قمی میں ہے کہ جن ظالمین پر لعنت کی گئی ہے ظلم انکا یہ تھا کہ انہوں نے آل محمد کا حق غصب کر لیا تھا

جناب امیر المومنین نے فرمایا میں جناب رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے زیادہ امید وار بنانے والی کتاب خدا میں یہ آیت ہے حضور سرور عالم نے یہ پوری آیت تلاوت کر کے ارشاد فرمایا کہ اے علی قسم ہے اسکی جس نے مجھے برحق بشیرو نذیر مقرر کیا ہے جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرتا ہے تو اس کے اعضاء وضو کے گناہ گر جاتے ہیں

اور جس وقت وہ اپنی نماز ختم کرے گا اور گناہوں سے اسی طرح باہر آئے گا گویا اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے پھر اگر وہ گناہ کرے گا تو دوسری نماز میں اسکی وہی حالت ہو گئی یہاں تک کہ جناب نے پانچوں شمار کیں اور فرمایا اے علی یہ پنچ وقتی نماز میری امت کے لئے اس نہر کے مانند ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر بہتی ہو پس تم سمجھ لو کہ جن بدن میں میل کچیل ہو اور وہ ایک دن میں پانچ مرتبہ اس میں نہائے تو کیا اس کے بدن میں میل باقی رہے گا خدا کی قسم اس طرح میری امت کو یہ پانچ وقت کی نماز (بشرط قبولیت) گناہوں سے پاک صاف کر دیتی ہے

سورة يوسف

--- وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ---

ترجمہ: اور سب کے سب سجدہ شکر میں گر پڑے۔

تفسیر قمی میں جناب امام علی نقی سے دریافت کیا گیا کہ حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں نے باوجود یکہ وہ نبی اور اولاد نبی تھے حضرت یوسف کو سجدہ کیسے کیا تھا فرمایا اے کہ حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں نے حضرت یوسف کو سجدہ نہیں کیا تھا بلکہ ان کا سجدہ حضرت یوسف کو تعظیم دینے کے لئے تھا اور خدا کی اطاعت ظاہر کرنے کے لئے جیسا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو سجدہ کیا تھا جس میں خدا کے حکم کی اطاعت منظور تھی اور آدم کے لئے تعظیم اسی طرح حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں اور خود حضرت یعقوب نے اس پریشانی کے مجمع ہو جانے کے سبب خدا کا شکر ادا کیا تھا

سورہ الرعد (۲۱)

وَيَذُرُّونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

ترجمہ: اور بدی کا بدلہ نیکی سے کرتے رہو۔

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول صادق سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب علی مرتضیٰ سے فرمایا یا علی جس گھر میں فرحت و سرور زیادہ ہو گا وہاں اسکے بعد تکبر بھی آجائے گا اور جس کو تکبر ہوا وہ جہنمی ضرور ہو جائے گا پس جب تم کسی بدی کا ہونا محسوس کرو تو اس کے بعد کوئی نیکی جلد کرو کہ وہ اس کو محو کر دے اور نیکیاں کرنا لازم سمجھو کہ وہ بدی کی خرابیاں کو دور کر دیتی ہیں

امام سید سجاد علیہ السلام کی حدیث ہے کہ (۱) نافرمانی نیک کی (۲) تکبر کرنا (۳) ٹھٹھا کرنا۔ آدمیوں سے دور کرنا نعمتوں کو (۴) ظاہر کرنا احتجاج کا اور بدوں پڑھنے نماز عشاء کے سو رہنا اور صبح کی نماز کے وقت سوتے رہنا سبک جاننا نعمتوں کا اور شکوے کرنا معبود کا دفع کرتا ہے روزی کو۔

قطع رحمی اور چھوٹی قسم کھانی اور جھوٹی باتیں کرنا زنا کرنا اور مسلمانوں کی راہ بندی دینا اور بقر حق کے دعویٰ امانت کرنا جلدی فنا کرتا ہے اور اند دو رسیدہ کی فریاد کو نہ پہنچنا اور مظلوم کی مدد نہ کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کرنا نازل کرتا ہے بلا کو۔

اور ظاہر کرنا ظلم اور بدی کا اور مباح کرنا حرام کا اور نافرمانی نیکیوں کی اور فرما نیر داری بد کاروں کی غالب کرتی ہے دشمن کو اور پینا شراب کا اور قمار بازی اور ایسی باتیں کرنی جسے لوگوں کو ہستی آئے اور مسخرہ ہو جانا اور آدمیوں کے عیبوں کا ذکر کرنا پھاڑتا ہے پاکدامنوں۔

سورہ الرعد۔ (۲۷-۲۸)

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحَسُنَ مَا أَب

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل ذکر خدا سے دل مطمئن ہو جایا کرتے ہیں جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کئے خوشحالی اور انجام بخیر انہی کیلئے ہے

الذین آمنو تو شیعه میں ذکر اللہ امیر المومنین اور ائمہ علیہ السلام ہیں

طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے جسکی جڑ رسول خدا اور مولا کا ثنات امیر المومنین علی ابن طالب علیہ السلام کے مکان میں ہیں اور کوئی مومن کا ایسا نہیں کہ اسکی شاخ اس کے مکان میں نہ پہنچتی ہو اور جس چیز کو اس مومن کا دل چاہے گا وہی چیز وہ درخت دیگا اور اس درخت کی بڑائی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ایک اگر سوار سو برس تک اس کے سائے میں چلا جائے تو اسکے سائے سے باہر نہیں نکل سکتا اور اگر اس کی جڑ سے چوٹی کی طرف اڑے تو بوڑھا ہو کر گر پڑیگا مگر چوٹی پر نہ پہنچ سکے گا یاد رکھو تمہیں ایسی چیز کی رغبت ہونی چاہیے

ارشاد باری تعالیٰ۔ اے ابراہیم عورت کی مثال ٹیڑھی پسلی کی ہے اور اگر تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو اس سے فائدہ اٹھاو گے اور اگر اسے سیدھا کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی

سورۃ ابراہیم۔ (۱)

الر۔ الف۔ لام۔ رایہ کتاب ہم نے تمہارے پاس اسی غرض سے اتاری ہے کہ خدا کے حکم کے بموجب لوگوں کو کفر کی اندھیریوں سے نور ایمان کی روشنی کی نکال لاؤ یعنی اس زبردست لائق تعریف خدا کے سامنے کی طرف۔ اور کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور کافروں کے واسطے جو آخرت کے مقابلے میں زندگانی دنیا کو اختیار کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ خدا (سبیل اللہ) سے روکتے ہیں اور اسکی کنجی سے خواستگار ہیں سخت عذاب کی ہلاکت ہے یہی لوگ تو بڑی گمراہی میں ہیں

سورۃ ابراہیم۔ (۶)

۞ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَانْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں ضرور بڑھا دوں گا اور کفران نعمت کرو گے تو میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے

کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خدا کی نعمت کا دل سے اقرار کرے تو قبل اس کے وہ اپنی زبان سے اظہار شکر کرے وہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے زیادتی نعمت کا مستحق ہو جاتا ہے اور انہی حضرت سے منقول ہے کہ خداوند تعالیٰ کی کوئی چھوٹی یا بڑی نعمت ایسی نہیں ہے کہ خداوند تعالیٰ کی کوئی چھوٹی یا بڑی نعمت ایسی نہیں ہے کہ لفظ الحمد اللہ کہنے سے اسکا شکر ادا نہ ہو جائے۔

سورۃ ابراہیم۔ (۱۲)

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ

ترجمہ: اور اللہ ہی پر بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرما کہ توکل کے لئے درجے ہیں ایک تو یہ کہ خدا پر توکل کر سب امور میں اور جو کچھ وہ تیرے ساتھ کرے اس پر راضی ہو اور جان لو کہ وہ تیرے

حق میں خیر اور فضل کی کمی نہیں کرتا اور جان لو کہ حکم اس میں اس کے واسطے ہے پس سب امور اپنے اس کے سپرد کرد اور اعتماد ان میں اسی پر کر اور دوسری حدیث میں آیا کہ رسول خدا نے جبریل سے پوچھا توکل کیا چیز ہے

کہا کے اعتقاد کرنا اس امر کا کہ مخلوق نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ فائدہ اور نہ کچھ دے سکتا ہے اور نہ منع کر سکتا ہے اور عمل میں لانا ناامیدی کا تمام خلقت سے پس جس وقت ایسا ہو گا تو نہ اعتماد کرے گا سوائے خدا کے کسی پر اور نہ امید رکھے گا اور نہ خوف کرے گا سوائے خدا کے کس سے اور نہ طمع کرے گا سوائے خدا کے سوائے خدا کے کسی سے اور یہ ہے توکل

سورة ابراہیم (۲۶- ۲۷- ۲۸)

يُبَيِّنُ اللَّهُ الْاٰلِدِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (۲۷) اَلَمْ تَرَى اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاحْلُوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبُوَارِ (۲۸) جَهَنَّمَ يَصْلُوْنَهَا وَيَسُّ الْقَرَارِ

ترجمہ: جو ایمان لائے ان کو تو اللہ زندگانی دنیا میں آخرت میں پکی بات پر قائم رکھے گا اور ظالموں سے اللہ تو فیک ہدایت سلب کرے گا اور اللہ جو چاہے گا کرے گا کیا تم نے ان کے بارے میں غور نہیں کیا جنہوں نے نے خدا کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر یعنی جہنم میں جا اتارا وہ سب اس میں جائیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

الفقہ اور تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہمارے دوستوں میں سے جب کسی کی موت آتی ہے تو شیطان اس کے دائیں اور بائیں سے آتا ہے کہ اسکو اس کے عقیدہ سے ہٹا دے جس پر وہ قائم ہے مگر خدا وند تعالیٰ ایسا کرنے نہیں دیتا اور یہ مطلب خدا وند تعالیٰ کا اسی آیت سے ثابت ہے۔

کافی میں جناب امیر المومنین السلام سے حدیث ہے سوال قبر میں ہے کہ وہ دونوں صاحب قبر سے کہنے لگے کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے اور جب صاحب قبر یہ جواب دیگا کہ میرا رب خدا واحد ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی جناب محمد مصطفیٰ ہیں تو وہ کہیں گے کہ خداوند تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال قبر کے بارے میں بشرطیکہ صاحب قبر کافر ہو گا جو کچھ وارد ہے کہ اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ خدا وند تعالیٰ اسکی قبر میں (سا پنوں کو تعین فرما دیگا کہ وہ اسے کاتتے رہیں گے اور شیطان اسکو برابر مغموم ومخرون کرتا رہے گا اور سوائے جنوں اور آدمیوں کے کل مخلوق خدا اس کے عذاب کی آواز سنتی ہے اور وہ بھی لوگوں کے چلنے اور ہاتھ جھاڑے کی آواز تک سنتا ہے۔

ويضل الله الظالمين

التوبہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قیامت کے دن خدا وند تعالیٰ ظالموں کو اپنے دار کرامت سے نکال دیگا۔

سورة ابراہیم (۳۵)

رَبِّ اِنَّهُمْ اَضَلُّنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِىْ فَاِنَّهُ مِنِّىْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ: اے میرے پروردگار بالتحقیق ان بتوں نے بہت سے آدمیوں گمراہ کیا ہے پس جو میرا اتباع کرے گا وہ تو میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے گا تو اس میں شک نہیں کہ تو بڑا بخشنے والا اور رحیم کرنے والا ہے

سورة ابراهيم (۴۰- ۳۹)

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (۴۰) رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

ترجمہ: اے میرا پروردگار مجھ کو اور میری اولاد میں سے نماز گزار قرار دے اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول کر اے پروردگار جس دن حساب لیا جائے گا اس دن مجھے اور میرے ماں باپ کو اور مومنین کو بخش دیجیو

سورة الحجر- (۹)

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

ترجمہ: بیشک ہم نے ہی ،،ذکر ،،کو نازل کیا اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں مومن کی فراست (عقیل دور بینی) سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ نور خدا کے ذریعہ سے دیکھ لیتا ہے

قول معصوم جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ صحبت رکھو تم بدعت کرنے والوں سے نہ بیٹھو تم پاس ان کے ہو جاو گے تم نزدیک خدا کے مثل ان کے فرمایا رسول خدا کہ مراد اپنے دوست اور نزدیک بیٹھے والے کے مذہب پر ہو جاتا ہے اور حضرت علی الحسین علیہ السلام نے فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے تنہیں گنہگاروں کی صحبت سے اور بد کاروں کی ہمسائیگی سے اور ظالموں کی کمک کرنے سے -

سورة النحل- (۵۳)

وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ...

ترجمہ: اور جو نصیحت بھی تم کو ملی ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے -

تفسیر قمی میں ہے کہ یہاں نعمت کے معنی ہیں صحت و عافیت اور وسعت رزق جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ نہ جانے کہ خوراک و پوشاک میں خدا کی نعمت اس کے لئے موجود ہے تو اس کے عمل خیر کم ہو جائیں گے اور عذاب قریب آجائیں گے

سورة النحل

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنْ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ

ترجمہ: اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی ہے کہ تو پہاڑوں میں گھر بنالے اور درختوں میں اور ان اونچے اونچے چھتوں میں جو لوگ بنا لیتے ہیں پھر ہر پھل میں سے تو

کہا اور اپنے پروردگار نے راستوں میں عجز انکسار کیساتھ چلی جا اس مکھی کے پیٹ سے ایک شربت رنگ برنگ کا نکلتا ہے جس میں آدمیوں کے لئے شفا ہے بیشک غور و فکر کرنیوالوں کے لئے اسمیں ایک نشانی موجود ہے -

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ شہد کی مکھی اور شہد میں بہت سی باتیں غور سے دیکھنے اور نصیحت حاصل کرنے کے قابل ہیں ازا جملہ یہ خصوصیت

کہ جو کہ اس مکھی کے منہ سے نکلتا ہے (۲) دوسرے بات کہ شفا اور زہر ایک چھوٹے سے جانور میں جمع کر دیا (۳) تیسرے یہ کہ اس مکھی میں اور اسکی طبیعت میں خدا وند تعالیٰ نے کیسے کیسے عجائبات تر تیب دے دیں ہیں اور سب سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ خدا وند تعالیٰ نے بہت سی آفتوں سے بچاتے کے لئے ان میں ایک یعسوب مقرر فرمایا ہے کہ وہ حاکم ہے وہ سب سے مقدم ہوتا ہے اور ہر آفت کو ان سے دفع کرتا ہے ان کے ماملات کی تدبیر کرتا ہے انتظام سیاسی قائم رکھتا ہے اور وہ سب مکھیوں اسکا اتباع کرتی ہیں اور اگر وہ کہیں جانا چاہیے تو سب اس کے ساتھ چلی جاتیں ہیں اور جب وہ گم ہو جائے تو انکا انتظام ٹوٹ جاتا ہے مفہوم جاتا رہتا ہے اور متفرق ہو کر سب ہلاک ہو جاتی ہیں -

جناب امیر المومنین نے جو یہ فرمایا - انا لصبوالمومنین میں اس معنی کی طرف اشارہ ہیں تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی اسکا خلاصہ یہ ہے کہ النخل سے مراد ائمہ معصومین ہیں اور الجبال سے عرب اور الشجرے عجم اور آزاد شدہ غلام اور مایفرون سے وہ غلام جو آزاد ہیں مگر اللہ اور رسول کے دوست دار ہیں بس ائمہ کو الہام کیا گیا ہے کہاں سے قوموں میں سے اپنے شیعوں کو لے لیں اور شراب مختلف الوانہ سے مراد مختلف علوم ہیں جو ائمہ معصومین کے یطون و صدور سے شائع ہوئے اور رقیہ شفاء الناس یقینا انہی علوم کی تعریف ہو سکتی ہے جس میں امراض و شک و نفاق کو دور کرنے کے لئے شفا ہمیشہ کے لئے موجود ہے الناس شیعہ ہیں

سورۃ ابراہیم (۱۲-۱۳)

.....أَنْهَلِكَنَّ الظَّالِمِينَ (۱۳) وَلَتُسْكِنَنَّكَمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ

ترجمہ تفسیر قمی میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو اس خواہش سے ایذا دے کہ اسکا مکان لے لے تو اللہ اسکا مکان اسی پڑوسی کو دلواد یگا -

سورۃ ابراہیم (۲۰)

اسْتَكْبِرُوا

مصباح المجتہد میں امیر المومنین کا خطبہ غدیر منقول ہے جس میں اسی آیت کو تلاوت فرمانے کے بعد حضرت نے حاضرین سے سول کیا کہ تم جانتے ہو کہ استکبار کے کیا معنی ہیں پھر اس کے معنی یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جسکی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اس کی اطاعت نہ کرنا اور جس کی پیروی کی تاکید کی گئی ہے اس سے اعلیٰ و بالا بن بیٹھنا

سورۃ ابراہیم (۲۱)

وَقَالَ الشَّيْطَانُ

تفسیر قمی قور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں وقال الشیطان آیا ہے وہیں ثانی (عمر) مراد ہے

سورة الحجر (۱)

رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

ترجمہ: جو لوگ کافر ہو گئے ہیں اور بہت دفعہ خواہش کر یں گے کہ کاش وہ مسلم ہوتے۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی پروردگار عالم کی طرف سے یہ ندا کرے گا کہ جنت میں سوائے بندہ مسلم کے اور کوئی داخل نہ ہو گا اس وقت کفار یہ خواہش کریں گے کہ کاش ہم مسلم ہوتے تفسیر مجمع البیان میں رسول خدا سے بھی منقول ہے کہ جب اہل جہنم میں جمع کر دئے جائیں گے اور ان میں اہل قبلہ بھی ہوں گے تو اس وقت کفار ان سے یہ کہیں گے کہ تم مسلم نہ تھے وہ جواب دیں گے کہ تھے تو ضرور کفار کہیں گے پھر تمہارا اسلام تمہارے کچھ کام نہ آیا اور تم بھی ہمارے ہمارے ساتھ چلے آئے ہیں وہ لوگ جواب دیں گے کہ ہم اپنے گناہوں کے سبب سے گرفتار ہو کر آئے ہیں خداوند تعالیٰ انکا یہ جواب سن کر حکم دیگا کہ جو ہمارے مسلم بندے جہنم میں ہیں وہ جہنم سے نکال لئے جائیں اس وقت کافر کہیں گے کہ کاش ہم بھی مسلم ہوتے یہاں اصلاح اسلام مراد نہیں ہے بلکہ وہ حقیقی اسلام مراد ہے جو روز عید غدیر جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ پسند کیا گیا اور جسکے متعلق ارشاد ہو چکا ہے ورضیت لکم الاسلام، دنیا۔

سورة الحجر (۳)

وَيُلْهِمُهُمُ الْاَمْلُ---

ترجمہ: اور امیدان کو لہو ولہب میں ڈالے

کافی میں جناب امیر المومنین سے منقول ہے کہ مجھے تمہارے متعلق دو باتوں کا اندیشہ ہے خواہش نفس کی پیروی اور چھوٹی امیدیں باندھ لیتا خواہش نفس کی پیروی تو حق سے باز رکھتی ہے اور چھوٹی امیدیں کا باندھنا آخرت کو بھلا دیتا ہے انہی حضرت سے یہ منقول ہے کہ جتنا کوئی بندہ اپنی امید بڑھا لیتا اتنا ہی بد عملی کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر بندہ اپنی اجل کو دیکھتا ہوتا اور اس بات کو معلوم کر لیتا کہ کس تیزی سے اسکی طرف آرہی ہے تو طلب دنیا کے متعلق کسی کام کو پسند نہ کرتا۔

سورة الحجر (۴۰)

قَالَ بَدَأَ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ

ترجمہ: فرمایا یہ علی کا سیدھا راستہ ہیں۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ (یہ علی کا راستہ سیدھا ہے)

تفسیر عیاشی میں جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ صراط مستقیم سے مراد امیر المومنین علی ہی مراد ہیں

کمیل ابن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے مولا جناب امیر المومنین سے عرض کی یا مولا یہ نفس کیا چیز ہے اسے تو پہنچوادیںجئے فرمایا اے کمیل تو نے نفس کی پہنچوادوں - میں نے عرض کی یا مولا کیا نفس ایک سے زاہد ہیں فرمایا کہ ہاں کمیل نفس چار ہیں -

نامیر نباتیہ (۲) حسیہ صیوانیہ (۳) ناطقہ قدسیہ (۴) کلیہ الہیہ

اور ان میں سے ہر ایک کی پانچ پانچ قوتیں

۱۔ مالکھ۔ ۲۔ جاذبہ۔ ۳۔ با ضمہ۔ ۴۔ دافعہ۔ ۵۔ مر بیہ اور اسکی دو خاصیتیں ہیں . . .

زیارت اور نقصان یعنی جسم کا بڑھانا اور گھٹانا) اور امراض نفس کے پیدا ہو نیکی جگہ جگر ہے

حسیہ صوائیہ اسکی پانچ قوتیں ہیں

استنا ۲ دیکھنا ۳ سونگھنا ۴ چھنیکننا ۵ اور چھونا اور اسکی دو خاصیتیں ہیں رضا و غصب (یعنی راضی ہونا اور ناراض ہونا .)

اور اس نفس کے پیدا ہونے کی جگہ دل ہے تیسرا نفس ناطقہ قوصیہ اسکی پانچ قوتیں ہیں

۱ فکر ۲ ذکر ۳ علم ۴ حلم ۵ نیتیات اور اسکی دو خاصیتیں ہیں نزابت اور حکمت (یعنی تمام بری چیزوں نے علیحدہ رہنا دانائی اور اس نفس کے پیدا ہونے کی کوئی جگہ نہیں ہے بلکہ یہ فرشتوں کے نفس سے زیادہ متشابه ہے اور چوتھا نفس کلیہ الہیہ اور اس کی پانچ خاصیتیں ہیں ۱ فنا کی حالت میں باقی رہنا ۲ کچھ نہ ملنے کو نعمت سمجھنا ۳ حالت ذلت کو عزت سمجھنا ۴ باوجود غنی ہوئے کے فقیر رہنا ۵ ہر بلا میں صبر کرنا اسکی دو خاصیتیں ہیں رضا و تسلیم یہی وہ ہے جسکا مبداء خدا ہی کی طرف ہوگا۔ اور اسکا عود بھی خدا ہی کی طرف ہوگا اور الہی کی نسبت خدا نے فرمایا ونصیحت فہ من روحی اور اس سے خطاب ہوگا

یا ایہا النفس النفس المطمئنة الرجعی الی ربک راضیة نرضیة

ترجمہ: اے خدا اطمینان والے یعنی نفس اپنے پروردگار کی صرف اس حالت میں لوٹ کر آو کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے اور عقیل ان میں سے ہر ایک کا وسط ہے

سورة الحجر۔ (۴۶)

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ

ترجمہ: اور ان کے دلوں میں جو کچھ کینہ ہو گا ہم اس کو نکال دینگے اور تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل بھائی بھائی کی حیثیت سے بیٹھے ہو نگے

کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اے ہمارے شیعو! واللہ وہ تم ہو جن کے بارے میں خدا وند تعالیٰ نے فرمایا ونز مافی صدور ہم اور ایک روایت میں ہے کہ واللہ خدا وند تعالیٰ نے اس آیت میں سوائے شیعوں کے کسی کو مراد نہیں لیا۔

سورة الحجر۔ (۸۶)

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنْ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو بار بار دہرانے کی سات آیتیں (سورة فاتحہ) اور عظمت والا قرآن عطا کیا ہے

العیون میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے بسم اللہ الرحمن سورة فاتحہ الکتب کی ایک آیت ہے اور اس سورہ کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ملا کر سات آیتیں ہیں اور میں نے خود رسول خدا سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا وند تعالیٰ نے سورة فاتحہ کے عطا کرنے میں مجھ پر احسان خاص کیا اور اس کو قرآن عظیم کا مد مقابل قرار دیا۔

تفسیر عیاشی میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا یہ سورة حمد جس کی سات آیتیں ہیں ازا نجلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی ہے اور مثنائی اس لئے رکھا کہ دونوں رکعتوں میں پڑھی جاتی ہے

التوحید میں تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ مثنائی جو خدا وند تعالیٰ نے اپنے نبی کو عطا فرمائی وہ ہم ہیں خدا وند نے جو سات فرمایا یہ غالباً اس اعتبار سے کہ چہادہ مصصومین کے اسما مبارک سات ہیں (یعنی محمد۔ علی۔ فاطمہ۔ حسن۔ حسین۔ جعفر۔ موسیٰ) باقی تین محمد اور ہیں اور تین علی اور ایک حسن گویا سات سے دوچند برابر ہیں ۱۴ چہادہ معصومین۔۔

سورة الحجر۔ (۸۷)

أَتَمَدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: ان کے گروہوں کو ہم نے جن چیزوں سے نفع پہنچایا ہے تم ان کی طرف نظر نہ ڈالو اور نہ رنجیدہ ہو اور مو منوں سے تواضع کے ساتھ پیش آتے رہو۔

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص مصیبتوں پر صبر نہ کریگا وہ دنیا سے بڑی حسرت کے ساتھ جائے گا اور جو دوسروں کے مال پر نظر رکھے گا اسکا رنج بڑھے گا اور غصہ کم نہ ہو گا اور جو شخص کھانے اور کپڑے کے سوا خدا اور نعمتوں کو نعمت نہ سمجھے گا اسکے اعمال خیر کم ہو جائیں گے اور عذاب قریب آئے گا اور جو دنیا سے رنجیدہ ہوگا خدا سے ناراض ضرور ہو گا اور جو شخص ایسی مصیبت کی شکایت کر یگا جو اس پر پڑے تو گویا خدا کا شاکہ ہو گا۔

اور جو شخص اس امت کے قرآن پڑھنے والوں میں سے جہنم میں جائے گا پس وہ ان میں سے سمجھا جائے گا جنہوں نے خدا کی آیتوں کی ہنسی اڑائی ہو گئی اور جو شخص کسی دولتمند کے پاس جا کر مال کی خواہش سے اظہار خشوع و خضوع کرتا ہے اسکا دوتہائی دین جاتا رہتا ہے۔

سورة الحجر۔ (۹۷)

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ

ترجمہ: پس تم اپنے رب کی تسبیح پڑھو اور سجدے کرو

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جناب رسول خدا کو جب کوئی رنج دینے والا امر پیش آتا تھا تو آنحضرت نماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے گویا مطلب یہ ہے کہ جب منافقین و کفار تمہیں ستائیں تم خداوند تعالیٰ کی تسبیح و تمحید اور نماز میں مشغول ہو جایا کرو کہ تمہارا غم و رنج دفع ہو جائے۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم کو اپنے کل معاملات میں صبر لازم ہے اللہ تعالیٰ نے جناب رسول خدا کو معیوٹ فرمایا تو ان کو صبر اور ملامت کو حکم دیا آنحضرت نے صبر فرمایا یہاں تک کہ لوگوں نے دفیعه جنوں کے منتر شروع کر دئے اور بعض نے سحر کرنا چاہا

سورة النحل۔ (۲)

يُنزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ.....

ترجمہ: اور فرشتوں کو عالم حکومت سے وحی دیکر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔

البصائر میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جبرئیل تو وہ فرشتہ ہے جو انبیاء پر نازل ہوتا رہتا ہے اور روح وہ ہے جو انبیاء اور اوصیاء کے ہر دم ساتھ کسی وقت اسے جدا ہی نہیں اور یہی سبب ہے کہ انبیاء اور اوصیاء ہر بات ٹھیک ٹھیک سمجھتے ہیں انکی ہر بات جچی تلی ہوئی ہے

سورة النحل۔ (۲۲)

أَجْرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لَأُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ

ترجمہ: بیشک یہ ضرور ہے کہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اس سب کو اللہ خوب جانتا ہے البتہ وہ بڑا بننے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان الفاظ سے وہ لوگ مراد ہیں جو جناب امیر المومنین کی ولایت قبول کرنے سے اکڑے اور جنہوں نے آنحضرت کے سامنے اپنے آپ کو بڑا بنانا چاہا۔

تفسیر عیاشی میں ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام کا گزر کچھ مکنیوں کی طرف سے ہوا جنہوں نے اپنی چادر بچھا رکھی تھی اور روٹی کے ٹکڑے اس پر پڑے تھے اور وہ کھا رہے تھے حضرت کو دیکھا تو انہوں نے کہا یا ابن رسول اللہ آئیے حضرت دو زانوجا بیٹھے اور ان کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گئے اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔۔۔ انہ لا یحب المتکبرین دوسری روایت میں ہے کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ جس کے دل میں دائی کے برابر بھی تکبر ہو گا۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو دوسرے سے افضل سمجھے وہ متکبر بن میں شمار کیا جائے گا اسپر عرض کیا گیا کہ اگر کسی کو صریح گناہ کا مرتکب دیکھ پس تو اور ہم اس گناہ سے بچے ہوئے ہیں تب بھی اپنے آپ کو اس سے افضل نہ سمجھیں فرمایا ہرگز نہیں ہرگز نہیں کیوں کہ یہ امید ہے کہ شاید اس کے بڑے بڑے گناہ واحد میں معاف ہو جائیں اور تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہوں کا محاسبہ قیامت پر موقوف ہے کیاتم نے موسیٰ کے مقابلہ میں جو جادو گر آئے تھے ان کا قصہ نہیں پڑھا مطلب یہ ہے کہ فرعون کو خدا مان کر حقیقی خدا کے رسول کا مقابلہ کر رہے تھے اور ایک سجدہ کرنے پر اتنا بڑا گناہ بخش دیا گیا۔

سورہ النحل۔ (۲۴)

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.....

ترجمہ: نتیجہ یہ ہو گا کہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو یہ پورے پورے اٹھائیں گے اور جن لوگوں کو بغیر جانے بوجھے گمراہ کرتے ہیں انکے وبال سے بھی حصہ لینگے۔

تفسیر قمی میں اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ جب لوگوں نے امیر المومنین علیہ السلام کا حق غصب کیا وہ اپنے گناہ تو پورے اٹھائیں گے اور جن لوگوں نے انکی پیروی کی ان سب کے گناہوں کا بھی کچھ حصہ وبال برداشت کرنا پڑے گا۔

سورہ النحل۔ (۲۶)

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِبُهُمْ وَيَقُولُ أَيُّ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقِقُونَ فِيهِمْ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ

ترجمہ: پھر قیامت کے دن ان کو ذلیل کرے گا اور یہ فرمائے گا کہ آپ وہ میرے شریک کہاں جنکے سبب سے تم مومنین سے دشمنی کیا کرتے تھے اور جن کو علم دیا گیا تھا وہ یہ فرمائیں گے کہ آج کے دن کی ذلت اور برائی انہی کافروں کے لیے ہے الذین اوتوا العلم۔ تفسیر قمی میں ہے کہ ان سے مراد ائمہ ہیں وہ اپنے دشمنوں سے یہ فرمائیں گے کہ اب تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جنکی تم دنیا میں اطاعت کیا کرتے تھے وہ اب کدھر گئے ہیں

سورہ النحل۔ (۳۱)

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

ترجمہ جنکا خاتمہ فرشتوں نے ایسی حالت میں کیا ہو گا کہ وہ پاک صاف ہونگے ان سے یہ کہتے ہو نگے سلام علیکم جو عمل تم کیا کرتے تھے اس کے عوض تم جنت میں جاؤ

تفسیر قمی میں ہے کہ طیبین سے مراد وہ مومنین ہیں جنکی ولادت ہر حیثیت سے پاک و پاکیزہ ہوئی امالی میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی انسان کی روح جسم سے جدا نہیں ہوتی جب تک اسے معلوم نہ ہو جائے کہ دونوں منزلوں میں سے کسی طرف جا رہا ہے جنت کی طرف یا جہنم کی طرف اور آیا وہ خدا کا دوست ہے یا دشمن پس اگر خدا کا دوست ہے تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جو جو کچھ اللہ نے اس کے لیے اس میں تیار کر رکھا ہے اسے وہ سب نظر آنے لگتا ہے پس ہر طرف کی مصیبت و بلا اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے یہ واقعہ موت کے قریب گزرتا ہے اور یقین کا وقت وہی ہے ۔

سورہ النحل۔ (۴۲)

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

ترجمہ پس ان سے کہہ دو کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر یعنی اہل رسول خدا سے پوچھ لو کافی میں تفسیر عیاشی میں میں ائمہ معصومین سے بہت حدیثیں اس بارے میں وارد ہوئی کہ الذکر سے مراد جناب رسول خدا اور اہل ذکر سے مراد آل رسول خدا ہیں کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب محمد باقر علیہ السلام نے اپنے دست اقدس سے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اہل ذکر ہم ہیں

سورہ النحل۔ (۸۲)

---- يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ

ترجمہ: وہ اللہ کی نعمت و لایت علی کو پہنچاتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں مال یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کافر ہیں ۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب یہ انما ولیکم نازل ہوئی تو اصحاب رسول خدا میں سے کچھ لوگ مسجد مدینہ میں جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے یہ کہنے لگے کہ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو اس پر ان میں سے ایک بولا کہ اگر اس آیت کا ہم انکار کرتے ہیں تو سارے قرآن کے منکر ٹھہرتے ہیں اور اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ذلت ہے کہ اس حالت میں ابو طالب کا بیٹا ہم پر مسلط ہو گا اس پر اوروں نے کہا کہ یہ تو ہم یقیناً جانتے ہیں کہ محمد اپنے قول میں سچا ہے لیکن نہ ہم کبھی اس کے دوست دار بنیں گے اور نہ کبھی علی کی اطاعت کریں گے خواہ وہ اس بارے میں ہم کو کچھ ہی حکم دیا کرے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ آیت اسی واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی ۔

سورہ النحل۔ (۸۷)

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ

ترجمہ: وہ لوگ جو کافر ہو گئے اور راہ خدا سے روکا کرتے تھے تو بوجہ اس کے فساد کیا کرتے تھے ہم ان کے عذاب پر عذاب زیادہ کر دینگے۔

تفسیر قمی میں ہے کہ آیت ان حضرات کی شان میں ہے جو بعد جناب رسول خدا کافر ہو گئے تھے اور راہ خدا سے یعنی حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی اطاعت سے خود بھی باز رہے اور دوسروں کو بھی روکا کرتے تھے

سورة النحل۔ (۸۹)

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

ترجمہ: بیشک بالتحقیق اللہ عدل اور احسان کا ذی القربے کو ان کے حقوق دینے کا حکم دیتا اور بے حیائی اور بدی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے تاکہ تم کو نصیحت حاصل کرو۔

تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ بالعدل سے مراد کلمہ شہادت -- لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور احسان سے مراد جناب امیرالمومنین علیہ السلام اور اتیائی ذوالقربے سے مراد ہیں اہلبیت رسول اللہ کی حق شناسی اور ہر ایک کو ان کے درجے پر رکھنا اور ان سے مودت محبت کرنا۔

الفحشاء سے مراد جناب اول ابو بکر

المنکر سے مراد جناب ثانی۔ عمر

البغی سے مراد جناب ثالث عثمان

سورة النحل۔ (۹۰-۹۱)

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْفُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (۹۱)
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَفَضَتْ غَرْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ -----

ترجمہ: اور اللہ کے عہد کو جب تم عہد کر چکے تو پورا کرو اور قسموں کو ان کے پختہ کر دینے کے بعد نہ توڑو جس حال میں تم اللہ کو ضامن دئے کے ہو بیشک جو کچھ تم کرو گے اللہ اس سے خوب واقف ہے اور تم اس عورت کی مانند نہ ہو جانا جو اپنے کاتے ہوئے کو مضبوط ہو جانے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتی تھی

لا تنقضوا الايمان -- کافی اور تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب ولایت علی ابن ابی طالب نازل ہوا اور جناب رسول خدا نے سب سے فرمایا کہ اس وقت سے سب علی کو امیرالمومنین کہہ کر سلام کرو تو اسکی تاکید اسی دن خداوند تعالیٰ نے فرمائی کہ جناب رسول خدا نے ان دونوں (اول ودوئم) کو حکم دیا کہ تم دونو اٹھو اور علی کو سلام علیک یا امیر المومنین کہہ کر سلام کرو تو دونوں (اول ودوئم) نے عرض کی کیا آیا یہ حکم خدا کی طرف سے ہے یا رسول اللہ کی طرف سے بھی۔ اس پر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس آیت سے حضرت عائشہ اور انکا عہد توڑ دینا مراد ہے

یہ آیت حضرت عمار یا سر کی شان میں نازل ہوئی ---

سورة النحل-(۱۰۸)

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

ترجمہ: جو بعد ایمان لانے کے خدا کا انکار کر جائے سوائے اس صورت کہ اس پر جبر کیا گیا در آنجا لیکہ اسکا دل ایمان سے مطمئن ہو لیکن جو دل کھول کر کفر کرے پس ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لئے بڑا عذاب تیار ہے تفسیر صافی میں اس کا قصہ یوں منقول ہے کہ قریش نے حضرت عمار اور ان کی والدہ سمیعہ کو مرتد ہو جانے پر مجبور کیا ان کے ماں باپ نے تو انکار کیا اور وہ دونوں قتل کر دئیے گئے۔ اور یہ دونوں اسلام میں پہلے شہید ہیں اور عمار نے مجبوراً جو کلمہ وہ کہلوانا چاہتے تھے محض زبان سے کہہ دیا کسی نے اطلاع کی کہ یارسول اللہ عمار کافر ہوگے فرمایا ہر گز نہیں ہوسکتا۔ عمار سر تا پا ایمان مملو ہے وہاں سے چھٹ کر عمار روتے ہوئے جناب رسول خدا کی خدمت میں آئے آنحضرت نے اپنے دست مبارک سے انکی آنکھوں کے آنسو پونچھ دئیے اور فرمایا تمہارا کیا نقصان ہو اگر پھر وہ لوگ تم کو تکلیف دیں تو پھر وہی کہہ دینا جو کہہ چکے ہو

کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ لوگ یہ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین منبرکوفہ پر یہ فرمایا یا الیہا الناس توہ زمانہ قریب ہے کہ مجھ تم مجھے سے کہا جائے گامجھے برا کہو پس کہہ بر اکہہ لینا پھر تم سے یہ کہا جائیگا کہ مجھے سے برائت ظاہر کرو تو مجھ سے برائت ظاہر نہ کرنا حضرت نے فرمایا کہ لوگ علی المرتضیٰ کے برخلاف کتنا جھوٹ بولنے لگے پھر پہلے قول کی تصدیق فرمائی اور دوسرے کے متعلق یہ فرمایا کہ یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں دین محمد پر ہوں سائل نے دریافت کیا کہ حضور کی کیا رائے ہے فرمایا جس وقت اسکا دل ایمان سے مطمئن ہو اگر ظاہر ا وہ برائت بھی ظاہر کر یگا تو اس کے ذمہ کوئی الزام نہیں ہے اور اس کی حالت وہی ہو گی جو عمار یاسر کی گزری جس کے بارے میں خدا وند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اے عمار خودخدا وند تعالیٰ نے تمہارے عذر کے متعلق آیت نازل فرمادی اور تم کو یہ حکم دے دیا کہ اگر کفار پھر تم کو ستائیں تو تم پھر ویسا ہی کہہ دینا۔

سورة النحل-(۱۵۵)

--لَا يُفْلِحُونَ-- التوحید میں جناب امام جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب کوئی بندہ کسی گناہ کبیرہ یا صغیرہ کامرتکب ہوتا ہے جس سے خدا وند تعالیٰ منع فرما چکا اور وہ ایمان خارج ہو جاتا ہے لفظ مومن سے خارج ہو جاتا ہے لفظ مومن سے خارج ہو جاتا ہے ہاں لفظ اسلام اس پر باقی رہتا ہے پھر جس وقت تو بہ کر لیتا ہے اور بخش دیا جائیگا ایمان کی طرف رجوع کر یگا اور کفر وجود کی طرف نہ جانے دیا جائے گا اور جو شخص استحلال کا مرتکب ہو یعنی اپنی رائے سے حلال کو کہہ دیا حرام ہے اور حرام کو کہہ دیا حلال ہے اور اس کا معتقد ہو گیا تو ہمارے نزدیک وہ ایمان سے بھی خارج ہو گیا اور اسلام سے بھی وہ کافر ہے اور مانند اس شخص کے لیے جو پہلے حرم میں داخل ہو پھر کعبۃ اللہ میں اور کعبہ

کے اندر جا کر کوئی بے ادبی کرے پھر جس وقت وکعبہ اور حرم سے باہر آئے گا تو اسکی گردن
ماری جائے گی اور جہنم میں چلا جائے گا۔

سورة بنی اسرائیل (۳،۴،۵،۶)

لُتْفَسِدَنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوقًا كَبِيرًا

ترجمہ تم ضرور لضرور زمین میں دو مرتبہ فساد کرو گے اور ضرور تم بڑی سرکشی کرو گے پھر
جبکہ ان دونوں میں پہلے وعدہ کا موقع آیا ہم نے تمہارے برخلاف اپنے پھر کسی قوت والے بندے بھیج
دے پس وہ شہروں میں گھس پڑے اور وعدہ پورا ہو کے رہا پھر ہم نے تمکو ان پر دوبار غلبہ دیا اگر تم
نے نیکی کی تو اپنے ذات کے لئے نیکی کی اور اگر تم نے بدی کی تو وہ بھی اپنے ہی لئے اور مال سے
اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور ازروئے تعداد تم کو بہت بڑھا دیا پھر جب دوسرے وعدہ کا موقع آیا تو
ہم نے ان کو بھیج دیا کہ تمہارے منہ بگاڑ دیں اور تاکہ مسجد میں اسی طرح گھس جائیں جس طرح پہلی
دفعہ اس میں گھس گئے تھے اور تاکہ جب تک انکو غلبہ رہے ایسا ہلاک کرتے رہیں جیسا کہ ہلاک کر
نیکا حق ہے۔۔

لُتْفَسِدَنَّ فِي الْأَرْضِ جَسَا مَطْلَبِ وَبِي دُونِ صَاحِبِ هِبِي اَوْر اَنَكِ سَاثِي اَوْر اَنَا عَهْدِ تَوْرُنَا پھر
فرمایا - وَلَتَعْلُنَّ عُلُوقًا كَبِيرًا - اس کا مطلب وہی دونوں صاحب ہیں اور انکے ساتھی اور انکا عہد پھر توڑا پھر
فرمایا - وَلَتَعْلُو كَبِيرًا اسکا مطلب وہ وعدہ جو انہوں نے خلافت کی بابت کیا تھا۔

فاذا جاؤ عدد اولینا

یہ قصہ روزِ جمل ہے وغیرہ وغیرہ

سورة بنی اسرائیل (۱۱)

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَاتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ

ترجمہ: اور ہم نے رات اور دن کو نشانیاں مقرر کی پھر ہم نے رات کی نشانی کو تاریک کر دیا اور ہم
نے دن کو روشن بنا دیا۔

الا احتجاج میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاند کو
پیدا کیا تو اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین لکھ دیا یہ جو چاند پر سیاہی دیکھتے ہو یہ ہو
یہ وہی تحریر ہے

سورة بنی اسرائیل - (۳۷)

قولا لیسو را۔۔

ترجمہ: نرمی سے بات کرو

تفسیر مجمع البیان میں اور تفسیر عیاشی میں روایت کی گئی ہے کہ جب سے یہ آیت نازل ہوئی جناب رسول خدا سے اگر کوئی سوال کرتا اور آپ کے پاس کچھ دینے کو نہ ہوتا تو یہ فرماتے کہ اللہ اپنے فضل سے ہم کو بھی رزق دے اور تم کو بھی ،

موما محسورا

ترجمہ پیشمان بیٹھے رہو۔

تفسیر قمی میں اس آیت کی شان نزول یہ لکھی ہے کہ جناب رسول خدا کسی شخص کو جو آپ سے ایسی چیز کا سوال کرتا ہے جو آپ کے پاس ہوتی تو اسے خالی ہاتھ نہ پھیرتے چنانچہ ایک شخص نے سوال کیا حضرت کے پاس کچھ نہ تھا فرمایا کہ انشاء اللہ جب ہو گا دونگا اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ایک قمیض ہی مجھے عنایت کر دیجے۔ آنحضرت نے اپنا قمیض دے دیا اس پر خدا وند تعالیٰ نے یہ پوری آیت نازل فرمائی اور تا دیبا منع فرما دیا کہ نہ کوئی کنجوسی ہی کرے تو اور نہ ایسے فضول خرچ بنو کہ خود برہنہ بیٹھے ہو جاؤ۔

سورة بنی اسرائیل۔ (۳۹)

ان ربك يسبط الرزق لمن يشاء ويقدر

ترجمہ: بیشک تمہارا پروردگار جس کے لئے چاہتا ہے روزی وسیع کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے۔

کافی میں ایک حدیث قدسی یہ بھی ہے کہ خدا وند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں بعض ایسے ہیں جن کے مناسب حال فقر و احتیاج ہے اور اگر میں ان کو غنی کر دوں تو غنا انکار ستیا ناس کر دے اور میرے بندوں میں ایسے بھی ہیں جن کے لئے دولت مندی موزوں ہے اگر میں انکو فقیر کر دوں تو فقرا انکا ستیاناس کر دے ہر حال میں اپنے بندوں کی مصلحتوں سے خوب واقف ہوں۔

سورة بنی اسرائیل۔ (۳۱)

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّيْنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلٌ

ترجمہ: اور زنا کے پاس نہ بھٹکو یقیناً وہ بے حیائی کی بات اور بری راہ ہے۔

الفقیہ اور النحصال میں جناب امام جعفر صادق سے ہر روایت اپنے آباو واجداد سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب علی امیر المومنین کو وصیتیں فرمائی تھیں ان میں سے یہ بھی کہ یا علی زنا میں چھ برائیاں ہیں تین دنیا کی اور تین آخرت میں

دنیا کی برائیاں (۱) اس کے چہرے سے رونق جاتی رہتی ہے (۲) موت جلد آتی ہے (۳) رزق کم ہو جاتا ہے

عقبی کی برائیاں (۱) حساب کی سختی (۲) خدا کا غضب (۳) ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنا

انہی حضرت سے منقول ہے کہ جب سے زنا کا افشا زیادہ ہو گا زلزلے کثرت سے آئیں گے

سورة بنی اسرائیل۔ (۳۲)

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

ترجمہ: اور کسی نفس کو جسکا قتل خدا نے حرام کیا سوائے حق کے اور کسی طرح قتل نہ کرو تفسیر کافی میں ہے کہ وہ حق جس سے قتل نفس جائز ہوتا ہے وہ تین باتوں میں سے ایک ہے (۱) ایمان کے بعد کافر ہو جانا (۲) صاحب زوجہ یا صاحب شوہر ہو کر زنا کرنا (۳) اور عمدا کسی مومن کو قتل کرنا

سورة بنی اسرائیل۔ (۶۴)

وَسَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ

ترجمہ: اور مال اور اولاد میں انکا شریک ہو جانا (شیطان کے متعلق)

کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امیر المومنین سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیہودہ اور فحش گالیاں بکنے والے اور بے حیا ء پر کو اسکی پروانہ کرتا ہو کہ خود وہ کیا بکتا ہے نہ اسکی کے لوگ اس کے حق میں کیا کیا بکتے ہیں جنت حرام کر دی ہے اگر تم اسکی تفشیش کرو گے تو اس کے سوائے کچھ نہیں پاو گے کہ یا وہ اولاد زنا ہے یا اس کے باپ کا نطفہ منعقد ہوتے وقت شیطان کی شرکت ہوئی ہے فرمایا کیا تو نے خدا وند تعالیٰ کا یہ قول نہیں پڑھا۔

وَسَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ

ترجمہ: اور اولاد اور مال میں ان کا ساتھ شریک ہو جا۔

کافی میں براویت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان حضرت نے یہ آیت تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا کہ شیطان عورت کے پاس آکر اسی طرح بیٹھ جاتا ہے جس طرح اس کا مرد اور جو کچھ مرد کرتا ہے وہی شیطان بھی کرتا جاتا ہے کسی نے عرض کی بھلا یہ پہچانا کیسے جائے (کہ اس شخص میں نطفہ شیطان ہے یا نہیں فرمایا ہماری محبت سے اور ہمارے بغض سے پس جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ تو بندہ خدا کا نطفہ ہے اور جو ہم سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان کا نطفہ ہے

انہی حضرت سے منقول ہے کہ بسم اللہ کہہ لی جائے تو شیطان الگ ہو جاتا ہے اور اگر بسم اللہ کہے بغیر مجامعت کی جائے تو پھر فعل دونوں کی طرف سے واقع ہوتا ہے اور نطفہ منعقد ہوتا ہے۔

تفسیر قمی میں ہے کہ مال حرام جو کچھ بھی ہو شرکت شیطان ہے پس اگر ایسے مال سے لونڈیاں خریدی جائیں یا مہر ادا کر کے عقد کیا جائے اور ان سے اولاد پیدا ہوں تو ان میں شیطان کا حصہ ضرور ہے اور ایسے شخص کی مباشرت کے وقت جو فعل حرام کرے شیطان ضرور ساتھ ہو گا اور بچہ مشترک نطفہ سے پیدا ہو گا۔

سورة بنی اسرائیل۔ (۷۸-۷۷)

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (۷۸) وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

ترجمہ: زوال آفتاب سے آدھی رات تک مقررہ نمازیں پڑھ لیا کرو اور صبح کا قرآن (یعنی نماز) بیشک صبح کے قرآن (نماز) کے بارے میں گواہی دی جائیگی۔ اور اے رسول رات کے ایک حصہ میں تہجد پڑھا کرو یہ فریضہ تمہارے لئے مخصوص ہے اور قریب ہے تمہارا پروردگار تم کو مقام محمود پر مبعوث کرے۔

قتہجد بہ فافلہ لک

التہجد۔ الخصال میں ہے کہ جناب رسول خدا نے علی المرتضیٰ کو جو نصیحتیں فرمائی تھیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ یا علی دنیا میں مومن کو خوش کرنے والی ۳ باتیں ہیں

برادران ایمانی سے ملاقات (۲) روزہ رکھنا (۳) رات کو تہجد پڑھنا۔

مقام محمود روضتہ الو عظیمین میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ یہ وہ مقام ہے جہاں میں اپنی امت کی شفاعت کرو گا نیز یہ فرمایا کہ جب میں مقام محمود پر ہو گا تو کبیرہ گناہ والو انکی شفاعت کرونگا اور انکے بارے میں میری شفاعت قبول کی جائے گئی لیکن جن لوگوں نے میری اولاد کے بارے میں مجھے سنایا ہے قسم بخدا میں انکی شفاعت پر گز نہ گر ونگا

یہ تو قیام حسن عسکری سے منقول ہوئی۔

تم پر نماز شب (تہجد) کا پڑھنا لازم ہے کیونکہ نبی اکرم نے حضرت علی کو وصیت کی

پس فرمایا اے علی تجھ پر نماز شب پڑھنا لازمی ہے تین مرتبہ فرمایا اور جو نماز شب کو معمولی سمجھے وہ ہم میں سے نہیں پس میری نصیحت پر عمل کرو میرے شیعوں کو حکم دووہ عمل کریں

چند فوائد (۱) مال و زر بہت ہاتھ آتا ہے (۲) ذہین بہت تیز اور حافظہ بہت اچھا ہو جاتا ہے (۳) طالب علموں کے لئے یہ عبادت اکیسر کا حکم رکھتی ہے (۴) تجارت کاروبار اور ملازمت میں ترقی ہوتی ہے (۵) دشوار کام سہل ہو جاتے ہیں (۶) مال اور اولاد کی زینت ہے (۷) صحت اور روزی کی قدرتی ضمانت نصیب ہوتی ہے (۸) عمر لمبی ہوتی ہے اور زندگی کی غرض پوری ہوتی ہے (۹) آفات سے نجات ملتی ہے اور دشمن کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ (۱۰) دشمن مغلوب اور دفع ہوتا ہے (۱۱) ذہین زندگی کے مسائل کی گہرائیوں تک تیزی سے پہنچے لگتا ہے (۱۲) طبیعت میں سکون پیدا ہوتا ہے

(۱۳) ڈر اور خوف کا نام و نشان نہیں رہتا (۱۴) ہر دل عزیز اور پرکشش شخصیت کا مالک بن جاتا ہے (۱۵) ہر چیز میں خیر و برکت ہوتی ہے (۱۶) ترقی کی راہیں کھلتی رہتی ہیں (۱۷) جب انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو نماز وتر میں قنوت کے بعد اپنی مادری زبان میں حاجات طلب کرے انشاء اللہ ضرور پوری ہوگی (۱۸) مرنے کے بعد والدین اپنی اولاد سے خصوصاً اس تکریم والی نماز میں دعا کے متمنی رہتے ہیں یہ مرد مومن کے لئے بہترین تحفہ ہے (۱۹) آخری شب بیدار نہ ہونا مکروہ ہے (۲۰) مختصراً ہر حاجت پوری ہوتی ہے مولائے کائنات علی ابن ابی طالب نے فرمایا جو شخص نماز تہجد پڑھے تو خدا کے بزرگ و برتر اسے وہ اشیا عطا فرمائے گا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہو نگی اور کسی کان نے نہ

سنی ہوں نماز تہجد کا پڑھنا قلب کی پاکیزگی کے علاوہ چہرہ کو پرنور اور روح کو معطر کرتا ہے۔ امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ جو لوگ نماز تہجد پڑھتے ہیں انکا چہرہ دوسرے لوگوں کی نسبت نیکو تر ہوتا ہے آپ نے فرمایا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے اکیلے میں راز نیاز کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور سے انہیں منور کرتا ہے

سورة نبی اسرائیل۔ (۸۱)

وَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا

ترجمہ: قرآن میں ہم وہ چیزیں نازل کرتے ہیں جو مومنین کے لئے شفاء ورحمت ہیں اور نافرمانوں کے لئے (وہی چیزیں) اور آل محمد کا حق دبانے والے ظالموں کو (کو قرآن مجید میں سوائے نقصان کے اور کچھ نہ ملے گا

تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبرئیل امین نے جناب رسول خدا کو جو کچھ پہنچایا وہ یوں تھا -----

وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا

سورة اسرائیل۔ (۸۸)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے کل آدمیوں کے نفع کیلئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بار بار بیان کی ہے پھر بھی ولایت جناب امیر المومنین کی ناشکری (انکار) کئے بغیر نہ ہے۔

کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبرئیل نے یہ آیت یوں (بولایا علی) پہنچائی تھی پھر بھی بہت سے لوگ ولایت امیر المومنین کا انکار کئے بغیر نہ رہے۔

سورة الكهف (۲۲- ۲۳- ۲۴)

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا (۲۳) إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَادْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَى أَنْ يَهْدِيَنِي رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَذَا رَشَدًا (۲۴) وَلَبِئْسَ مَا كَفَرْنَا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تَسَعًا

ترجمہ: اور کسی چیز کی نسبت ہر گز یہ نہ کہو کہ کل میں اس کو ضرور کر ونگا سوائے اس کہہ (یہ شرط لگا لو) اگر اللہ بھی چاہے اور جب بھول گئے ہو اللہ تو یاد کر لو اور یہ کہہ دو کہ شاہد میرا پروردگار اس سے بڑھکر مجھے کوئی ہدایت کی بات سمجھا دے۔

الجوامع میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جس وقت تک بات ختم نہ ہوئی ہو تم انشاء اللہ کہہ سکتے ہو کافی میں ہے کہ انہی حضرت سے انشاء اللہ کامطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اسکا مطلب خصوصیت کے ساتھ قسم کے بارے میں ہے یعنی تم کو یہ کہنا ہو کہ خدا کی قسم میں یہ کام ضرور کرونگا اور پھر یہ یاد آجائے کہ تم نے انشاء اللہ نہ کہا تھا تو ضرور کہہ لیا کرو

تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین نے ارشاد فرمایا کہ قسم کے بارے میں انشاء اللہ جب بھی یاد آجائے کہہ لیا کرو گو چالیس دن کے بعد یاد آجائے۔

سورة الكهف۔ (۲۸)

وَقُلْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ

ترجمہ: اور تم یہ کہہ دو کہ حق ولایت علی تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے (پس جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے۔

کافی میں جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جبرئیل امین اس آیت کو یوں لائے تھے۔ گویا جو حذف کر دیا گیا (قل الحق من ربکم فی ولایت علی)

سورة الكهف۔ (۴۵)

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلٌ

ترجمہ: مال دولت اور بیٹے زندگانی دنیا کی آرائش ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے رب کے نزدیک انجام کی حیثیت سے بھی بہتر ہیں اور امید و آرزو کر نیکی حیثیت سے بھی بہتر ہیں

التہذیب اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اگر خداوند تعالیٰ نے مال و اولاد کو زندگانی دنیا زینت فرمایا تو نماز شب کی اٹھ رکعتیں جو آخر شب میں پڑھی جاتی ہیں وہ آخرت کی زینت ہیں تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ باقیات الطالحات سے مراد نماز ہے پس نماز کی محافظت سے غافل نہ رہو۔

تفسیر مجمع البیان میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ باقیات الصالحات سے پانچ وقت کی نماز مراد ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ نماز شب بھی مراد ہے اور ابن عقده منیر وایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے حسین ابن عبدالرحمان سے فرمایا کہ اے حضین ہماری محبت کو چھوٹی بات نہ سمجھنا اس لئے کہ وہ باقیات الصالحات ہے

تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ تم اپنی سپراٹھا لو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا کوئی دشمن آگیا ہے فرمایا کہ دشمن تو نہیں آیا مگر جہنم سے بچنے کی سپر لے لو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ سپر کس چیز کی ہے فرمایا کہ جو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ اکبر کہ یہ تسبیحات قیامت کے دن اس طرح آئیں گی کہ ان کے آگے بھی فرشتے ہو نگے اور ان کے پیچھے بھی اور باقیات الصالحات یہی ہیں۔۔۔

کافی میں جناب امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جناب رسول کاگزرا ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو اپنے احاطے میں ایسا درخت لگا رہا تھا حضرت کھڑے ہو گئے اور کہا کہ کیا میں درخت نہ بتاؤں جسکی جڑ زیادہ قائم رہے اور پھل جلد لاوے اور اسکے پھل خوشبو دار بھی زیادہ ہوں اور قائم بھی مدت تک رہیں عرض کی یا رسول اللہ ضرور بتائیں فرمایا صبح و شام تسبیحات اربع پڑھ لیا کرو ہر

تسبیح کے بدلے بہشت میں دس دس درخت طرح طرح کے میووں کے لگا دیے جائیں گے اور باقیات الصالحات سے وہی درخت مراد ہیں

سورة الكهف۔ (۱۰۹)

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا

ترجمہ: اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرئے۔

تفسیر قمی میں اس شرک سے مراد دیا کاری ہے جناب امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی

تو آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کو دیکھا نے کیلئے نماز پڑھے وہ شرک ہے اور جو لوگوں کو دکھانے کیلئے روزے رکھے وہ بھی شرک ہے اور جو لوگوں کو دکھانے کے لئے حج کرے وہ بھی شرک ہے اور خداوند تعالیٰ ریا کار کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا

تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی فرمایا کہ جس شخص نے لوگوں کی تعریف کی خاطر نماز پڑھی یا روزہ دکھایا غلام آزاد کئے یا حج بجا لایا تو اس نے عمل میں شرک کیا اور وہ مشرک ہوا لیکن یہ مشرک بخشے جانے کے قابل ہے

سورة مریم۔ (۱)

كِهَيْعَصَ...حروف قطععات

ک (کاف) سے کربلا ہا سے ہلاکت عترت رسول خدا، یا سے مراد یزید لعین جو حسین علیہ السلام پر ظلم کرنے والا ہے عین سے مراد عطش امام علی مقام کی پیاس صاد سے مراد عالی مقام کا صبر مراد ہے الاکمال میں جناب العصر الزمان سے ایک حدیث منقول ہے کہ جس کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ حضرت سے ان حروف کی تاویل دریافت کی گئی تو فرمایا یہ حروف کی تاویل دریافت کی گئی تو فرمایا یہ حروف غیب کی خبریں ہیں جسے خداوند تعالیٰ نے اپنے بندے ذکر یا کو مطلع فرمایا تھا پھر اسکا قصہ جناب رسول خدا نے بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ جب جناب ذکر یا نے خدا سے دعا کی تھی کہ مجھے پنجتن پاک کے اسماء مبارکہ تعلیم فرمادے خداوند تعالیٰ نے جبرئیل کو نازل کیا اور انہوں نے تعلیم فرمادیا۔ اب حالت یہ تھی کہ جناب ذکر یا جب محمد۔ علی۔ فاطمہ۔ حسن کے نام اسماء مبارکہ اپنی زبان پر جاری کرتے تو ان کا رنج دور ہوتا اور دل کی فرحت ہوتی اور جب حسین علیہ السلام کا نام زبان پر لاتے تو اندوہ و ملال طاری ہوتا اور بے ساختہ آنسو جاری ہوتے ایک دن انہوں نے عرض کی الہی یہ کیا بات ہے کہ چاروں بزرگوں کے نام لینے سے مجھے تسلی ہوتی ہے اور حسین کانام لینے سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور آہ نکلتی ہے تب خداوند تعالیٰ نے حسین کے قصہ سے یوں مطلع فرمایا۔

ک سے کربلا۔ ہا سے ہلاکت عترت رسول خدا یا سے یزید لعین۔ ع سے عطش گویا پیاس امام عالی مقام کی جیسے ص سے صبر امام عالی مقام کا حضرت ذکر یا نے جب سنا تو تین دن تک مسجد سے نہ نکلے اور لوگوں کو بھی اپنے پاس آنے سے منع کر دیا اور برابر روتے پیٹتے رہے اور نوحہ انکا یہ ہے الہی جو تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہے کیا تو اس کو بچے کے غم میں مبتلا کریگا الہی کیا یہ مصیبت اس

گھر پر نازل ہو گی الہی کیا تو علی وفاطمہ کو ایسے مصیبت کے لباس سے ملبس کرئے گا۔ الہی کیا ایسی آفت ان لوگوں بزرگوں پر ڈال دیگا پھر عرض کرتے تھے کہ الہی ایک بچے مجھے بھی عطا فرما جس سے اس بڑھاپا میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک ہو اس کو میرا وارث و وصی قرار دے اور اسکو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہو جو حسین کو محمد مصطفےٰ سے ہے اور جب مجھے عطا فرما دے تو مجھے اسکی محبت میں مبتلا کر اسکے بعد مجھے اس بچے کے غم میں مبتلا کر یگا۔

چنانچہ خدا وند تعالیٰ نے انکو یحییٰ عطا فرمایا اور پھر ان کا رنج بھی ان کو پہنچایا اور یحییٰ کا حمل چھ (۶) ماہ کا رہا تھا اور یہی حالت حمل جناب امام حسین علیہ السلام کے حمل کی تھی

سورة مریم (۱۱- ۱۲)

وَأْتَيْنَاهُ الْكُحْمَ صَبِيًّا (۱۲) وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا

ترجمہ: اور یحییٰ کو ہم نے پچپن ہی میں حکمت فیصلہ کی قوت عطا کی اور اپنی طرف سے مہربانی اور پاک باطنی عطا کی۔

خدا وند تعالیٰ نے سوائے چار کے کسی بچے کو کامل العقل مردوں کے ساتھ محسوب نہیں فرمایا عیسیٰ ابن مریم و (۲) یحییٰ بن زکریا (۳) امام حسن (۴) امام حسین

کافی میں ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ دریافت کیا گیا تھا کہ خدا وند تعالیٰ نے حضرت یحییٰ کے بارے جو خنانا من لدوننا فرمایا اسکا مطلب کیا ہے فرمایا کہ خدا وند تعالیٰ کا احسان پوچھا کہ وہ احسان کس حد تک پہنچایا فرمایا کہ یحییٰ یارب کہہ کر آواز دیتے تو جواب میں لبیک یا یحییٰ سنتے محسن الاضیا میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں یوں وراد ہے کہ حضرت یحییٰ اپنی دعائیں یارب یا اللہ کہتے تو جانب آسمان خدا وند تعالیٰ کی طرف سے یوں ندا آتی لبیک یا یحییٰ سل ما حاجتک۔

سورة مریم-(۸۶)

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا

ترجمہ: انکو شفاعت کا کوئی اختیار نہ ہو گا سوائے اس شخص کے جس کا کوئی عہد خدا ے رحمن کے پاس ہو۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص نے ولایت جناب امیر المومنین اور ان ائمہ کی ولایت سے جو انکے بعد میں قربت خدا حاصل کرلی اس نے خدا سے عہد لے لیا۔

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے عام طور پر نہ لوگوں کی شفاعت کی جائیگی اور نہ وہ کسی کی شفاعت کر سکے گے ہاں وہ شخص اس سے متنشی ہے جسکی شان میں فرمایا اتحد عنہ الرحمن عہدا جس کا یہ مطلب ہے کہ ولایت جناب امیر المومنین اور ائمہ کے سبب اسکو اذن شفاعت مل جائے اور عہد عنہ اللہ یہی ہے

سورۃ مریم۔ (۹۵)

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا

ترجمہ: عنقریب خدا ئی رحمن انکے لئے محبت قرار دیگا۔۔

تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنی نماز کے آخری حصہ میں ایسی بلند آواز سے کہا کہ لوگ سن رہے تھے جناب امیر المومنین کے حق میں یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ مومنوں کے دل میں علی کی محبت اور منافقوں کے دل میں علی کی عظمت اور ہبیت ڈال دے اس پر خدا وند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

کافی میں انہی حضرت نے اس آیت کی تفسیر میں یہ منقول ہے کہ جناب امیر المومنین کی ولایت ہی وداہے

سورۃ طہ۔ (۱۳)

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

ترجمہ: پس تم میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لئے نماز پڑھو۔۔

طہ۔ اسم مبارک جناب رسول خدا میں سے ایک اسم ہے اور انکا مطلب ہے اے طالب حق اور ہادی راہ برحق اور میری یاد کیلئے نماز پڑھو۔

تفسیر مجمع البیان میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے معنی منقول ہیں کہ جس وقت تم کو یہ بات یاد آجائے کہ تمہارے ذمے کوئی نماز ہے تو خواہ اس کا وقت باقی ہو نہ ہو تم اسے پڑھ ڈالو۔۔

اور جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کوئی نماز بھول جائے تو اسے لازم ہے کہ جس وقت یاد آجائے اسے پڑھ لے کہ اسکے سوا کوئی اور اس کا کفارہ ہی نہیں پھر آنحضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی

سورۃ طہ۔ (۸۱)

وَإِنِّي لَعَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى

ترجمہ: اور میں اس کے لئے جو توبہ کرے ایمان لائے اور نیک عمل کرے (پھر) ہدایت یافتہ بھی ہو ضرور بخشنے والا ہوں۔

تفسیر قمی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے کہ تم دیکھتے نہیں کہ خدا وند تعالیٰ نے یہ شرط لگا دی کہ توبہ ایمان اور عمل صالح اس کو کچھ نفع نہ دیگا جب تک کہ وہ ہدایت یافتہ نہ ہو۔ واللہ اگر کوئی شخص کوشش کر کے عمل کرے تب بھی قبول نہ کیا جائے گا جب تک

کہ وہ راہ پایا ہوانہ ہو۔ اس پر کسی نے عرض کی کہ میں قربان جاؤں کسی کی راہ پایا ہوا نہ فرمایا (ہماری)

المجالس میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ آنحضرت نے علی مرتضیٰ سے ایک حدیث میں فرمایا کہ یا علی جو تمہاری راہ سے بھٹک گیا یقیناً وہ گمراہ ہو گیا اور جس نے تم تک اور تمہاری ولایت تک راہ نہ پائی وہ ہر گز ہر گز خدا تک نہ پہنچے گا اور یہ بات خدا کے اس قول سے انی لففار تم اہتدلیے ثابت ہے

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم نیک نہ ہو گے جب تک کہ معرفت نہ حاصل کرو گے جب تک چاروں دروازوں کو تسلیم نہ کرو کہ ان میں پہلا بغیر آخر کے بیکار ہے (۱) شرک سے توبہ کرنا (۲) وحدانیت خدا پر ایمان (۳) اعمال صالحہ بجا لانا (۴) حجت ہائے خدا تک راہ پالینا۔

اصحابِ ثلاثہ (اول دوئم سوئم۔) یعنی تینوں دروازے والے گمراہ بھی ہوئے اور بڑی سرگردانی میں جا پڑے اللہ صرف عمل صالح کو قبول کرے گا اور وہ قبول کرنا اس پر موقوف ہے کہ شرط وعہد کو پورا کرے

سورہ طہ (۱۰۷)

وَحَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَانِ فَلَا تُسْمَعُ إِلَّا بِمَسَا

ترجمہ: اور خوف خدا سے آوازیں پست ہو جائیں گی پس تم کو کچھ کہہ سہر پھسہر سنائی دیگی تفسیر قمی میں جناب محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ کل آدمیوں کو ننگے بدن اور ننگے پاؤں ایک جگہ جمع کریگا اور وہ تخمیا ۵۰ برس اس میدان میں کھڑے رہیں گے جہاں انکو سخت پسینہ آئے گا اور دم لینا دشوار ہو گا اور یہ خداوند تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہے۔

و خسعت الاصوات: پھر ایک منادی عرش کی طرف سے ندا کرے گا کہ نبی امی کہاں ہیں لوگ عرض کریں گے کہ انکا صاف نام لیا جائے تو پھر یہ منادی دی جائے گی کہ نبی رحمت محمد ابن عبد اللہ امی کہاں ہیں تو جناب رسول خدا کل آدمیوں کے آگے آکر اس حوض تک پہنچے گے جسکا طول اتنا ہی بڑا ہو گا جتنا ایلاء اور صفا (ملک یمن کے دو شہروں کے مابین فاصلہ) پس آنحضرت وہاں کھڑے ہو جائیں گے پھر تمہارے آقا کو آواز دی جائے گی پس علی مرتضیٰ علیہ السلام سب آدمیوں سے آگے ہو کر جناب رسول خدا کے برابر کھڑے ہو جائیں گے پھر لوگوں کو گزرنے کی اجازت دی جائے گی اور کچھ لوگ ایسے ہو نگے جو روک لیے جائیں گے جس وقت جناب رسول خدا یہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ ہمارے دوستوں میں سے بھی بعض لوگ روک دیئے گئے ہیں تو آنحضرت گریہ فرمائیں گے اور یہ عرض کریں گے کہ پروردگار میں دیکھتا ہوں کہ علی مرتضیٰ کے بعض شیعوں کو بھی حوض پر وارد ہونے سے روکا گیا ہے اور جہنم کی طرف کر دیئے گے ہیں۔

اس وقت خداوند تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا وہ آکر عرض کریگا یا رسول اللہ خداوند تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ میں کل شیعان علی کو آپ کے حوالے کرتا ہوں اور بوجہ اس کے کہ وہ آپ سے اور آپ کی عترت سے محبت رکھتے ہیں ان کے کل گناہوں کو درگزر کرتا ہوں اور امن لوگوں کے ساتھ اور آپ کی عترت کے ساتھ ملائے دینا ہوں اور ان کو آپ کے زمرے میں محسوب کرتا ہوں پس آپ ان کو اپنے پاس

حوض پر بلا لیں پس امام عالی مقام نے فرمایا کہ اس وقت کتنے ہی رونے والے مرد اور کتنے ہی رونے والی عورتیں یہ معاملہ دیکھ کر یہ آواز دینے لگے گے یا محمد یا محمد اور اس دن ایک بھی باقی نہ رہے گا جو ہماری محبت و تولا کا دم نہ بھرے اور ہمارے دشمنوں سے اظہار و بغض و تبرا نہ کرے مگر فائدہ انہی کو پہنچے گا جو فی الحقیقت ہمارے گروہ میں اور ہمارے ساتھ تھے وہی ہماری حوض پر وارد ہو نگے

سورۃ طہ۔ (۱۰۸)

(يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا)

ترجمہ: عام طور پر اس دن کوئی سفارش فائدہ نہ دے گی سوائے اس شخص کی سفارش کے جس کو خدا رحمن نے اذن دے دیا ہو اور جسکی بات پسند فرمائی ہو۔

سورہ طہ۔ (۱۱۱)

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَبُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا بَضْمًا

ترجمہ: اور جو شخص مومن ہونے کی حالت میں کوئی نیکی کرے گا تو اسکو کسی کمی و نقصان کا اندیشہ نہیں ہے

سورہ طہ۔ (۱۱۳)

قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

ترجمہ: اور یہ کہا کر و کہ میرے پروردگار میرا علم بڑھا دے۔

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو دن مجھ پر ایسا گزرے کہ اس دن میرا علم زیادہ نہ ہو جس سے مجھے قرابت خدا حاصل ہو تو خداوند تعالیٰ اس دن کے سورج طلوع کرنے میں برکت نہ دے الخصال میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین سے دریافت کیا گیا۔ آدمیوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے فرمایا وہ جو اپنے علم کے ساتھ اور لوگوں کے علم کو بھی جمع کرے اور انہی حضرت سے بروایت اپنے آباواجداد کے جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک علم کی فضیلت اس کی عبادت کی فضیلت سے زیادہ محبوب ہے۔

سورہ طہ۔ (۱۱۴)

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا

ترجمہ: اور آدم کو ہم نے پہلے ہی ایک حکم دیا تھا پس وہ بھول گے اور ہم نے ان میں پختگی نہ پائی کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا وند تعالیٰ کے اسی قول کے بارے میں منقول ہے کہ اللہ جناب رسول خدا پر یہ آیت اس طرح نازل ہوئی۔

ولقد عهد ما الی آدم من قبل کلمت فی محمد وعلی وفاطمہ والحسن والحسین والائمة من ذرتیہم منی
سورة طہ-(۱۲۳)

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى

ترجمہ: اور جو میری نصیحت سے رو گردان رہے گا اسکی زندگی بھی ضیق میں بسر ہو گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

کافی میں ہے خداوتعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں منقول ہے کہ ذکری سے مراد ولایت علی ابن ابی طالب ہے

سورة طہ-(۱۲۹)

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

ترجمہ: اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح پڑھا کرو سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے۔

الخصال میں ہے کہ ہر مسلمان کے ذمہ یہ بات لازمہ ہے کہ سورج کے نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے دس دس مرتبہ یہ پڑھ لیا کریں۔

لا الہ الا اللہ - وحده لا شریک له له الملك وله الحمد يعى ويموفت وهو حى لا يموت بيد الاخير وهو على شئى قدیر۔

سوائے خدا یکتا کے جسکا کوئی شریک نہیں کوئی معبود نہیں ہر قسم کا اختیار اسی کو ہے اور ہر طرح کی تعریف اسی کے لیے زیبا ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اور خود ایسا زندہ ہے جسکی کبھی موت نہیں آئے گی

ہر طرح کی خوبی اور خیر اس کے ہاتھ ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

سورة انبیاء-(۶)

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

ترجمہ: اور ہم نے تم سے پہلے بھی آدمی ہی بھیجے تھے جن کی طرف سے ہم وحی کیا کرتے تھے پس اگر تم نہیں جانتے تو یاد والوں سے یعنی آل رسول سے پوچھ لو۔

سورة طہ-(۱۲۶)

وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ

ترجمہ: جو شخص زیادتی کرے اور اپنے پروردگار کے احکام پر ایمان نہ لائے اسکو ہم اس طرح سزا دیا کرتے ہیں

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسکے معنی یہ منقول ہے کہ من اشرف یعنی کیا دوسرے کو ولایت امیر المومنین میں شریک کر لیا او رلم یومن بایت ربہ کا مطلب کہ ازروئے دشمنی ائمہ کو چھوڑ دیا ان سے تولا نہ رکھا جائے اور انکے احکام کی پیروی نہ کی -

کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے دست اقدس سے اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اہل ذکر ہم ہیں اور ہر چیز ہم سے دریافت کی جا سکتی ہے

سورة انبياء - (۲۵)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَانُ وَلَدًا سُبْحَانَہٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ

ترجمہ: اور وہ کہ اٹھے کہ رحمن نے کس کو بیٹا بنالیا ہے اسکی ذات اس تہمت سے بری ہے بلکہ وہ تو اس کے معزز بندے ہیں

بل عبا - مکرمون - الخراج میں منقول ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت لڑتے ہوئے جناب امیر المومنین کے پاس آئے وہ مرد خارجی تھا اور عورت کے مقابلے میں اسکی آواز بہت ہی بلند تھی جناب امیر المومنین نے اسے اس لفظ سے دھتکارا جس سے کتے کو دھتکارے ہیں تو لوگ دیکھتے کیا ہیں کہ اسکاسر کتے کا سا ہو گیا ہے ایک شخص وہیں پر موجود تھا عرض کی یا امیر المومنین آپکی ایک دھتکار سے اس خارجی کا سر کتے کا سا ہو گیا تو معاویہ کے بارے میں آپ کو کیا چیز مانع ہے فرمایا کہ وائے ہو تجھ پر اگر میں چاہوں معاویہ کو مع اس کے تخت کے یہیں موجود کر دوں تو میں ابھی خدا سے دعا کروں اور وہ ایسا کر دے لیکن اللہ کے خزینہ دار سونے اور چاندی پر موکل نہیں ہے بلکہ ایسے ہی اسرار پر موکل ہیں اور عباد کلرمون کی تاویل یہیں ہے

سورة انبياء - (۲۷)

وَلَا يَسْتَفْعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَىٰ

ترجمہ: اور وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے سوائے اسکے جو اس کو پسند ہو -

التوحيد میں جناب امام موسیٰ کاظم سے بواسطہ اپنے اباو اجداد کے جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ میری امت میں سے جو گناہ کبیرہ کرنے والے ہیں میری شفاعت مخصوص ان کے لئے ہے اب رہے ان میں سے نیکی کرنیوالے ان کے ذمے تو کوئی الزام ہے ہی نہیں اس پر کسی نے عرض کی یابن رسول اللہ کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے شفاعت کیونکر ہوگی حالانکہ خدا فرماتا ہے کہ

وَلَا يَسْتَفْعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَىٰ

ترجمہ: اور جو شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو گا وہ پسندیدہ خدا نہیں ہوسکتا حضرت نے فرمایا کہ جو شخص مومن ہو جس وقت وہ کسی گناہ کا مرتکب ہو گا تو اسے وہ برا ضرور معلوم ہوگا اور وہ نادم

ضرور ہوگا اور جناب رسول خدا نے فرمایا کہ توبہ کے لئے ندامت کافی ہے نیز آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص اس گناہ پر جس کا وہ مرتکب ہوا ہے نادم نہ ہو تو وہ مومن نہیں ہے اور نہ اس کی شفاعت لازم ہو گئی بلکہ وہ ظالم ہے اور ظالموں کا ذکر خدا نے یوں فرمایا ہے -

مالظلمین من حمیم وولا شفیع یطاع

ترجمہ: اس دن ظالموں کا نہ کوئی دلسوز دوست ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارش کر نیوالاجسکی بات مانی جائے

سورة الانبیاء (۲۹)

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ

ترجمہ: اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنا یا کیا وہ اب بھی ایمان نہ لائیں گے۔

تفسیر صافی میں ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا جیسا کہ خداوند تعالیٰ دوسرے موقع پر فرماتا ہے

والله خلق كل دابة من ماء

ترجمہ: اور اللہ نے ہر چلنے والے کو پانی سے پیدا کیا۔

اس لئے کہ مادوں میں پانی سب سے زیادہ عظمت رکھتا ہے اس وجہ سے بھی کہ اسکی ضرورت سب سے زیادہ اس وجہ سے بھی کہ اس سے بھی نفع سب سے زیادہ ہے یا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے ہر شے کی زندگی کاسبب پانی کو قرار دیا اور بغیر اسکے کوئی چیز زندہ نہیں رہ سکتی۔

تفسیر قمی میں ہے کہ یہ بات غور کے قابل ہے کہ ہر چیز کی نسبت پانی کی طرف فرمائی اور پانی کی نسبت کسی دوسری چیز کی طرف نہیں فرمائی۔

کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پانی کا مزہ دریافت کیا گیا فرمایا پانی کا مزہ زندگانی کا مزہ ہے

سورة انبیاء (۳۳)

أَفَايُنُ مِتَّ فَمِ الْخَالِدُونَ

ترجمہ: کیا تم مر جاؤ گے تو یہ ہمیشہ رہیں گے

تفسیر قمی میں ہے کہ جب پروردگار عالم نے اپنے نبی کو ان مصائب کی اطلاع دی جو بعد آنحضرت کے ان کے اہلبیت پر پڑنے والے تھے اور اسکی اطلاع دی کہ ان کے مقابلے میں خلافت کے جھوٹے داعی کھڑے ہو جائیں گے تو جناب رسول خدا کو بہت رنج ہوا پس خداوند تعالیٰ نے آپکی تسکین کے لئے یہ آیت نازل کی۔

سورة انبیا ء (۳۴)

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبَلُّوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً

ترجمہ: ہر نفس موت کا ذائقہ چھکنے والا ہے اور ہم آزمائش کے طور پہ ہر بدی اور نیکی سے تمہارا امتحان لیں گے۔

تفسیر مجمع البیان میں ہر وایت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیرا لمومنین علیہ السلام مریض ہوئے اور آپ کے بھائی بند آپ کی عبادت کو آئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المومنین علیہ السلام آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں فرمایا میں بری حالت میں پاتا ہوں انہوں نے کہا کہ آپ اور ایسا فرمائیں فرمایا خدا وند تعالیٰ فرما رہے

وَنَبَلُّوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ

اس خیر سے مراد ہے صحت اور دولت مندی اور شر سے مراد ہے بیماری اور فقیری۔۔

سورة انبیا ء (۳۶)

خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ

ترجمہ: گویا انسان جلدی میں پیدا کیا گیا ہے

تفسیر قمی میں ہے کہ جب خدا وند تعالیٰ نے حضرت آدم میں روح ڈالی ابھی وہ گھٹنوں ہی تک پہنچی تھی کہ آدم نے اٹھنے کا ارادہ کیا اور نہ اٹھ سکے اس پر خدا وند تعالیٰ نے یہ فرمایا۔

نہج البلاغہ میں ہے کہ تمام معاملات میں جب تک کہ ان کا وقت نہ آجائے جلدی کرنے سے احتراز کرو اور جب ان کا کرنا ممکن ہو اس وقت سستی سے بچو۔

سورة النساء ء (۸۶)

لا اله الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین۔

ترجمہ: سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے بے شک میں تو انداھیرے میں آپھنسا۔

الفقہ اور الخصال میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مجھے اس شخص سے تعجب ہے جسکو رنج و غم پیش آئے وہ خدا وند تعالیٰ کے اس قول سے کیوں نہیں فریاد کرتا۔ کیونکہ اسی کے بعد خدا فرماتا ہے

واسجبنا ونجینہ من الغم وكذلك ننجی المومنین

پس ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو مصیبت سے نجات دی اور ہم مومنوں کی اسی طرح نجات دے دیا کرتے ہیں

سورة الحج- (۳۵)

وطهر بیٹی للطائفین والقالفین والرکع السجود وازن فی الناس بالحج

ترجمہ: اور میرے مکان کو طواف کرنے والوں کے لئے قیام کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو اور لوگوں کو حج کے لئے اعلان کرو

کافی میں اور تہذیب میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چونکہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے وطهرپس بندہ کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ مکہ میں بغیر غسل کئے اور پاک ہوئے داخل ہو

کافی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ کعبہ کے گرد اگر خداوند تعالیٰ کی ۱۲۰ رحمتیں ہیں از منجملہ ۶۰ طواف کرنے والوں کے لئے ۴۰ نماز پڑھنے والوں کے لئے اور فقط ۲۰ کعبہ کو دیکھنے والوں کے لئے -

تفسیر قمی میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کے بنانے سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان حج کرو انہوں نے عرض کی پروردگار میری آواز نہ پہنچے گی پروردگار نے کہا تم اعلان کرو اعلان کرنا تمہارا کام ہے اور آواز پہنچنا میرا ذمہ ہے مقام ابراہیم علیہ السلام پر چڑھو جو اس زمانے میں بیت اللہ سے بالکل ملا ہوا تھا پس مقام ابراہیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لیکر اتنا اونچا ہوا کہ اونچے پہاڑ سے بھی بلند ہو گیا پس ابراہیم علیہ السلام نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے کر اور مغرب و مشرق کی طرف رخ کر کے یہ آواز دی کہ لوگو تم پر بیت عتیق کا حج واجب کیا گیا ہے پس اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرو پس لوگوں نے ساتوں سمندروں کے نیچے سے مشرق و مغرب کے مابین اور زمین کے کل اطراف سے جہاں تک خشکی چلی گئی اور مردوں کے پشتوں سے اور عورتوں کے رحموں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ندا کا جواب

لیبک اللہم لیبیک کہہ کر دیا کیا تم نہیں دیکھتے کہ اب تک لوگ یہی کلمہ کہتے چلے آتے ہیں اور جو اس دن سے قیامت تک حج کریں گے وہ انہی میں سے ہیں جنہوں نے اعلان خدا کا جواب دیا تھا -

کافی اور تہذیب میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا دس برس مدنیہ منورہ میں رہے اور کوئی حج نہیں بجالائے پھر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی -

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ -

پس حضرت نے تو جوان کو حکم دیا کہ بلند آواز سے امر کا اعلان کرو کہ جناب رسول خدا اس سال حج کو جائیں گے پس جو لوگ مدینہ منورہ میں تھے اور ارد گرد کے بد و آنحضرت کے ساتھ حج کے لئے جمع ہو گئے مطلب یہ تھا کہ آنحضرت کے ساتھ حج کریں جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے انہیں غور سے دیکھ کر بجالائیں اور جو کچھ حضرت کو کرتے دیکھیں وہی بجالائیں -

سورة الحج- (۲۹)

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ

ترجمہ: (پس اب تم بتوں کی گندگی سے بچو اور تمام لہو و لعب کی باتوں سے اجتناب کرو کافی اور تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ الرجس من الاثنان سے مراد شطرنج اور قول الزور سے مراد غنا یعنی گانا بجانا ہے تفسیر مجمع البیان میں اتنا اور زیادہ ہے کہ تمام اقسام کے کھیل جن میں ہار جیت ہو اور تمام لہو و لعب کی باتیں اور جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جھوٹی گواہی دینا اور خداوند تعالیٰ سے شرک کرنے کے برابر ہے اور پھر آنحضرت نے ہی آیت تلاوت فرمائی -

سورہ الحج (۳۱)

ذَلِكَ وَمَنْ يُعْظَمُ شَعَائِرَ اللَّهِ

ترجمہ: اور جو شخص خدا کی نشانیوں کی عظمت کریگا پس یہ امر دلوں کی پرہیز گاری میں شامل ہے

سورہ الحج (۳۹)

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ

ترجمہ: جو اپنے ملک سے ناحق صرف اتنی سی بات کہنے پر نکالے گئے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت خدا اور جناب علی مرتضیٰ حضرت حمزہ اور حضرت جعفر طیار کی شان میں نازل ہوئی پھر اسکا حکم جناب امام حسین علیہ السلام کے بارے میں ہوا تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت سے مراد جناب امام حسین علیہ السلام ہیں جبکہ یزید لعین نے اپنی گرفتاری کے لیے آدمی بھیجے کہ ان کو پکڑ کر شام میں لے آئیں اور وہ حضرت وہاں سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے اور میدان کربلا میں شہید کر دیئے گئے ان اللہ وانا الیہ راجعون

سورہ الحج (۴۰)

الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

ترجمہ: اور وہ لوگ جن کو اگر ہم زمین میں تمکن دینگے تو وہ باقاعدہ نماز پڑھیں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک کاموں کا حکم کرینگے اور بدی سے روکیں گے الارض المناقب میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور ان کے جد امجد جناب سید الشہدا علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت مخصوص ہم اہل بیت کی شان میں اتنی تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ پوری آیت آل محمد کی شان میں ہے اور امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام اور ان کے اصحاب کو خدا وند تعالیٰ زمین کے مشرق اور مغرب کا مالک کر دے گا اور ان کے دین کو غالب فرمائے گا اور ان دین کو غالب فرمائے گا اور ان کے ذریعہ سے اور ان کے اصحاب کے ذریعہ سے تمام بدعتوں کو اور باطل کو اس طرح نیست و نابود کر دیگا جیسا کہ ان اشقیاء نے حق کو برباد کرنا چاہا تھا یہاں تک کہ یہ دکھائی بھی نہ دے گا کہ ظلم کہاں ہے

پھر وہ نیکیوں کا حکم دیں گے اور بدیوں سے باز رکھیں گے -

سورہ الحج (۴۵)

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبَ الَّتِي فِي الصُّدُورِ

ترجمہ: پس اس لیے کہ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہے وہ بھی اندھے ہو جایا کرتے ہیں

التوحید اور الخصال میں جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بندے کی آنکھیں چار ہوتیں ہیں دو تو وہ جس سے وہ اپنے امر دین و دنیا کو دیکھتا ہے اور دو وہ جن سے وہ اپنے امر آخرت کو دیکھتا ہے پس جب خداوند تعالیٰ اپنے کسی بندے کی خیر و خوبی چاہتا ہے تو وہ اس کی وہ دو آنکھیں جو اس کے دل میں کھول دیتا ہے اور وہ ان کے ذریعہ سے غیب کو اور اپنے امر آخرت کو دیکھ لیتا ہے اور جب خداوند تعالیٰ اس کی کرتوتوں کے باعث اس کے خلاف ارادہ کرتا ہے تو اس کا قلب جس حالت میں ہے اس طرح چھوڑ دیتا ہے کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہمارے شیعہ جتنے ہیں وہ سب چار چار آنکھوں والے ہیں اور ان کی دو آنکھیں تو سر میں اور دو آنکھیں قلب میں۔ آگاہ ہو جاو کہ مخلوق اصل میں سب ایسی ہی ہے مگر فرق یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے تمہارے دل کی آنکھیں کھول کر رکھی ہیں اور ان کے غیر شیعہ کی دل کی آنکھیں بند ہیں۔

سورہ الحج۔ (۵۰)

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

ترجمہ: پس جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے عمل صالح کئے ان کے واسطے گناہوں کی بخشش ہو گی اور عزت کی روزی۔

سورہ الحج۔ (۵۶)

فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي حَنَاتِ النَّعِيمِ

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور جنہوں نے عمل صالح کئے وہ تو نعمت والی جنتوں میں ہونگے۔

سورہ الحج۔ (۵۷)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّبِينٌ

ترجمہ: اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس انہی کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہو گا

سورہ الحج۔ (۵۹)

ذَلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللَّهُ

ترجمہ: یہ تو ہو گا اور جو اتنی تکلیف پہنچائے جتنی تکلیف خود اس کو پہنچائی گئی ہو پھر بھی ان کے برخلاف بغاوت کی جائے تو اللہ اس کی نصرت ضرور کرے گا تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت میں جناب رسول خدا کا ذکر ہے جبکہ قریش نے ان کو مکہ سے نکلا اور آنحضرت ان کے خوف سے غار میں چلے گئے تب بھی وہ آنحضرت کے قتل کی غرض سے ان کی تلاش میں گئے پس خداوند تعالیٰ نے بدر کے دن

کو اسی زیادتی کی سزا دی اور عتبہ ، شیبہ ولید ابو جہل اور حطہ ابن ابی سفیان وغیرہ قتل کئے گئے مگر جب رسول خدا کا انتقال ہو گیا تو ان کفار کے خون کا مطالبہ کیا گیا اور جناب امام حسین علیہ السلام اور آل رسول خدا وہی مطالبہ میں از روئے بغاوت و ظلم و زیادتی شہید کئے گئے جیسا کہ یزید ملعون کے ان اشعار کے پڑھنے سے ثابت ہوا کہ کاش میرے بدر والے بزرگ نیزوں کے پڑنے سے انصار کا رونا پیٹنا دیکھتے تو وہ خوش ہو کر خوب چیختے چلاتے ۔

سورہ الحج۔ (۶۴)

وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

ترجمہ: اور وہ آسمان کو اس بات سے روکے ہوئے ہے کہ بغیر اس کے حکم کے زمین پر گر پڑے الاکمال میں جناب رسول خدا نے اس حدیث میں جس میں آپ نے بارہ اماموں کا نام بنام ذکر فرمایا ہے بعد اسکے اسماء مبارکہ کہ یہ مذکورہ ہے کہ آنحضرت نے یہ فرمایا کہ جس شخص نے انکا یا ان میں سے ایک کا بھی انکار کیا اس نے خود میرا انکار کیا۔ انہی کے سبب سے خدا وند تعالیٰ آسمان کو اس امر سے روکے ہوئے ہیں کہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر گر نہ پڑے اور انہی کے سبب زمین کی حفاظت فرماتا ہے کہ وہ باشندگان زمین کو لیکر کسی طرف نہ جھک جائے۔

سورہ المومنون۔ (۱)

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ

ترجمہ: بیشک ان خاص مومنوں نے فلاح پائی

کافی میں ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے کسی سے دریافت کیا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ مومن کونسے ہیں جنہوں نے نجات پائی اس نے عرض کی حضور زیادہ واقف ہیں فرمایا یہاں مراد ہیں مومنین و مطیعین اور مطیع چیدہ چیدہ ہی لوگ ہیں۔

سورہ المومنون (۲)

الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

ترجمہ: اور جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں ۔

تفسیر قمی میں ہے کہ تمہارا خشوع نماز میں یہ ہے کہ اور سب باتوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لو اور پوری توجہ افعال نماز ہی کی طرف رکھو انہی حضرت کے جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ کسی شخص کے دل میں جتنا خشوع ہو اس سے جسمانی خشوع کچھ اور زیادہ ظاہر کرے تو یہ فعل ہمارے نزدیک نفاق ہے تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جناب رسول خدا نے کسی شخص کو نماز میں اپنی ڈاڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو تو اس کے اعضاء و جوارح پر بھی اس کا اثر ہوتا نیز یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت نماز میں اپنی نظر مبارک آسمان کی طرف رکھا کرتے تھے مگر جب یہ آیت نازل ہوئی تو سر اقدس جھکا لیا اور نظر زمین کی طرف رکھنے لگے۔

سورة المومنون - (۳)

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ

ترجمہ: اور یہودہ باتوں سے منہ پھیرنے والے ہیں -

ارشاد مفید علیہ الرحمہ میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر بات جس میں ذکر خدا نہ ہو وہی لغو ہے -

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تمہارے بر خلاف بنا کر جھوٹی بات کہے یا تمہاری ایسی صفات بیان کرے جو تم میں نہ ہو تو تم خدا کی خوشنودی کے واسطے اس سے رو گرائی کرو اور ایک روایت میں ہے کہ لغو سے مراد غنا ہے -

سورہ المومنون (۴)

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ

ترجمہ: اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں -

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو زکوٰۃ کی ایک کوڑی بھی روک لیگا وہ نہ مومن ہے اور نہ مسلمان اور خدا کے نزدیک اس کی عزت وقعت نہ ہو گی -

سورة المومنون (۵)

وَالَّذِينَ هُمْ لِأُزْوَاجِهِمْ حَافِظُونَ

ترجمہ: اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے ہیں -

کافی میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا حلال ہے مگر سوائے زن عقیفہ کسی اور سے نہ کرنا کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ

وَالَّذِينَ هُمْ لِأُزْوَاجِهِمْ حَافِظُونَ

سورہ المومنون (۶)

إِلَّا عَلَىٰ أَرْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ

ترجمہ: سوائے اپنی ازواج کے یا اپنے ہاتھ کے مال (لوٹڈی) کے کہ اس صورت میں وہ قابل ملامت نہیں ہیں -

کافی میں بروایت جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ اللہ نے تمہارے لیے تین طرح کی عورتیں کو حلال کیا ہے ایک صورت وہ ہے جس میں عورتیں میراث

پائیکگی وه نکاح دائمی هے دوسری صورت وه هے جس میں عورتیں میراث نه پائیکگی وه متعه هے تیسرے ملکیت هوجانا جیسے لونڈی وغیره

سوره المومنون - (۱۲)

مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِینِ

تفسیر قمی میں هے که سلاله که معنی هیں کهانے اور پینے کا خلاصه جس سے نطفه بن جاتا هے

فِي قَرَارٍ مَكِينٍ

تفسیر قمی میں هے که قرار مکین سے مطلب هے پہلے مرد که انیشن اور پهر عورت کا رحم

خُلُقًا آخِرُ

جناب محمد باقر علیه السلام سے منقول هے که اس سے مطلب هے جنین میں روح پهونک دینا

أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

التوحید میں هے که جناب امام رضا علیه السلام سے دریافت کی گیا که کیا خالق جلیل که سوا کوئی اور خالق هے فرمایا خدا خود فرماتا هے الله احسن الخالقین) اور اس نے یقینا خبر دی هے که اس که بندوں میں خالق بهی تهے ان میں عیسیٰ ابن مریم بهی تهے

سورة المومنون (۱۸)

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّا فِي الْأَرْضِ

ترجمه: اور ہم نے آسمان سے ایک اندازہ سے پانی اتارا پهر اسکو زمین میں ساکن کر دیا تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا سے منقول هے که خدا وند تعالیٰ نے پانچ دریا جنت سے نازل فرمائے

دریائے سیحون یہ ملک بند کا دریا هے -۲- دریائے جیحون بلخ کا دریا هے -۳- دریائے دجله -۴- دریائے فرات دونوں عراق میں هیں -۵- دریائے نیل یہ ملک مصر کا دریا هے

ان پانچوں دریاوں کو الله نے ایک ہی چشمه سے نازل فرمایا هے پهر زمین میں جاری کر دیا هے اور ان میں لوگوں که لیے بہت منافع رکهتے هیں یعنی طرح طرح کی زندگی بسر کرنے که سامان ان که ذریعه سے پیدا هوتے هیں اور یہی خداوند تعالیٰ کی اس آیت کا مطلب هے-

سوره المومنون - (۲۰)

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ

ترجمہ: اور ایک درخت جو طور سینا سے نکلتے ہیں جو ایک روغن کو بھی ساتھ لیے اگتا ہے اور کھانے والے کے لیے سالن بھی

تفسیر قمی میں ہے کہ یہاں شجرہ سے مراد درخت زیتون ہے اور یہ جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ علیہ السلام کے مثل بیان کی گئی ہے پس طور سے مراد پہاڑ اور سینا سے مراد درخت

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ زیتون مبارک درخت ہے پس تم اس کو بطور سالن کھایا بھی کر اور اس کا تیل بھی لگایا کرو۔

التہذیب میں جناب محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین کی وصیت میں یہ بھی تھا کہ میرے تابوت کو پشت کوفہ کی طرف لے جانا پس جہاں تمہارے قدم رکھیں اور سامنے سے ہوا آئے وہیں مجھے دفن کر دینا کہ طور سینا کا اول حصہ وہی ہے چنانچہ اسکی تعمیل کی گئی اور اسی کتاب میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ذکر نجف اشرف میں منقول ہے کہ فرمایا وہ اس پہاڑ کا ٹکڑا ہے جس پر خداوند تعالیٰ نے موسیٰ سے تو ایسا کلام کیا جیسا کلام کرنے کا حق ہے اور عیسیٰ کی ایسی تقدیس فرمائی جیسا کہ تقدیس کرنے کا حق ہے اور ابراہیم کو خلیل مقرر کیا اور محمد مصطفیٰ کو حبیب بنایا اور اسی طرح اسکو کل انبیاء کا مسکن قرار دیا مگر واللہ بعد آدم ونوح کے جنہوں نے اس میں مستقل سکونت اختیار کی ان میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے افضل کوئی نہیں ہے

سورة المومنون (۳۹)

وقل رب انزلی منزلا میرا کاوانت خیر النزلین

ترجمہ: اور یہ عرض کرنا کہ اے میرے پروردگار مجھے برکت کی جگہ اتاریو اور تو ہی سب سے اچھا اتارنے والا ہے۔

من لا یعضر ولا النعیقہ۔

میں ہے کہ حضرت رسول خدا نے جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علی جب تم کسی منزل پر جا کر اترو تو یہ کیا کرو۔

اللهم انزلتی منزله لا مبرا کاوانت خیر المنزلین

ترجمہ: اے اللہ مجھے مبارک جگہ اتاریو اور تو ہی سب سے اچھا مہمان نواز ہے نتیجہ یہ ہو گا کہ اس منزل کی خیر و خوبی تو تم کو دی جائے گی اور اس کا شرتم سے دفع کیا جائے گا۔

سورة المومنون - (۶۰)

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ

ترجمہ: اور وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اس حال میں کہ ان کے دل اس سے ڈرے ہوئے ہوتے ہیں کہ ہم اپنے پروردگار کے حضور میں پلٹ کر جانے والے ہیں کافی میں حضرت جناب امام

جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر تم سے یہ ہو سکتا ہے کہ تم مشہور نہ ہو تو ایسا ہی کرو کیونکہ اس میں کوئی الزام نہیں ہے کہ لوگ تمہاری تعریف نہ کریں اور اور نہ اس میں تم پر کوئی الزام ہے کہ تم لوگوں کی نظر میں بڑے ہو جس حال میں تم خدا کے نزدیک اچھے ہو پھر فرمایا کہ میرے جد امجد جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سوائے دو قسم کے شخصوں کی زندگی کے اور کسی کی زندگی میں کوئی خیر و خوبی نہیں ہے ایک تو وہ شخص جو ہر روز کچھ نیکی زیادہ کرتا رہے اور دوسرے وہ شخص جو اپنی بدیوں کا تو بہ سے تدارک کرتا رہے اور تو بہ ہو کس کی سکتی ہے والیہ اگر کوئی سجدے کرتے کرتے اپنی گردن توڑ ڈالے خداوند تعالیٰ اس کی توبہ ہرگز قبول نہ کرے گا جب تک کہ ہم اہل بیت کی ولایت نہ رکھنا ہو آگاہ رہو کہ جو لوگ ہمارا حق پہنچائیں اور ہمارے ذریعہ سے ثواب کے امید وار ہوں اور روانہ ڈیڑھ پاؤ اٹے پر راضی ہوں اور اتنے کیڑے پر جتنے سے انکا ستر عورتیں ہو جائے اور سر ڈھک جائے اور ہر حالت میں ایسے لوگ خدا سے ڈرتے رہیں اور اسکو پسند کرتے ہوں کہ ان کا حصہ دنیا میں اتنا ہی ہو تو انہی کا خدا وند تعالیٰ نے یہ وصف فرمایا ہے (ما اتو جو کچھ انہوں نے دیا) اسکا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے خدا کی اطاعت کا ثبوت ہے ہماری ولایت کے دیا اور پھر بھی وہ اس میں خائف رہے مگر وہ انکا خوف شک کا خوف نہیں ہے بلکہ انکا خوف اس بات کا رہا کہ کہیں وہ ہماری ولایت و محبت میں قاصر تو نہیں رہے۔

سورة المومنون (۶۲)

وَأَدْنَىٰ كِتَابٍ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

ترجمہ: اور ہمارے پاس ایک نوشتہ ہے جو حق حق بولے گا۔

المناقب میں منقول ہے کہ جب ماہ مبارک رمضان آجاتا ہے تو جناب امام زین العابدین علیہ السلام اپنے غلاموں کے قصور لکھنے شروع فرمادیتے اور جب ماہ مبارک کی آخری شب آتی تو ان سب کو طلب فرماتے اور اس کتاب کو نکالتے اور ہر ایک فرماتے ہیں کہ تونے یہ قصور کیا ہے اور تونے یہ میں تجھے اسکی سزا دونگا وہ سب اپنے اپنے قصور کے محرف ہوتے پھر حضرت انکے بیچ کھڑے ہوجاتے اور یہ فرماتا کہ تم سب بلند آواز سے کہو کہ اے علی ابن الحسین علیہ السلام آپ کے مالک نے بھی آپ کے اعمال اس طرح شمار کرلیے ہیں جیسے کہ آپ نے ہمارے اور اس کے پاس ایک نوشتہ ہے جو حق حق بولے گا اور وہ کسی چھوٹی یا بڑی بات شمار کرنے سے نہ چھوڑے گا پس اپنے اس مالک کی حضور میں عبودیت کے ساتھ کھڑے ہونے کو یاد کیجئے جو زرہ برابر ظلم نہ کرے گا وہ خود ہی گوہی دینے کو کافی ہو گا پس آپ ہمارے قصور معاف کر دیجئے اور ضرور کیجئے آپ کے قصور وہ مالک خود معاف کر دے گا جیسا کہ فرمایا ہے اس حکم کی تعمیل ہو جاتی تو پھر حضرت بہت گریہ فرماتے اور سب کے قصور معاف کر دیتے۔

سورة المومنون (۷۳)

وَإِنَّكَ لَتَدْعُهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

ترجمہ: اور تم ضرور انکو (صراط مستقیم) راہ راست کی طرف بلا تے ہو۔

سورة المومنون (۷۴)

وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَّاكِبُونَ

ترجمہ: اور ضرور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے صراطِ مستقیم (راہِ راست) سے ہٹ جانے والے ہیں

تفسیرِ قمی میں ہے کہ صراطِ مستقیم سے مراد ولایتِ جنابِ امیرِ المومنین علیہ السلام تفسیرِ قمی میں ہے کہ اس سے مراد امامِ حق سے پھر جانے والے کافی میں بروایتِ جنابِ امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنابِ امیرِ المومنین نے ارشاد فرمایا کہ خدا ے تبارک و تعالیٰ اگر چاہتا تو بندوں کو خود ہی اپنی معرفت عطا فرما دیتا۔ لیکن آپ تو اس نے ہم کو اپنا دروازہ اپنی صراطِ اپنی سبیل ٹھہرایا اور وہ وجہ مقرر کر دی جس سے اس تک رسائی ہو سکتی ہے پس جو ہماری ولایت سے روگرداں ہو جائیں یا ہم پر کسی دوسرے کو فضیلت دے دیں تو انہی کو خدانے فرمایا کہ وہ راہِ راست سے ہٹ جائیو الے ہیں

سورہ المومنون - (۹۳)

مَا يُوعَدُونَ

ترجمہ: جس عذاب کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

تفسیرِ قمی میں ہے کہ سعد ابن عبداللہ جابر ابن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنابِ رسالْمآب نے بروز فتح مکہ ہم لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور فرمایا یا ایہا الناس میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے اور اگر تم ایسا کرو گے تو میں بھی تم کو تلوار سے مارو دنگا پھر آنحضرت نے دائیں طرف رخ کیا اور لوگ کہنے لگے کہ جبرئیل انکو اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ جبرائیل نے کہا کہ کہہ دیجئے کہ علی علیہ السلام تم کو مارئیں گے چنانچہ حضرت نے وہی فرمایا پھر جبرائیل امین نے عرض کی کہ ایک موقعہ آپ کو دیا جائے گا اور وہ علی المرتضیٰ کو اور آپ کی وعدہ گاہ وادی السلام ہے ابان رابن تغلب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ وادی السلام کہاں ہیں فرمایا پشتِ کوفہ پر

سورہ المومنون (۱۰۰)

وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ

ترجمہ: اور ان کے آگے اس دن تک کے لیے جس دن وہ مبعوث کئے جائیں گے عالمِ برزخ موجود ہے۔

تفسیرِ قمی میں ہے کہ برزخ دو امر وں کے مابین ایک امر ہے یعنی دنیا او آخرت کے مابین ثواب یا عتاب اور یہی قولِ جنابِ امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واللہ مجھے تمہارے بارے میں برزخ سے ہی اندیشہ ہے اور رہا وہ وقت کہ جب معاملہ خود ہم تک پہنچ جائے گا تو اس وقت تو تمہارے بارے میں سب طرح کا اختیار ہو گا۔

کافی میں ہے کہ جنابِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے کسی نے عرض کی میں نے آپکو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہمارے شیعہ تو سب جنت میں ہونگے خواہ ان سے کیسے ہی افعال ہوئے ہوں فرمایا ہاں میں

نے ایسا ہی کہا تھا واللہ وہ سب جنت میں ہونگے اس پر عرض کی گئی کہ گناہ تو بہت ہی بڑے بڑے ہوتے ہیں فرمایا قیامت کے دن تو بنی مطاع کی شفاعت سے یاوصی نبی کی شفاعت سے تم سب جنت ہی میں ہونگے لیکن تمہارے بارے میں برزخ سے اندیشہ ہے اس پر عرض کی گئی کہ برزخ کیا ہے فرمایا قبر اور موت کے وقت سے لیکر قیامت تک الخصال میں ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے یہی تلاوت فرمائی پھر یہ ارشاد فرمایا کہ یہ قبر ہے کہ اس میں ان کی بہت ہی ضیق بسر ہو گی واللہ قبر یا تو جنت کے چمنوں میں سے ایک چمن ہو جائیگی یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

سورہ المومنون (۱۱۷)

إِنَّهُ لَا يَفْلِحُ الْكَافِرُونَ

ترجمہ: یقیناً کافر فلاح نہ پائیں گے تفسیر صافی میں ہے کہ اس سورۃ کا آغاز مومنوں کی فلاح کی تقریر سے ہوا اور خاتمہ کافروں کی عدم فلاح پر ہوا۔

سورہ النور۔ (۴ تا ۱)

أَنْزَلْنَا بِهَا وَفَرَضْنَا بِنَايَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (۱) الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيْشِبْذُ عَذَابِهِمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (۲) الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (۳) وَالَّذِينَ يُرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (۴) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ترجمہ: یہ ایک سورہ ہے جسکو ہم نے نازل کیا ہے اور جسکو ہم نے فرض گردانا اور اس میں ہم نے کھلے کھلے احکام نازل کیے تاکہ تم یاد رکھو زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مردان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ اور ان دونوں کے بارے میں قانون خدا کے اجر میں رحم نہ آجائے بشرطیکہ تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور یہ بھی ضرور ہے کہ انکی سزا کے وقت مومنوں کا ایک گروہ موجود ہو زنا کرنے والا مرد سوائے زنا کرنے والی عورت یا مشرک عورت کے اور کسی سے نکاح نہ کرنے پائے اور زنا کار عورت سے سوائے زنا مرد کے اور مشرک کے اور کوئی نکاح نہ کرنے پائے اور یہ نکاح مومنوں پر حرام کیا گیا ہے اور جو لوگ شوہر والی عورتوں پر الزام لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انکو اسی کوڑے لگاؤ

اور انکی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہ ضرور نافرمان ہیں سوائے انکے جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور خرابی کی اصلاح کر لیں تو اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

سورہ النور (۱۱)

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ

ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے تہمت لگائی وہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہے تفسیر قمی میں ہے کہ عامہ کی روایت تو یہ ہے کہ یہ آیت عائشہ کے بارے میں اور جو اتہام ان کو غزوہ بنی مطلق میں لگایا گیا تھا اسکے بارے میں نازل ہوئی اور خاصہ کی روایت یہ ہے کہ یہ آیت ام المومنین ماریہ قبطیہ کی شان میں

اور جو الزام عائشہ نے انکو لگایا تھا اسکے بارے میں نازل ہوئی چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی تفسیر میں یہ روایت ہے کہ جب ابراہیم فرزند رسول خدا کا انتقال ہوا اور آنحضرت کو بہت سخت رنج ہو اتو عائشہ نے کہا کہ آپ رنج کس کا کرتے ہیں وہ تو جریح قبطنی کا بیٹا تھا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضیٰ علیہ السلام کو بھیجا اور جریح کے قتل کا حکم دے دیا علی علیہ السلام تلوار لیکر گئے جریح اس وقت ایک ایسے باغ میں تھا جسکے چاروں طرف دیوار تھی اور دروازہ بند تھا حضرت نے جا کر دروازہ کھٹکھٹایا اور جریح دروازہ کھولنے آیا مگر حضرت کے چہرہ پر غضب کے آثار دیکھ کر اس نے دروازہ نہ کھولا اور پچھلے پاؤں پلٹا حضرت چھپ کر دیوار پر چڑھ گئے اور باغ میں اترے اور اس کے پیچھے چلے اور جریح بھاگا اور جب اسے اندیشہ ہوا کہ حضرت نے آیا تو کھجور کے ایک درخت پر چڑھ گیا حضرت بھی درخت پر چڑھ گئے۔

مگر جب اس کے قریب گئے تو اس نے اپنے آپ کو درخت سے گرا دیا اور اسکا ستر کھل گیا تو یکایک دیکھتے کیا ہیں کہ نہ اس کے مرد کی علامت ہے اور نہ عورت کی حضرت امیر المومنین علیہ السلام جناب رسول خدا کی خدمت میں پلٹ آئے اور عرض کی یا رسول اللہ جب حضور مجھے کسی کام کے لیے مقرر فرماتے ہیں تو میں اس میں ایسا مشغول ہوجاتا ہوں جسے گرم کی ہوئی کیل اون میں اترتی چلی جاتی ہے آپ یہ ارشاد فرماتے کہ میں اس کام کو انتہا تک پہنچا دیا کروں یا تحقیق سے بھی کام لیا کروں رسول خدا نے فرمایا نہیں تحقیق سے کام لیا کرو عرض کی کہ اس کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا جریح میں نہ مرد کی علامت ہے نہ عورت کی آنحضرت نے یہ سن کر فرمایا خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت کے بدی اور بدنامی کو دور رکھا۔

تفسیر قمی ہی میں عبارت یہ تبدیل الفاظ و عبارت سورة حجرات کی اس آیت کی تفسیر کے تحت

ہے۔

سورہ حجرات (۶)

إِنْ جَانَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصِيبُوكُمْ

ترجمہ: اگر کوئی گنہگار تمہیں کوئی خبر پہنچائے تو تم اسکی تحقیق کر لیا کرو

اور اس میں اتنا اور زیادہ ہے کہ جریح کو گرفتار کر کے آنحضرت کی خدمت میں لایا گیا تو حضرت نے اس سے دریافت کی اے جریح یہ کیا حالت ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ قبطنیوں کا یہ دستور ہے کہ اپنے خادموں کو خاص کر ان کے جو ان کی عورتوں کے پاس آنے والے جانے والے ہوں خواجہ سرا بنا دیتے ہیں اور چونکہ قبطنیوں کو قبطنیوں ہی سے انس ہوتا ہے

اس لیے مجھے ماریہ قبطنیہ کے والد نے بھیجا تھا کہ ان کی خدمت کیا کروں۔

قول صاحب تفسیر آنحضرت کا علی مرتضیٰ علیہ السلام کی اس طرح جریح کے قتل پر بھیج دینا یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت کی غرض یہ تھی کہ حق کھل جائے اور بدنامی دفع ہو جائے اور علم نبوت سے حضرت یہ جانتے تھے کہ علی علیہ السلام اسکو قتل نہ کریں ورنہ عائشہ کے قول ہر قتل کا حکم حضرت دے نہیں سکتے تھے ہمارے اس قول کی دلیل وہ روایت ہے جو تفسیر قمی میں سورة حجرات میں یوں بیان کی گئی ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ دریافت کیا گیا تھا کہ آیا جناب رسول خدا نے باوجود اس

علم کے ماریہ قبیطیہ کے ہر غلاف جھوٹ بولا گیا ہے اس قبیطی جریح کے قتل کا حکم دے دیا تھا یا آنحضرت اس سے بدعلم تھے اور خداوند تعالیٰ نے علی مرتضیٰ علیہ السلام کی سیرت میں جو تفتیش کی عادت پیدا کر دی تھی اس سے قبیطی قتل سے بچ رہا فرمایا جناب رسول خدا کو اس کی بے گناہ ہی کا علم ضرور تھا اور اگر آنحضرت کے ارادہ میں اسکا قتل منظور ہوتا تو علی علیہ السلام کبھی بھی قتل کئے بغیر واپس نہ آتے آنحضرت کے اس طرح بھیجنے کی تو یہ غرض تھی کہ عائشہ پچھتائے اور اپنے گناہ سے توبہ کرے مگر وہ نہ پچھتائی اور نہ اسکو ایک مرد مسلمان کا نا حق قتل ہو جانا جس کے سبب سے آخر وہ چھوٹی ثابت ہوئی ناگوار گرزتا ۔

سورة النور - (۱۹)

إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیا ئی کی باتیں رائج ہوں انکے لئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور اللہ اسکو خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے کافی ۔ امالی اور تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مردی ہے کہ جو شخص کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بدی کی بات بیان کرے جو اس نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھی اور دونوں کانوں نے سنی ہو تو بھی وہ ان میں داخل ہے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے ۔ ان الذین

کافی میں کسی شخص نے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں یہ بات بیان کی کہ میرے دینی بھائیوں میں سے ایک شخص کی نسبت مجھے ایسی بات کی خبر پہنچی ہے جسے میں بہت ہی نا پسند کرتا ہوں اور جب بھی اس سے اسکی بابت سوال کرتا ہوں تو وہ اس سے انکار کرتا ہے حالانکہ مجھے بہت سے ثقہ لوگوں نے اس بات کی بابت خبر دی ہے ۔

حضرت نے فرمایا کہ اپنے ایمانی بھائیوں کے مقابل اپنے سنے ہوئے اور دیکھتے ہوئے کو جھٹلا اور گو پچاس آدمی قسم کھا کر اسے کے برخلاف تیرے سامنے گو رہی دیں اور وہ تجھ سے ایک بات کہے تو تو اس کے قول کی تصدیق کر اور ان سب کو جھوٹا جان اور اپنے ایمانی بھائی کے پر خلاف کسی ایسی بات کو مشتہر نہ کر (شہرت نہ دے) جس سے اس میں عیب لگتا ہو اور اس کے ذریعہ سے مروت پائمال ہوتی ہو ورنہ تو ان لوگوں میں سے ہو جائے گا جنکی نسبت خدا فرماتا ہے ۔ ان الذین

جناب جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی بدی کی بات کو شہرت دی ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا اس نے پہلے اس بدی کا ارتکاب کیا ۔

سورة النور (۲۶)

لُحَبِيبَاتٍ لِلْحَبِيبِينَ وَالْحَبِيبُونَ لِلْحَبِيبَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ أُولَئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

ترجمہ: بری باتیں برے لوگوں کے لیے زیبا ہیں اور برے لوگ بری باتوں کے لیے موزوں ہیں اور اچھی باتیں اور اچھے لوگوں کے لیے مناسب ہیں اور اچھے لوگ اچھی باتوں کے لیے موزوں ہیں اور یہ

اچھے لوگ ان باتوں سے جو برے لوگ بکتے ہیں بری ہیں ان کے گناہوں کی بخشش بھی ہے اور آبرو کی روزی بھی -

سورہ النور (۲۷)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

ترجمہ: اے ایمان لانے والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور اس کے رہنے والوں پر سلام نہ کر لو نہ جا گھسنا یہی طریقہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پاؤ -

حتی تستانو -

تفسیر حج البیان میں ہے کہ جناب رسول خدا سے دریافت کیا گیا تھا کہ اس آیت میں جو لفظ استیناس ہے اسکا مطلب کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے گھر میں جانے لگے تو تسبیحات اربعہ بلند آواز سے پڑھ لیا اور کھنکھارے نیز یہ بھی منقول ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی اور کھنکھار تو آنحضرت نے ایک عورت جس کا نام روضہ تھا فرمایا کہ یہ فلاں شخص ہے تو اٹھ کر جا اور اس سے یہ کہہ کہ پہلے السلام علیکم کہے اور اس کے بعد ان الفاظ سے اجازت مانگے کیا میں اندر آجاؤں چنانچہ اس عورت نے کہہ دیا اور اس شخص نے اس طرح تعمیل کی -

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی اپنے باپ کی خدمت میں جانے لگے تو اجازت مانگ لے مگر باپ کو اپنے بیٹے کے پاس جانے کی اجازت کی ضرورت نہیں نیز جب کوئی بیٹی یا بہن کے پاس جانا چاہیے اور وہ بیابھی ہوئی ہو تو اجازت لے -

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا کی خدمت میں عرض کی کہ اگر مجھے اپنی ماں کی خدمت میں جانا ہو تو میں اجازت مانگوں فرمایا ضرور عرض کی میرے سوا کوئی دوسرا تو انکی خدمت کرنے والا نہیں ہے تو کیا جب بھی مجھے جانا ہو ہر دفعہ اجازت مانگوں آنحضرت نے فرمایا آیا تو یہ چاہتا ہے کہ اسے ننگا دیکھے اس نے عرض کی نہیں یہ تو نہیں فرمایا بس تو پھر ہر دفعہ اجازت مانگا کرو -

سورہ النور- ۲۹

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ.....لَعَلَّكُمْ تَقْلَحُونَ

ترجمہ: اے رسول مومنوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی آنکھیں بند رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو (غیروں کی نظر) سے بچائیں

یہ ان کے لیے بہتر ہے بے شک خدا ن چیزوں سے واقف ہے کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں تم مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ اپنی آنکھیں بند رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کو (غیروں کی نظر) سے بچائیں اور اپنے بناو سنگار کو سوائے اس کے کہ خود بخود ظاہر ہو ظاہر نہ کریں اور ان کو لازم ہے کہ اپنے سنگار کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں سوائے اپنے شوہر کے یا اپنے باپ دادوں کے یا اپنے شوہر کے باپ دادوں

کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے شوہر کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی ہم مذہب عورتوں کے یا اپنی لونڈی غلاموں کے یا ایسے نوکر مردوں کے جن کو عورتوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے یا ایسے لڑکوں کے جو ابھی عورتوں کے بدنوں سے واقف نہیں یعنی بالغ نہ ہوئے ہوں اور عورتیں چلنے میں اپنے پاؤں اس غرض سے زمین پر روز سے نہ ماریں جو زینت وہ چھپائے ہوئے ہیں کہیں وہ ظاہر ہو جائے اور اے مومنو تم سب کے سب خدا کے حضور میں توبہ کرو تا کہ تم سب فلاح پاؤ

يُعْضُوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

کافی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک جوان انصاری کا ایک عورت سے آشنا سامنا ہو گیا اور اس زمانے میں عورتیں اپنے مقنع کانوں کے پیچھے رکھا کرتیں تھیں پس اس نوجوان نے دیکھا جس حال میں کہ وہ سامنے سے آرہی تھی پھر وہ جب وہ گزر چلی گئی جب بھی اس کی طرف دیکھا پھر یہ ایک کوچہ میں جو ایک خاص قبیلہ کا تھا اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا اور اسے دیکھتا گیا آخر ایک دیوار میں ایک ہڈی یا شیشہ نکلا ہوا تھا وہ اس کے منہ میں لگ گیا اور چہرے پر ایک زخم سا ہو گیا جب وہ عورت جا چکی تب اس خیال کیا تو دیکھا کہ خون اس کے کپڑوں اور چھاتی پر بہ رہا تھا اس نے کہا واللہ میں ضرور جناب رسول خدا کی خدمت میں جاؤں گا اور اس واقعہ کی خبر کروں گا چنانچہ وہ آنحضرت کی خدمت میں آیا حضرت نے اس کی حالت دیکھ کر دریافت فرمایا کہ صورت واقعہ کیا ہے اس نے تمام واقعہ بیان کیا اور جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لیکر آئے

يَحْفَظُو مَرَجِّهْم وَيَحْفَظُن مَرَوْجِهِن

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ قرآن مجید کی ہر آیت میں جہاں حفاظت فروج کا ذکر آیا ہے وہاں زنا سے حفاظت مراد ہے سوائے اس آیت کے کہ یہاں نظر سے حفاظت مراد ہے پس نہ کسی مرد مومن کے لیے حلال ہے کہ وہ اپنے برادر مومن کی ستر کی طرف دیکھے اور نہ کسی مومن عورت کے لیے حلال ہے کہ وہ اپنی کسی مومنہ بہن کے ستر کی طرف دیکھے

زَيِّنَتْهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ زینت سے مراد لباس و سرمہ انگوٹھی ہاتھوں کی مہندی اور کنگن ہیں اور زینت تین قسم کی ہوتی ہے ایک زینت عام آدمیوں کے لیے -۲- دوسری زینت خاص محرموں کے لیے -۳- تیسری زینت مخصوص شوہر کے لیے -

پس عام لوگوں کے لیے زینت تو وہ ہے جسکا اوپر ذکر آچکا ہے اور خاص محرموں کے لیے وہ زینت ہے جو گلے کے ہار کی جگہ سے لیکر اوپر کی ہو یعنی سر، کان، اور ناک (اور خلخال پازیب کی جگہ سے لیکر نیچے نیچے کی اور بازو بند کی جگہ سے لیکر ہاتھوں کی انگلیوں تک اور شوہر کے لیے کل جسم کی ہے -

کافی میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ نامحرم مرد کے لیے عورت کی کن کن چیزوں کو دیکھ لینا حلال ہے

فرمایا ، چہرہ اور پہنچوں تک دونوں ہاتھ اور ٹخنوں تک دونوں پاؤں یہ بھی منقول ہے کہ ان آنحضرت سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کسی عورت سے شادی کا ارادہ رکھتا ہے تو آیا وہ شخص یہ نظر تامل اس کے چہرہ کی طرف اور چلتے میں اس میں اسکی پشت کی طرف نگاہ ڈالے۔

فرمایا کچھ حرج نہیں اور ایک روایت کے بموجب یہ فرمایا کہ جس عورت سے شادی کا ارادہ ہو اس کے چہرہ کی طرف اور پہنچوں تک ہاتھوں کی طرف دیکھنے کا مضائقہ نہیں ہے۔

سورہ النور (۳۲)

نِكَاحًا حَتَّىٰ يُعْزِبَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

ترجمہ: ان کا نکاح کر دو اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے غنی کر دیگا جناب رسول خدا نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص مفلسی کے خوف سے شادی چھوڑ بیٹھے تو اس نے خدا کی طرف سے بدظنی کی کہ اس لیے کہ خدا فرماتا یہ آیت پڑھی نیز انہی حضرت سے منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اور مفلسی کی شکایت کی آنحضرت نے فرمایا کہ شادی کر لو چنانچہ اس نے شادی کر لی اور خوشحال ہو گیا۔

سورہ النور (۳۳)

وَأَلْسِنَتُهُمْ لِيُحَدِّثُوا نِكَاحًا

ترجمہ: اور جن کو تم سے نکاح میسر نہ ہو انکو عفت برتنی چاہیے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انکو اپنے فضل سے غنی کر دے

تفسیر صافی میں ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں یہ امر مشہور ہے کہ جن لوگوں کو نکاح کا سامان یا ذریعہ میسر نہ ہو انہیں لازم ہے کہ شہوت کے قلع و قمع کرنے میں بہت کوشش کریں اور طبیعت کے جوش کو ساکن کرنے کے لیے اور عقیف رہنے کے لیے زیادہ عبادت خدا بجلائیں جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے نوجوان تم میں سے جسے شادی کی استطاعت ہو وہ ضرور شادی کر لے اور جسے اسباب نکاح میسر نہ ہوں تو اسے لازم ہے کہ روزے رکھا کرے کہ روزہ رکھنا قاطع شہوت ہے

سورہ النور (۴۰)

أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ

ترجمہ: یا ان کافروں کے اعمال ان اندھیروں کے مانند جو گہرے سمندر میں ہوں کہ اسکو موج نے ڈھانپ رکھا ہو اور اس موج پر ایک اور موج ہو اور اس موج پر ایک بادل ہو اس طرح اندھیروں ایک کے اوپر ایک ہوں کہ جب کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسکو بھی نہ دیکھ سکے اور جس کے لیے خدا کوئی روشنی قرار نہ دے اسکے لیے کوئی روشنی ہو ہی نہیں سکتی۔

تفسیر قمی میں ہے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اوظلمت سے مراد فلاں (اول و ثانی) فی بحر یخشة سے مراد ثالث من فوق موج سے مراد (طلحہ وزبیر) من موج سحاب سے مراد معاویہ ویزید اور بنی امیہ کے فتنے ہیں۔

سورہ النور (۴۱)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

ترجمہ: اور کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں اور پر پھیلا کر اڑتے والے پرندے اللہ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں ہر ایک ان میں سے اپنی اپنی نماز اور اپنی تسبیح خوب جانتا ہے

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خشکی اور تری میں سے پرندہ ہو یا درندہ ہو یا چوپایہ یہ اس وقت تک شکار نہیں ہوتا جب تک کہ تسبیح خدا سے غافل نہ ہو جائے

سورہ النور (۴۸، ۴۹، ۵۰)

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ (۴۸) وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ (۴۹) أَفِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولَهُ بَلْ أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ)

ترجمہ: اور جب وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ رسول خدا ان کے مابین فیصلہ کرے تو یکایک انہی میں سے ایک گروہ روگردان ہو جاتا ہے اور اگر انکا کوئی حق (حصہ) ہوتا تو فرما نبرادی کرتے رسول خدا کے پاس چلے آتے آیا ان کے دلوں میں کوئی روگ ہے یا یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں یا اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اسکا رسول ان پر کوئی ظلم کرے یہ کچھ نہیں بلکہ حقیقت میں یہ ہیں نافرمان

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب اور عثمان بن عفان کے بارے میں نازل ہوئی وجہ یہ تھی کہ دونوں کا ایک باغ کے بارے میں جھگڑا تھا تو جناب امیر المومنین نے یہ فرمایا کہ چلو ہم جناب رسول خدا سے فیصلہ پر راضی ہیں مگر عبدالرحمان بن عوف نے عثمان سے یہ کہا کہ اس معاملہ کو رسول خدا کے پاس نہ لے جانا ورنہ آنحضرت ضرور تمہارے خلاف اور ان کے (علی) کے حق میں فیصلہ کر دینگے۔

پس عثمان نے جناب امیر المومنین سے یہ کہا کہ ہم تو ابن شیبہ یہودی کے فیصلہ پر راضی ہونگے

ابن شیبہ نے عثمان سے یہ کہا کہ تم رسول خدا کو وحی آسمانی پہنچاتے میں آمین جانتے ہو اور معاملات کے فیصلہ میں انکو غیر معتبر سمجھتے ہو اس پر خداوند تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیتیں نازل کیں۔

سورہ النور (۵۸)

يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ
وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهْرِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَئِ
طَوَافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (٥٨) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمْ
الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: اے ایمان لانے والو لازم ہے کہ تمہارے لونڈی و غلام او رجو تم میں سے ابھی بلوغت کو نہ پہنچتے ہوں (وہ تمہارے پاس آنے کے لیے دن اور رات میں) تین مرتبہ تم سے اجازت لیا کریں

ایک تو نماز فجر سے پہلے اور دوسرے جب تم دوپہر کو قیلولہ کے لیے اپنے کپڑے اتار دیتے ہو اور تیسرے نماز عشا کے بعد یہ تینوں تخلیے کے وقت ہیں ان کے بعد بلا اجازت آنے جانے میں نہ تمہارے ذمہ کوئی الزام ہے اور نہ انکے ذمہ تم ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے جاتے ہی رہتے ہو اللہ اس طرح تمہارے لیے احکام کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

سورہ النور (٤٠)

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لِهِنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

ترجمہ: اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو نکاح کی امید باقی نہ وہ تو اگر وہ اپنا برقع وغیرہ اتار دیا کریں تو ان پر کوئی الزام نہیں جس حال میں کہ ان کو اپنے بناو سنگھار کا اظہار منظور نہ ہو اور اگر وہ اس سے بھی باز رہیں تو نہ ان کے لیے اور بہتر ہے اور اللہ سنے والا اور جاننے والا ہے

سورہ الفرقان (٢)

فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا

ترجمہ: پھر اس کا ایسا اندازہ کر لیا جیسا کہ اندازہ کرنے کا حق ہے

تفسیر قمی میں ہے کہ جناب امام علی رضاعلیہ السلام نے کسی شخص سے دریافت کیا کہ کیا تو جانتا ہے کہ تقدیر کیا ہے۔

اس نے عرض کی نہیں فرمایا کہ اجل اور رزق اور بقا اور فناء کی حدود مقرر کرنا تقدیر ہے پھر حضرت نے دریافت کیا کہ جانتا ہے کہ قضا کیا ہے اس نے عرض کی نہیں فرمایا کہ امر مقدر کا واقع ہونا قضا ہے

سورہ الفرقان (٨)

وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا

ترجمہ: اور نافرمان یہ کہتے ہیں کہ تم تو ایک سحرزدہ شخص کی پیروی کر رہے ہو۔

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبرئیل آمین یہ آیت اس طرح سے پہنچائی -

وَقَالَ الظَّالِمُونَ (آل محمد حقهم) إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا

آل محمد کاحق غضب کرنے والوں نے کہا کہ یہ لوگ صرف ایک جادو کے مارے ہوئے شخص کی پیروی کرتے ہیں۔

سورہ الفرقان (۹)

فَلَا يَسْتَنْطِيعُونَ سَبِيلًا

ترجمہ: سوا ب راہ نہ پا سکیں گے -

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سبیل علی المرتضیٰ ہیں اور مطلب یہ کہ علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ولایت قبول کرنے کی سعادت نہ حاصل کر سکیں گے

سورہ الفرقان (۲۰)

وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا

ترجمہ: اور ہم نے تم میں سے ایک کو دوسرے کے لیے آزمائش مقرر کر دیا آیا تم اب بھی صبر کر سکو گے حالانکہ تمہارا پروردگار سب کا نگران ہے

تفسیر قمی میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور جناب حسنین علیہ السلام کو جمع کیا اور دروازہ بند کر لیا اور فرمایا کہ اے میرے اہل بیت اور اے اہل اللہ خداوند تعالیٰ تم سب پر سلام بھیجتا ہے اور جبرئیل آمین اس گھر میں تمہارے ساتھ موجود ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ خدوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تمہارے دشمنوں کو تمہارے لیے آزمائش مقرر کیا ہے اب تم کیا کہتے ہیں کہ ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خدا کے حکم اور اس کے قضا و قدر پر اس وقت تک صبر کریں گے جب تک کہ ہم اس کے حضور میں حاضر ہوں اور اس سے ثواب کثیر کے خواستگار ہوں۔ اس لیے کہ ہم سن چکے ہیں کہ خدائے تعالیٰ صبر کرنے والوں کو ہر طرح کی خیر و خوبی عطا فرمائے گا پس آنحضرت نے اس قدر گریہ فرمایا کہ گھر سے باہر آواز گریہ معلوم ہو نے لگی اسی پر یہ پوری آیت نازل ہوئی -

سورہ الفرقان (۲۷، ۲۹، ۲۸)

وَيَوْمَ يَعْصُ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا (۲۷) يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فَلَانًا خَلِيلًا (۲۸) لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا

ترجمہ: اور اس دن ظالم (اول) اپنے دونوں ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹ کاٹ کھائے گا اور یہ کہے گا کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اختیار کیا ہوتا ہائے خرابی میری کاش میں فلاں (ثانی) کو یار نہ بنایا ہوتا یقیناً ا

س نے مجھے تذکرہ ولایت کے بعد اس کہ میرے پاس آچکا تھا بھٹکا دیا اور شیطان ہے یہی انسان کی مدد چھوڑ دینے والا۔

سببلا۔ تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہے علیا ولیا اللہ۔ یعنی وہ ظالم کہتا ہو گا کہ کاش ہم نے رسول اللہ کے ساتھ علی مرتضیٰ علیہ السلام کو بھی ولی بنایا ہوتا۔

فلانا۔ تفسیر قمی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس فلانا سے مراد (ثانی) ہے الذکر انہی حضرت نے فرمایا کہ اس سے ولایت جناب امیر المومنین مراد ہیں

الشطین انحضرت نے فرمایا کہ یہ بھی حضرت ثانی (عمر) ہیں

کافی میں انہی جناب امیر المومنین سے خطبہ الوسیلہ میں منقول ہے کہ میری بزرگیاں اتنی ہیں کہ اگر میں انکو بیان کروں تو انکی کوئی حد پا نہیں سکتا اور ان کو غور سے سننے کے لیے بھی طویل مدت درکار ہے مگر دو بدبختوں (اول و ثانی) نے مجھے چھوڑ کر خلافت کی قمیض کسی نہ کسی طرح بہ تکلیف پہن لی اور جس میں انکا کوئی حق نہ تھا۔

اس میں ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے ازروئے خلافت گدی پر جاٹھے اور ازروئے جہالت کا ر خلافت کرنے لگے۔ پس قیامت کے دن ان دونوں کا اتار بہت ہی برا ہو گا اور جو کچھ ان دونوں نے اپنی ذات کے لیے مہیا کیا وہ اور بدتر ہو گا وہ اپنے اپنے گھروں میں ایک دوسرے پر لعنت کریں گے اور ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی سے تبرا کریگا۔ اور جب آنا سامنا ہو گا ہر یار دوسرے یار سے کہے گا۔

یلتت بینی بینک بعد المشرقین فیئس القرین

ترجمہ: کاش میرے اور تیرے مابین مشرق و مغرب کی دوری ہوتی تو بڑا ہی برا یار نکلا

سورہ الفرقان۔ (۳۰)

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا

ترجمہ: اور رسول اللہ اس وقت یہ فرمائیں گے کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے اس قرآن (قراب ناطق) کو بالکل چھوڑ دیا تھا اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے گنہگاروں میں سے ایک دشمن قرار دیا تھا۔ اور تمہارا پروردگار ہدایت و نصرت کے لیے کافی ہے۔

سورہ انعام۔ (۱۱۲)

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنَّ

ترجمہ: اور ہم نے ہر نبی کے دشمن انس و جن میں قرار دیئے

تفسیر قمی میں ہے کہ اس بات کا مطلب کہ ہم تمہارے لیے بھی ایسے دشمن قرار دیئے ہیں جیسے تم سے پہلے ہر نبی کے لیے قرار دیئے تھے۔

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ نے ایک نبی بھی ایسا پیدا نہیں کیا کہ اس کی امت میں دوشیطان نہ ہوں کہ اس زمانے میں تو وہ اس کو ایذا دیتے رہیں اور اس کے بعد لوگوں کو گمراہ کرتے رہیں پس نوح علیہ السلام کو ایسے دو صحابی قضیطنوس اور حزام تھے اور ابراہیم علیہ السلام کے مکمل اور مرام تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے سامری اور مرعقیبا اور عیسیٰ علیہ السلام کے پوپس اور میری نون اور محمد مصطفیٰ کے جتر اور ذریق روایت میں ذریق حصہ ارزق کا ہے جس کے معنی نیلی آنکھوں والا اور جتر بروزن لقب بمعنی لومڑی۔ امام علیہ السلام نے (اول) کو بوجہ اس کی نیلی آنکھوں کے کہا یہ ذریق فرمایا اور (ثانی) کو بوجہ اس کی بے انتہا مکاریوں اور چالاکیوں کے لومڑی سے تشبیہ دی ہے۔

سورہ الفرقان (۵۴)

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو بیٹا (بیٹی اور بہو) اور داماد بنایا۔ تمہارا پروردگار پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

امالی میں براویت انس ابن مالک جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ انس کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا علی مرتضیٰ علیہ السلام آپ کے بھائی ہے فرمایا ہاں انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے سمجھا دیجئے کہ علی علیہ السلام آپ کے بھائی کب ہوئے فرمایا خدا عزوجل نے آدم کو پیدا کرنے سے پہلے تین ہزار سال پہلے عرش کے نیچے ایک پانی پیدا کیا اور اس کو ایک سبز موتی میں جگہ دی پھر موتی کو کہاں رکھا اسکا علم خدا کو ہے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس موتی میں سے پانی کو صلب آدم میں پہنچا دیا پس اس طرح وہ پانی ایک صلب دوسرے صلب میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ صلب عبدالمطلب میں پہنچا پھر خداوند تعالیٰ نے اس کے دو برابر حصے کر دئے اس میں نصف میرے والد عبداللہ کے صلب میں قرار دیا اور نصف میرے چچا ابو طالب کے صلب میں اس پانی کے پہلے حصہ سے ہوں اور علی اس کے دوسرے نصف حصے سے ہیں لہذا علی دنیا میں بھی میرا بھائی اور آخرت میں بھی میرا بھائی ہے اور پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

سورۃ الفرقان (۵۵)

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ترجمہ: اور وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کو پوجتے ہیں جو ان کو نہ نفع پہنچاتے ہیں اور نہ ضرر اور کافر اپنے مالک کے بر خلاف کی پستی پر رہتا ہے۔

تفسیر قمی میں ہے کہ کبھی کبھی انسان کو بھی رب کہا جاتا ہے جسے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت یوسف نے اپنے قید خانے کے ساتھی سے کہا تھا (اذکر نی عند ربک) ہر چیز کا مالک اس کا رب کہلاتا ہے

اور اس آیت میں کافر سے مراد ثانی عمر (اور رب سے یہ مراد جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام ہیں اور ظہیراً سے یہ مطلب کہ ثانی (عمر) عداوت وشرک میں شیطان کا پشتیبان ہے (ساتھی ہے)

سورۃ الفرقان (۶۲)

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا

ترجمہ: اور وہ وہی ہے جس نے رات کو دن اور دن کو اس شخص کے لئے جو ذکر کرنا چاہے یا شکر ادا کرنا چاہے ایک دوسرے کا قائم مقام بنایا دیا ہے

الفیقہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہے کہ تمہاری رات کی عبادت میں کچھ باقی رہ گئی ہو اسے دن میں قضا کے طور پر بجالو اور پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا اس کا مطلب کہ کس شخص سے رات میں اگر قوت نہ ہو تو اس کی قضا دن میں بجا لائے

تفسیر قمی میں اس کے بعد اتنا اور زیادہ ہے کہ یہ بات آل محمد کے اسرار پوشیدہ میں سے ہے

سورة الفرقان - (۶۷)

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا

ترجمہ: اور وہ لوگ جس وقت کچھ خرچ کرتے ہیں تو نہ ضرورت سے زائد صرف کرتے ہیں اور نہ کمی کرتے ہیں بلکہ ان کی گزاران بین بین ہوتی ہے

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جس شخص نے امر حق میں کچھ دیا اس نے تو اسراف کیا اور جس نے کسی کا حق روکا اس نے کمی کی -

جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں گو زیادہ خرچ ہو جائے مگر اسراف نہیں کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اسراف اس میں ہوتا ہے جو مال کو ضائع کرے اور بدن کو نقصان پہنچائے پھر عرض کیا گیا کہ اقتدار کیا ہے فرمایا محض نمک سے روٹی کھانا جس حال میں کہ تم اس سے زیادہ پر قدرت رکھتے ہو پھر عرض کیا گیا -

میانہ روی کیا ہے فرمایا کہ روٹی نمک دودھ سرکہ - روغن کبھی ایک چیز کبھی دوسری چیز کھانا یہ بھی منقول ہے کہ ان حضرت نے اس آیت کو تلاوت فرما کر ایک مٹھی کنکریوں کی پھر لی اور جتنی ہاتھ میں آگئیں ان کو مضبوط پکڑے رہے پھر فرمایا کہ یہ تو اقتدار ہے جسکا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں فرمایا پھر ایک دوسری مٹھی بھی بھر لی اور پورا ہاتھ کھولا دیا جس سے سب کا سب گر پڑیں فرمایا کہ یہ اسراف ہے پھر ایک مٹھی اٹھالی اور ان میں سے بعض کو سہولت سے گرنے دیا اور بعض کو روکے رکھا اور فرمایا کہ یہ قوام (درمیانہ روی) ہے

سورة الفرقان (۷۰)

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

ترجمہ: سوائے اس کے جو توبہ کرے ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے پس وہی تو ہیں جنکی بدیوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دیگا اور اللہ بڑا بخشنے اور رحم کرنے والا ہے -

یہ آیت ہمارے شیعہ گنہگاروں کے بارے میں ہے۔ امالی میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے اس قول کا مطلب دریافت کیا گیا تھا تو فرمایا کہ گنہگار مومن قیامت کے دن مقام حساب میں لاکھڑا کیا جائیگا خداوند تعالیٰ اس کے حساب سے کسی شخص کو مطلع نہ فرمائے گا بلکہ خود اسکا حساب لے گا اور اس کے گناہ اسے جتلائے گا اور جب وہ اپنی بدیوں کا اقرار کر لے گا تو لکھنے والوں کو حکم دے گا کہ اسکی بدیوں کو نیکیوں میں بدل ڈالو اور لوگوں پر وہ نیکیاں ظاہر کرو اس وقت لوگ کہیں گے کہ یہ عجیب بندہ ہے اس سے ایک بدی بھی نہیں ہوئی اور پھر خداوند تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرنے کا حکم دیگا۔ اس آیت کی تاویل یہی ہے اور یہ خاص کر ہمارے شیعہ گنہگاروں کے بارے میں ہے جناب امام علی رضا علیہ السلام سے بروایت اپنے آباؤ اجداد کے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ہم اہل بیت کی محبت گناہوں کو دور کر دیتی اور نیکیوں کو بہت کچھ بڑھا دیتی ہے اور ہم اہل بیت کے محبوں سے عام بندگان خدا کے حق میں جو مظالم ہو گئے ہوں گے ان کا معاوضہ خداوند تعالیٰ خود دے گا مگر جو ظلم خصوصیت کے ساتھ مومنوں پر کیا ہو گا اور جو ضرر ان کو پہنچایا ہو گا اسکا وبال اسکو بھگتنا ہو گا علاوہ جو بدیاں ہو نگیں انکو نیکیوں سے بدل دینے کا حکم دیگا

سورة الفرقان (۷۲- ۷۱)

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا (۷۱) وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا

ترجمہ: اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل بجا لائے تو وہی تو اللہ کی طرف پورا پورا رجوع ہوتا ہے اور وہ خدا کے خاص بندے بدی کی جگہ حاضر نہیں ہوتے اور جب کسی بیہودہ چیز کے پاس سے گزرے ہیں تو بزرگانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام اور تفسیر مجمع البیان میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور جناب جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ الزور سے مراد غنا (راگ اور راگنی) ہے اور تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد غنا بھی ہے اور لہو لعب کے کل جلسے بھی۔

وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا

تفسیر مجمع البیان میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جب انکا ارادہ مرد یا عورت کے اندام نہانی کے ذکر کرنے کا ہو تو فقط کنایہ ذکر کر دیتے ہیں

سورہ الفرقان۔ (۷۴)

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا بُعِدْنَا مِنْ أَرْوَاحِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

اور وہ یہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری ازواج کی طرف سے ہمارے اولاد کی طرف سے آنکھوں میں ٹھنڈک عنایت کر اور ہم کو پرہیز گاروں کا پیشوا بنادے المناقب میں سعید ابن جبیر سے روایت ہے کہ واللہ یہ پوری آیت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں اتری اس سے مراد جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہ اور امام حسن اور امام حسین علیہ السلام مراد ہیں جناب امیر المومنین فرمایا کرتے تھے کہ واللہ میں نے اپنے پروردگار سے کبھی نہ ایسے بیٹے کا سوال کیا جو بہت خوبصورت ہو اور نہ ایسے کا جو کشدہ قامت ہو بلکہ میں نے ہمیشہ ایسی اولاد کی خواہش کی جو خدا کا

مطیع اور اس سے خائف ترسیاں ہوں تاکہ حالت اطاعت و عبادت میں جب میری نظر ان پر پڑے تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں -

سورہ الفرقان-(۷۷)

لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

ترجمہ: اگر تم دعا نہ کرتے ہوتے

تفسیر مجمع البیان میں اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ بہت سا پڑھنا افضل ہے یا بہت سی دعا مانگنی حضرت نے فرمایا بہت سی دعا مانگنی -

سورۃ الشعراء (۱)

طَسَمَ - تفسیر مجمع البیان میں جناب امیر المومنین سے یہ روایت ہے کہ جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جس وقت یہ آیت طسم نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا طا سے مراد طور سینا اور سین سے مراد اسکندریہ اور میم سے مراد مکہ - نیز فرمایا کہ طا سے مراد شجرہ طوبی اور سین سے مراد سدرة المنتہی اور میم سے مراد محمد مصطفیٰ یہ اسم اعظم ہے تفسیر قمی میں ہے کہ طَسَمَ خداوند تعالیٰ کے اسم اعظم کے حروف ہیں -

سورہ الشعراء (۴)

إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ (۴)

ترجمہ: اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایسی نشانی ان پر نازل کر دیں کہ ان کی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں -

الاکمال میں جناب امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ قائم آل محمد وہ ہیں جنکی طرف بلانے کے لیے آسمان سے ایک منادی ایسی ندا دے گا جسے تم سب اہل زمین سن لیں گے اور وہ یہ کہے گا کہ خبردار ہو جاو حجة الله بیت الله کے پاس ظاہر ہو گئے ہیں پس تم سب انکی پیروی کرو اس لیے کے حق انکے ساتھ ہے اور خدا کے اس قول ان نشاء نزل علیہم کا یہی مطلب ہے

فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ خدا وند تعالیٰ عنقریب ان کی یہی حالت کردے گا عرض کیا گیا کس کی - فرمایا بنی امیہ کی اور انکے ماننے والوں کی عرض کی وہ نشانی کیا ہو گی جس کے آگے گردنیں جھک جائیں گی فرمایا کہ آفتاب کا وقت زوال سے لیکر عصر تک آسمان پر ایک ہی جگہ قائم رہنا اور اس کے اندر سے ایک چہرہ کا منہ تک دکھائی دینا جو صاحب الامر کا نام لیکر پکارے گا اور ان کے حسب و نسب سے اہل علم کو آگاہ کر دے گا

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ جس وقت اس آیت کا ظہور ہو گا یعنی صاحب الامر کے نام کے ساتھ ایک چیخ آسمان سے سنائی دے گی تو بنی امیہ کی گردنیں جھک جائیں گی

سورہ الشعرا۔ (۱۰۰، ۱۰۱)

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ (۱۰۰) وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ

ترجمہ: پس اب نہ ہمارا کوئی شفاعت کرنے والا ہے (سفارشی) اور نہ کوئی دلسوز دوست

المحاسن میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شافعین تو ہم ائمہ میں اور صدیق مومنین میں سے ہونگے

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ واللہ ہم اپنے گنہگار شیعوں کی ضرور شفاعت کریں گے یہاں تک کہ جب ہمارے دشمن یہ حالت دیکھیں گے تو یہ کہیں گے فمالنا من شافعین کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ شفاعت ضرور کی جائے گی مگر ناصبی کے بارے میں نہیں اور ایک مومن اپنے پڑوسی کے بارے میں جس نے ایک نیکی بھی نہ کی ہو گی شفاعت کرے گا اور یہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار یہ میرا پڑوسی ہے او مجھے کوئی تکلیف نہ دیتا تھا پس خداوند تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میں تیرا پروردگار ہوں اور میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ تیری طرف سے معاوضہ دوں چنانچہ پروردگار عالم باوجود اس کی ایک بھی نیکی نہ ہونے کے اسے جنت میں داخل کر دے گا اور ادنیٰ سے ادنیٰ مومن کو یہ حق عطا فرمائے گا کہ وہ تیس آدمیوں کی شفاعت کر سکے اس موقع پر جہنمی یہ کہیں گے

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ (۱۰۰) وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ

سورۃ الشعرا۔ (۲۱۶)

فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّي بَرِيٌّ مِمَّا تَعْلَمُونَ

ترجمہ: پس اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو کہہ دو کہ جو عمل تم کرتے ہو میں اسی سے بری ہوں

تفسیر قمی میں ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آپ کے بعد ولایت علی علیہ السلام اور ولایت ائمہ کے بارے میں آپکی نافرمانی کریں گے اور وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی اسی حد میں سمجھی جائے گی کہ جس نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عین حیات میں نافرمانی کی ۔

سورہ الشعرا (۲۲۷)

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور اللہ کی یاد زیادہ کی تفسیر قمری میں ہے کہ یہاں خداوند تعالیٰ نے آل محمد اور ان کے ہدایت یافتہ شیعوں کا ذکر شروع فرمایا ہے

المعانی میں جو کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اس آیت میں ذکر کثیر سے کیا مطلب ہے فرمایا جس نے تسیح فاطمہ زہرا پڑھی اس نے سب سے زیادہ یا دخدا کی ۔

کافی میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے جسے خداوند کو چپکے چپکے یا د کیا اس نے سب سے زیادہ یاد کیا ۔ منافق خداوند تعالیٰ کو اعلانیہ یاد کیا اور دل میں ذرہ بھر بھی نہیں ۔

سورہ الشعراء، (۲۲۷)

وَأَنْتَصِرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

ترجمہ: اور عنقریب وہ لوگ جنہوں نے (آل محمد کے حق) پر ظلم کیا یہ جان لینگے کہ کس کروٹ وہ پلٹتے ہیں الجوامع میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق جو شخص کوئی نیکی لیکر آئیگا اسکے لیے اسکا عوض اس سے بہتر موجود ہے اور بدی لیکر آئے گا تو وہ اندھے منہ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے اور ان سے یہ کہا جائے گا کہ جو عمل تم کیا کرتے تھے اسکو سوا تم کوئی چیز کی بدلا تھوڑا ہی دیا جاتا ہے

سورۃ القصص (۱۵)

مِنْ شِيعَتِهِ

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کو یہ نام مبارک ہو کیسی نے عرض کی حضور کو نسا نام فرمایا شیعہ پھر پوری یہی آیت تلاوت فرمائی ۔

سورہ القصص (۵۴)

انک لا تھدی با مھتدین

ترجمہ ۔ یقینا جسکو تم چاہو راہ پر نہیں لا سکتے لیکن اللہ جسے چاہے راہ پر لے آئے اور وہ راہ پر آئے والوں سے خوب واقف ہے تفسیر قمری میں ہے کہ یہ آیت حضرت ابو طالب غم جناب رسول خدا کی شان میں نازل ہوئی

بشارت المصطفیٰ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے بروایت اپنے آباواجداد کے منقول ہے کہ ایک دن جناب امیر المومنین رحبہ کوفی میں تشریف لائے اور لوگ کثرت سے جمع تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا یا امیر المومنین آپ کو تو خدا نے اس منزلت پر پہنچایا ہے حالانکہ آپ کے والا محترم دوزخ میں عذاب پا رہے ہیں حضرت نے فرمایا خاموش رہ کیا کہتا ہے اس ذات کی قسم جس نے محمد مصطفیٰ کو برحق نبی بنا کر بھیجا اگر میرے والد روئے زمین کے کل گنہگاروں کی شفاعت کریں تو خداوند تعالیٰ ان کی شفاعت سب لوگوں کے حق میں قبول کرئے گا میرے والد ماجد اور جہنم میں عذاب دیئے جائیں ۔ جس حال میں کہ میں ان کا بیٹا قسیم جنت و نار ہو پھر فرمایا اسکی کی قسم جس نے

محمد مصطفیٰ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا قیامت کے دن حضرت ابو طالب علیہ السلام کا نور سوائے پانچ نوروں کے نام مخلوق خدا کے نوروں کو ماند کر دیگا۔

وہ پانچ نور یہ ہیں ۱۔ محمد مصطفیٰ کا نور ۲۔ میرا نور ۳۔ سیدہ فاطمہ زہرا کا نور ۴۔ حسنین علیہ السلام کا نور ان نو اماموں کا نور جو اولاد حسین علیہ السلام سے ہیں اس لیے کہ ہمارے ان پانچوں نوروں سے خدا وند تعالیٰ نے حضرت ابو طالب علیہ السلام کا نور پیدا کیا جسے آدم سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔

سورہ القصص - (۸۴)

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

ترجمہ: اور جو ایک خاص نیکی لائیگا پس اس کا بدلہ اس سے بہتر ہو گا اور جو ایک خاص بدی لائے گا تو ان لوگوں کو جو بدی کیا کرتے ہیں صرف ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسا کہ وہ عمل کیا کرتے تھے

سورۃ القصص (۸۸)

كُلُّ شَيْءٍ بِأَلَيْكُ إِلَّا وَجْهَهُ

ترجمہ: ہر شے سوائے وجہ (چہرہ) اللہ کے ہلاک ہونیوالی ہے

وجہ کے معنی چہرہ کے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ الاوجہہ سے مراد ہے دین خدا اور جناب رسول خدا اور امیر المومنین علیہ السلام دین اللہ تھے وجہ اللہ تھے اور بندگان خدا کے لیے عین اللہ (خدا کی آنکھ) لسان اللہ تھے یعنی خدا و تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کا ذریعہ اور ہم وجہ اللہ ہیں یعنی وہ ذریعہ جس سے خدا وند تعالیٰ تک رسائی ہوتی ہے

جس وقت تک خداوند تعالیٰ کو اپنے بندوں میں حجت باقی رکھنی منظور ہے ہم برابر باقی رہیں گے اور جب خدا و تعالیٰ ہماری ضرورت نہ سمجھے گا دنیا سے ہم اٹھا لیگا اور ہمارے متعلق جو کچھ مناسب جانے گا کریگا

سورۃ العنکبوت (۱-۲)

الم (۱) أَحْسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ

ترجمہ: الف - لام - میم - کیا آدمیوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ اتنا کہنے سے چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی

مجمع البیان میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یفتنون کے یہ معنی منقول ہیں کہ انکی آزمائش انکی جانوں کے بارے میں اور مالوں کے بارے میں بھی کی جائے گی

نیچ البلاغہ میں ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا امیر المومنین ہمیں یہ تو بتلائیں کہ فتنہ کیا چیز ہے آیا اس کے بارے میں بھی آپ نے رسول خدا سے سوال فرمایا تھا امیر المومنین نے

فرمایا ہاں جس وقت خدا وند تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی الم احسب الناس میں نے جان لیا تھا ہماری آزمائش اس وقت تک نہ ہو گی جب تک کہ جناب رسول خدا ہم میں موجود رہیں گے بس میں نے عرض کی یا رسول اللہ فتنہ کیا ہے جسکی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی۔ فرمایا یا علی میری امت فوراً ہی میرے بعد آزمائش میں پڑ جائے گی میں نے عرض کی یا رسول اللہ احد کے دن جبکہ مسلمانوں میں سے جو شہید ہونے والے تھے شہید ہو چکے تھے اور مصلحت خدا سے میری شہادت اس وقت ہٹا لی گئی اور مجھے یہ شہادت کا ہٹا لینا ناگوار گزرا تھا آیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اے علی خوش ہو جاو تمہارے لیے تو شہادت تو آگے موجود ہے آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے ضرور ایسا کیا تھا اور ضرور ایسا ہونے والا ہے مگر اے علی تم اس وقت کیا صبر کرو گے میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ تو صبر کا موقع نہیں ہے بلکہ خوشی کا اور شکر کا موقع ہے (کہ شہادت جیسا عظیم رتبہ ہاتھ آئے گا) پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اے علی عنقریب میری امت کے لوگوں کو ان کے اموال کے بارے میں آزمائش کی جائے گی وہ اس دین میں داخل ہو نیکا پروردگار عالم پر احسان جتلائیں گے اس کی رحمت حاصل کرنے کی آرزو مند ہونگے اور اسکی سطوت سے بے خوف ہوجائیں گے اور چھوٹے شبہوں اور پھول میں ڈالنے والی خواہشات نفسانی کے ذریعہ خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال قرار دیں گے پس شراب کو تو بنید کے نام سے حلال ٹھہرائیں گے اور رشوت کو ہدیہ اور تحفہ کے نام سے اور سود کو بیع کے نام سے میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ میں انہیں کس درجہ پر سمجھوں آیا مرتد ہو جانے کے درجہ میں یا فتنہ کے درجہ میں فرمایا فتنہ (امتحان) کے درجہ میں (نتیجہ جو کچھ بھی ہو پاس ہو یا فیل) تفسیر قمی میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عباس ابن المطلب جناب امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ چلئے لوگ آپ سے بیعت کریں گے حضرت نے فرمایا کہ آیا آپکا خیال ہے کہ وہ ایسا کرئیں گے عرض کی ضرور فرمایا تو پھر خدا کے اس قول کا کیا مطلب ہو گا۔ الم احسب الناس کافی میں ہے کہ انہی حضرت نے یہ آیت تلاوت فرما کر حاضرین سے سوال کیا کہ آیا تم سمجھتے ہو فتنہ کیا ہے لوگوں نے عرض کی کہ دین کے بارے میں آزمائش فرمایا۔ ہاں۔ تو لوگوں کی اس طرح آزمائش کی جائیگی جیسا کہ سونا جانچا جاتا ہے پھر جو اس جانچ میں کامل اتریں گے وہ ایسے ہی ہونگیں جیسا کہ کندن

سورہ العنکبوت (۷)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ

ترجمہ: اور لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ہم ضرور انکی بدیوں کو ان سے دور کردیں گے اور جو عمل وہ کیا کرتے تھے ہم ان کو ضرور اس سے بہتر بدلہ دینگے۔

سورۃ العنکبوت (۸)

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے

سورۃ العنکبوت (۹)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ہم ضرور انکو صالحین میں داخل کریں گے

سورة العنكبوت (۱۵)

فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ

ترجمہ: اور ہم نے نوح کو اور رکشتی والوں کو نجات دی اور اس کشتی کو تمام اہل عالم کے لیے ایک نشانی قرار دیا۔

سورة العنكبوت (۴۳)

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ

ترجمہ: اور یہ مثالیں بیان تو ہم کل آدمیوں کے لیے کرتے ہیں حالانکہ سوائے اہل علم کے سمجھتا ان میں سے ایک بھی نہیں۔

تفسیر قمی میں ہے کہ العالمون سے مراد آل محمد ہیں اور تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ عالم وہ ہے جو خدا کی طرف سے سمجھ رکھتا ہو اسکی اطاعت کے بموجب عمل کرتا ہے اور اسکی ناراضگی سے اجتناب کرتا ہو

سورة العنكبوت ۴۵

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ

یقیناً نماز بے حیائی کی بات اور بدکاری سے باز رکھتی ہے اور اللہ کا ذکر بڑا بے تفسیر قمی میں ہے کہ جب تک نماز کسی شخص کو بے حیائی اور بدکاری سے باز نہ رکھے گے تب تک اسکو خدا سے دوری ہوتی چلی جائے گی۔

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا نے اس روایت میں یہ مروی ہے کہ انصار میں اے ایک نوجوان نمازیں تو جناب رسول خدا کے ساتھ پڑھا کرتا تھا اور بہت سی بے حیائی کی باتوں کا مرتکب بھی ہوتا تھا یہ واقعہ آنحضرت کے سامنے بیان کیا گیا تو حضرت نے فرمایا کہ دیکھتے رہو ایک دن اس کی نماز اسے ان بدیوں سے باز رکھے گی چنانچہ بہت عرصہ نہ گزرا تھا وہ تائب ہو گیا

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا فحشاء و منکر سے مخصوص لوگ مراد ہیں اور ذکر خدا سے ہم اہل بیت رسالت مراد ہیں اور ہم ہی اکبر ہیں الفحشاء سے مراد اول اور المنکر سے مراد ثانی عمر اس لیے کہ دونوں صاحب ازوائے صورت و سیرت بمع بے حیائی اور بدکاری تھے اور اصلی نماز ہی وہ ہے کہ جو ان دونوں کی محبت سے باز رکھے اور المعروف سے مراد ایسی ہی نماز ہے

سورة العنكبوت (۶۵)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ

ترجمہ: اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے (حق) مولائے کائنات جو جب بھی اس کے پاس آئے جھٹلائے کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہے

سورة العنكبوت (۶۹)

وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ

ترجمہ: اور اللہ خود نیکی کرنے والوں کے ساتھ ساتھ ہے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت آل محمد اور ان کے شیعوں کے بارے میں ہے معانی الاخبار میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاو قرآن مجید میں میرے بہت مخصوص نام ہیں پس تم ہوشیار رہنا چاہیے کہ ان سے ناواقف رہ کر معاملہ دین میں بھٹک نہ جاؤ محسن میں ہوں اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے

وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ)

سورة روم - (۱۷-۱۸)

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ (۱۷) وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ

ترجمہ: پس جس وقت تم کو شام ہوتی ہے اور جس وقت تم کو صبح ہوتی ہے خدا کی پاکیزگی بیان کیا کرو اور آسمانوں اور زمین میں شام کے وقت اور جس وقت تم کو دوپہر ہوتی ہے

تفسیر قمی میں ہے کہ ایک روایت کے مطابق یہ آیت پانچوں نمازوں کی جامع ہے

تمسون سے مراد نماز مغرب و نماز عشاء - تعجون سے مراد فجر عشاء سے مراد نماز عصر اور تنظہرون سے مراد نماز ظہر -

سورة روم (۱۹)

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي

ترجمہ: وہ مردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردے کو نکالتا ہے

تفسیر قمی مجمع البیان میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس کے معنی ہیں کہ کافر کے صلب سے مومن پیدا کرتا ہے اور مومن کے صلب سے کافر کو تفسیر قمی میں بھی بحسنہ یہی معنی درج ہیں

سورة روم (۲۷)

وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ

العیون میں جناب امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب نے جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ المثل اعلیٰ تم ہو گویا تم اس درجے کے بندے ہو اور ایک روایت میں جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے خطبہ کے آخر میں یہ فرمایا

نحقن كلمة لتقوى وسبيل الهدى والمثل الاعلى

ترجمہ: ہم کلمہ تقویٰ ہیں شاہراہ ہدایت اور ہم مثل الاعلیٰ ہیں

اور زیارت جامع میں جناب امام تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ الفاظ موجود ہیں

العدم على ائمة الهدى --- ووسيه الانبياء والمثل الاعلى

سورہ روم (۳۰)

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ: پس اے نبی تم خالص دل سے دین کی طرف اپنا رخ کیے رہو اور خدا کی بنائی ہوئی سر پشت جس پر اس نے آدمیوں کو پیدا کیا یہی ہے خدا کی بناوٹ میں کوئی تبدیلی ہو نہیں سکتی راہ مستقیم یہی ہے لیکن بہت لوگ علم نہیں رکھتے۔

کافی میں تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آیت میں الدین سے مراد ولایت جناب امیر الامومنین علیہ السلام قمی میں ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ فطرت اللہ سے مراد ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ و علی امیر المومنین

سورہ روم (۳۸)

فَاتِذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ

ترجمہ: پس اے رسول تم قرابتداروں کو اس کا حق دے دو

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت ابو بکر سے بیعت کر لی گئی اور ان کی حکومت مہاجرین و انصار پر قائم ہو گئی تو انہوں نے کسی شخص کو بھیجا کہ ملک فدک سے جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہ بنت رسول اللہ کے کارندے کو نکال دے جب حضرت کو اپنے کارندے کے نکالے جانے کی خبر ملی تو ابو بکر کے پاس تشریف لائیں اور فرمایا کہ اے ابو بکر مجھے جو میراث جناب رسول خدا سے پہنچی ہے تو مجھے اس سے کیوں روکتا ہے اور میرے کارندے کو تو نے کیوں نکال دیا ہے

انہوں نے کہا کہ اے ابو بکر میں اس وقت تک گواہی نہ دوں گی جب تک کہ قول رسول سے تجھ کو خد اکی قسم دیکر دریافت کرتی ہوں آیا تو یہ نہیں جانتا کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ام ایمن ایک عورت

جنت میں سے ہے ابو بکر نے کہا ضرور فرمایا تھا جب یہ اقرار لے چکیں تب ام ایمن نے کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جناب رسول خدا کو وحی فرمائی فات ذوالقربیٰ □ حقہ اور آنحضرت نے خدا کے اسی حکم کے بموجب باغ فدک کو جناب سیدہ کے لیے خالصہ قرار دیا پھر حضرت علی تشریف لائے اور انہوں نے بھی ایسی شہادت دی تو ابو بکر نے فدک کی واپسی کے متعلق ایک نوشتہ لکھا اور جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کے حوالے کر دیا۔

اتنے میں (عمر کمینہ) آگیا اس نے پوچھا کہ یہ نوشتہ کیا ہے ابو بکر نے بیان کیا کہ بنت رسول اللہ نے دعویٰ کیا اور ام ایمن اور حضرت علی نے ان کے حق میں گواہی دی لہذا میں نے فدک کی واپسی کے متعلق لکھ دیا عمر کمینہ نے وہ نوشتہ جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہ سے لے کر پارہ پارہ کر دیا اور کہا کہ یہ خالصہ تو سب مسلمانوں کا ہے اور اویس بن حدثان عائشہ اور حفصہ یہ گواہی دیتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ ہم گروہ انبیاء کسی کو وارث نہیں چھوڑتے ہیں اور وہ صدقہ ہے

رہے علی یہ فاطمہ کے شوہر ہیں اپنے ذاتی نفع کے لیے گواہی دے رہے ہیں ہاں ام ایمن بے شک ایک نیک عورت ہے مگر وہ اکیلی ہیں اگر کوئی گواہ اور بھی ان کے ساتھ ہوتا تو ہم کچھ غور کرتے پس جناب سیدہ زہرا علیہ السلام نہایت مخرون و مخموم اور روتی ہوئی چلی آئیں بعد اس واقعہ کے حضرت علی ابو بکر کے پاس ایسے وقت میں تشریف لائے وہ مسجد میں تھا اور اس کے گرد و پیش مہاجرین و انصار موجود تھے فرمایا ابو بکر تو نے تو فاطمہ سلام اللہ علیہ کو اسکی میراث سے کیوں محروم کر دیا جو جناب رسول خدا سے پہنچی تھی اور حالانکہ وہ اس علاقہ کی جناب رسول خدا کی زندگی میں ہی مالک ہو چکی تھیں ابو بکر نے کہا یہ تو سب مسلمانوں کا حق ہے اگر سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا گواہ پیش کریں کہ آنحضرت نے ان کا خالصہ قرار دے دیا تھا تو دیکھا جائے ورنہ اسکا اس میں کوئی حق نہیں ہے امیر المومنین نے فرمایا اے ابو بکر آیا تو نے معاملہ فدک میں قانون کے خلاف فیصلہ کرنا ہے جو اس نے تمام مسلمانوں کے لیے بنایا ہے اس نے کہا نہیں تو فرمایا نہیں کیسے خیال تو کر کہ اگر ایک چیز مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو اور وہ اس کے مالک ہوں اور میں اس کے بارے میں دعویٰ پیش کروں تو تو ثبوت کسی سے مانگے گا اس نے کہا کہ آپ سے۔ فرمایا بس اب تو یہ کہہ کہ تو سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے اس چیز کے بارے میں کیوں ثبوت طلب کرتا ہے جو ان کے ہاتھ میں تھی اور جسکی وہ زمانہ رسول خدا میں مالک ہو چکی تھیں۔ اور رسول خدا کی وفات کے بعد سے اب تک مالک رہیں اور مسلمانوں اگر خالصہ ہونے کے مدعی ہیں تو ان سے ثبوت و گواہ طلب کیوں نہیں کرتا جیسا کہ ابھی تو نے کہا ہے کہ اگر میں مدعی ہوتا تو مجھ سے گواہ طلب کرتا جیسا کہ ابھی تو نے کہا اگر میں مدعی ہوتا تو مجھ سے گواہ طلب کرتا پس ابو بکر تو چپ ہو گیا پھر عمر کمینہ بولا کہ اے علی اپنے کلام سے تو ہم کو معاف کیجئے اس لیے کہ ہم کو آپ کی دلیلوں کے جواب دینے کی قوت نہیں ہے مگر اس معاملہ میں اگر آپ عادل گواہ پیش کریں تو کچھ ہو ورنہ وہ مسلمانوں کی جاگیر قرار دیا جا چکا ہے آپکا اس میں کوئی خاص حق ہے نہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا۔ اس کے بعد جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہا یا ابو بکر تو کتاب خدا بھی پڑھا کرتا ہے اس نے کہا جی ہاں کیوں نہیں فرمایا بتا تو سہی یہ قول خدا انما یرید اللہ۔۔۔۔ تطہیر کس کی شان میں نازل ہوئی آیا ہماری شان میں یا ہمارے دشمنوں کی شان میں کہنے لگایا حضرت آپ ہی کی شان میں فرمایا الغرض محال دو گواہ تیرے سامنے آکر یہ گواہی دیدیں کہ معاذ اللہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ نے چوری کی ہے تو اس وقت تو کیا کرے گا کہا کہ میں ان پر بھی اس طرح حد جاری کروں گا جس طرح اور مسلمانوں پر۔ فرمایا مگر یہ بھی سمجھا کہ اس صورت میں تو تو کافر ہو جائے گا اس نے کہا بھلا کس طرح فرمایا اس طرح کہ اس صورت میں آدمیوں کی شہادت تو تو نے قبول کی اور خدا کی شہادت جو انکی عصمت و طہارت کے بارے میں تھی اس کو تو نے رد کر دیا۔ اسی طرح تو نے معاملہ فدک میں اللہ اور اللہ کے رسول کے حکم کو تو رد کر دیا جنہوں نے فدک

کو فاطمہ سلام اللہ علیہا کی جاگیر قرار دیا تھا اور آنحضرت نے اپنی عین حیات میں جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کا اس پر قبضہ کرادیا تھا تو نے ایک جنگلی عرب کی شہادت قبول کر لی اور جسے سیدھی طرح موتنا (طہارت) بھی نہیں آتا یعنی اویس بن حدثان اور دو ایسی عورتوں کے (عائشہ اور حفصہ) جن کے دلوں کے یقینا حق سے ہٹ جانے کی تو خداوند تعالیٰ شہادت دے چکا ہے (فقد صفت قلكما) پس تم دونوں عائشہ و حفصہ کے دل کج ہو گئے ہیں یعنی قبول حق سے منحرف ہو گئے ہیں اور ایسی شہادتوں کی بنا پر تو نے فدک جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے چھین لیا اور اسے مسلمانوں کا مال قرار دے دیا حالانکہ جناب رسول خدا یہ فرما چکے ہیں

البیہ علی المدعی ولیمن من الدعی علیہ -

ثبوت دینا مدعی کے ذمہ ہے اور اگر مدعا علیہ انکار ہو تو حلف اٹھانا اسکے ذمہ جناب امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام کا یہ بیان سنکر لوگوں کو ابو بکر یہ سخت غصہ آیا بعض ان میں سے رونے لگے کہ واللہ علی مرتضیٰ علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا ہے حق بجا ہے اور جناب حجت کو اس طرح ثابت کر کے اور دشمن کو ساکت کر کے دولت سرا کو تشریف لے گئے اس کے بعد جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مسجد میں آنا اور قبر جناب رسول خدا پر جانا مرثیہ پڑھنا اور ابو بکر و عمر کا جناب امیر المومنین علیہ السلام کے قتل کے لیے سازش کرنا سب حضرت نے مفصل بیان فرمایا

سورہ روم (۳۹)

وَمَا آتَيْنُم مِّن رَّبًّا لَّيْرُبُوا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرُبُّوا عِنْدَ اللَّهِ

ترجمہ: او رجو سود بھی تم اس غرض سے دیتے ہو کہ وہ لوگوں کے مال کو کچھ بڑھا دے تو اللہ کے نزدیک کچھ نہیں بڑھاتا۔

تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ربا کی دو قسمیں ہیں جن میں سے ایک تو حلال ہے اور ایک حرام حلال تو یہ ہے کہ ایک شخص اپنے دینی بھائی کو اس لالچ سے قرض دے کہ وہ جب اسکا قرض واپس کرے تو کچھ بڑھا کر واپس کرے مگر اس پڑھو تری کے متعلق کوئی شرط ان دونوں کے ما بین اس ذیادتی کے دینے کی کوئی شرط نہ ہو یہ رقم زاہد قرض دینے والا کے لیے مباح ہو گی الا اس کو اس قرض دینے کا خدا کی طرف سے کوئی ثواب نہ ملے گا اور فلا یربو عند اللہ کا یہی مطلب ہے اب رباربا حرام اسکی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کس کو قرض دے اور یہ شرط کرنے مدیوں اسے اتنا اور اتنا بڑھا کر دیا کرے پس یہ زیادہ لینا بھی حرام ہے اور زیادہ دینا بھی حرام ہے کافی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ ربا کی دو قسمیں ہیں ایک ان میں سے جائز ہے اور دوسری نا جائز ہے پس جو جائز ہے وہ یہ ہے کہ تم کسی شخص کے لیے ایک تحفہ لے جاؤ اور عرض اس سے یہ ہو کہ وہ اسکے معاوضہ میں تمہیں اس پیش قیمت چیز دے پس اگر اس نے دی تو یہ ربا ہو گا مگر جائز جسکا خداوند تعالیٰ اس آیت میں ذکر فرماتا ہے ربا وہ ربا جو ناجائز ہے وہ وہی ہے جسکو خداوند تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور اس پر آتش جہنم کی وعید بھی فرمائی۔

تفسیر مجمع البیان میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس آیت میں ربا سے مراد وہ ہدیہ اور تحفہ ہے جو ایک شخص دوسرے شخص کے پاس سے اس غرض سے لے جائے کہ معاوضے میں اسے زیادہ بیش قیمت پائے تو اس صورت میں نہ اس کے لیے ثواب ہے اور نہ ہی عذاب

سورہ روم (۳۹)

وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رَبًّا لِيَرْبُؤَا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ

ترجمہ: اور رضائے خدا کے لیے جو زکوٰۃ تم دیتے ہو پس ایسے ہی لوگ اپنے مال و ثواب کے بڑھانے والے ہیں۔

تفسیر قمی میں کہ یہاں زکوٰۃ سے مراد وہ نیکی ہے جو تم اپنے برادر مومن کے ساتھ کرو اور وہ قرض جو تم بلا کسی لالچ کے ان کو دے دو اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دروازہ بہشت پر یہ لکھا ہے کہ صدقہ دینے میں ایک کا بدلہ دس ملے گا اور قرض حسنہ دینے میں ایک کا بدلہ اٹھارہ گنا۔

سورہ روم (۴۷)

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ: اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو مرد مومن بھی اپنے برادر ایمانی کی عزت پر سے کسی حملے کو دفع کر دے گا اسکا خدا پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن آتش دوزخ کو اس پر سے ہٹا دے الفکہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی نصرت کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو خدا کی نافرمانی میں گرفتار دیکھ لے۔

سورۃ لقمان (۶)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

ترجمہ: اور آدمیوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو بہودہ باتوں کا خریدار ہے کہ بغیر علم کے لوگوں کو راہ خدا سے بھٹکائے اور انکی ہنسی اڑائے دلیل کرنے والا عذاب ایسے ہی کے لیے ہے۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد لہو الحدیث عنا۔ میخوای (شراب) اور ہر قسم کا لہو لعب ہے

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ غنا ان چیزوں میں سے جن پر خدا و تعالیٰ نے جہنم کی وعید فرمائی اور پھر حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی المعالی اور کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس سے مراد غنا یعنی گانا ہے تفسیر مجمع البیان میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ اس سے مراد امر حق میں طعن کرنا اور اسکا مذاق اڑانا ہے جیسا کہ ابو جہل اور اسکے ساتھ کیا کرتے تھے۔

سورہ لقمان (۱۳)

إِنَّ الشِّرْكََ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

ترجمہ: بیشک شرک سب سے بڑا ظلم ہے

کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ظلم تین طرح کا ہوتا ہے ایک ظلم ایسا جسے خداوند تعالیٰ بخش دے گا اور ایک ظلم ایسا ہے جسے وہ برگز نہ بخشے گا اور ایک ظلم ایسا ہے جس سے چشم پوشی نہ کریگا پس وہ ظلم جسے خداوند تعالیٰ بخش دے گا وہ ایسا ہے جو بندہ نے خود اپنے ہی اوپر کیا ہو گا اور رہا وہ ظلم جس سے وہ چشم پوشی فرمائے گا وہ حق العباد سے متعلق ہے اور وہ ظلم جسے خداوند تعالیٰ برگز نہ بخشے گا وہ شرک ہے۔

سورہ لقمان، (۱۴)

اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ

تو میرا بھی شکر گزار رہ اور والدین کا بھی۔

العیون میں جناب امام علی رضا علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے جسکا ایک جزو یہ بھی ہے کہ خداوند تعالیٰ نے بندے کو اپنا شکر گزار ادا کرنے کا بھی حکم دیا ہے اور خود اس کے والدین کے شکر ادا کرنے کا بھی پس جو شخص اپنے والدین کا شکر گزار نہ وہ تو گویا اس نے خدا کا شکر بھی ادا نہ کیا۔ نیز انہی حضرت سے یہ بھی منقول ہے کہ مخلوق میں سے جو شخص بھی اس پر احسان کرنیوالا ہو اگر شکر ادا نہ کرے تو گویا اس نے خدا کا شکر ادا نہیں کیا۔

سورہ لقمان (۱۵)

فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا

ترجمہ: دنیا کے معاملات میں ماں باپ دونوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا رہ۔

کافی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ ایک شخص جناب رسول خدا کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے فرمایا خداوند تعالیٰ کا تو کسی چیز میں شریک نہ کر گو تجھے آگ سے جلایا جائے اور سخت سے سخت عذاب بھی دیا جائے البتہ اگر محل تقیہ ہو تو وہ اس حکم سے مثنئی ہے یعنی جان بچانے کے لیے منہ سے کچھ کہہ لے اور دل و ایمان سے مطمئن ہو اور اپنے والدین کی اطاعت کرو وہ زندہ ہوں یا مردہ ان کے ساتھ نیکی کئے جاو او راگر وہ تجھے یہ بھی حکم دیں کہ تو اپنے اہل و عیال کو اور مال کو چھوڑ دے تو ایسا ہی کرے اس لیے کہ امور دینی میں انکی اطاعت کرنا مجملہ ایمان ہے

سورہ لقمان (۳۴)

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

ترجمہ: بیشک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی مینہ بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ حمل میں کیا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ گل وہ کیا کریگا اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ کس طرح سے زمین میں مرے گا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور باخبر ہے

سورہ السجدہ (۱۶-۱۷)

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (۱۶) فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

ترجمہ: ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں وہ اپنے پروردگار سے پیہم و امید کی حالت میں دعائیں مانگتے رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیا گیا چیزیں ان کے لیے چھپا رکھی گئی ہیں یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہو گا جو وہ کیا کرتے تھے تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بندہ جو نیک کام بھی کرتا ہے اس کا ثواب قرآن مجید میں مذکور ہے مگر نماز شب اس سے مستثنیٰ ہے کہ بوجہ اس کے کثرت ثواب کے خداوند تعالیٰ اس کے ثواب کو بیان نہ فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا۔

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ

المحاسن میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے مولائے کائنات علی و مرتضیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی شب معراج جب مجھے لے گئے تو میں نے بہشت میں ایک نہر دیکھی جسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید تھا اور شہد سے زیادہ شیریں تیز سے زیادہ راست اور جتنی ستاروں کی تعداد اتنے ہی اس میں آنجوتے اور لوٹے تھے اور اس کے کنارے سرخ یا قوت اور سفید موتی جیسے تھے پس جبرائیل امین نے اپنا بازو جو ایک سے لگایا تو یکایک اس میں سے مشک سے زیادہ خوشبو آنے لگی۔

پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم ہے جس کی قبضہ قدرت میں مجھ محمد کی جان ہے جنت میں ایک درخت ہے جسکے پتوں کے پھڑپھڑانے سے تسبیح کی ایک ایسی آواز پیدا ہوتی ہے جو نہ پہلوں نے سنی ہے اور نہ پچھلوں نے۔ اس درخت کا پھل انار کی مانند ہوتا ہے اور اگر ایک پھل کسی شخص کے سامنے ڈالیں اور وہ اسے توڑے تو اس میں سے (۷۰ ستر) ذائقے پیدا ہوں اور مومن نور کی کرسیوں پر ہونگے ان کی پیشانیاں چمکتی ہونگی اور انہیں اختیار ہو گا کہ جنت میں جہاں چاہیں رہیں اس حالت اوپر کی طرف سے ایک عورت ان کی طرف جھکے گی جو یہ کہتی ہو گی کہ اے بندہ خدا و سبحان اللہ کیاتیرے یہاں میری باری نہیں ہے مومن حیران ہو کر سوال کر یگا کہ تو کون ہے وہ جواب دے گی کہ میں ان میں سے ہوں جنکے بارے میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلا تعلم۔۔۔ قرۃ عین

تفسیر مجمع البیان میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی شان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں انکا خیال گذرا ہاں تم کو میں نے اس شان سے اس امر کی اطلاع دیدی ہے کہ اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھ کر معلوم کر لو فلا تعلم نفس

سورہ السجدہ (۱۸)

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَّيَسْتَوُونَ

ترجمہ: کیا وہ شخص جو مومن ہے اس کے مانند ہے جو فاسق ہے دونوں ہرگز برابر نہیں تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام علی ابن ابی طالب اور ولید ابن عقبہ میں جھگڑا ہو گیا اور ولید فاسق نے یہ کہا کہ واللہ میری زبان آپ سے کہیں زیادہ چلتی ہے اور میں آپ سے بہت بڑا نیزہ باز ہوں گا اور لشکر میں کھڑا ہوں تو آپ سے کہیں زیادہ شاندار ہوں حضرت نے فرمایا خاموش رہ تو فاسق ہے اس پر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی احتیاج طبرسی میں جناب امام حسن علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے کہ جسکا ایک جزیہ ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ولید ابن عقبہ واللہ میں تجھ کو علی مرتضیٰ علیہ السلام سے بغض رکھنے کے سبب ملامت نہیں کرتا اس لیے کہ ان حضرت نے تجھے شراب پینے کے سبب اسی ۸۰ کوڑے لگوائے اور بدر کے دن تیرے باپ کو گرفتار کر کے اپنے ہاتھ سے قتل کیا مگر تو ان حضرت کو برا کیوں کہتا ہے حالانکہ خداوند تعالیٰ نے قرآن کی دس آیتوں میں ان کا نام مومن رکھا ہے اور تیرے فاسق از قول خدا سے ...افمن کان مومنا

سورہ الاحزاب (۴)

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ

ترجمہ: اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے

تفسیر قمی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ ہماری محبت اور ہمارے دشمنوں کی محبت کسی انسان کے سینے میں جمع نہیں ہو سکتی اس لیے کہ خداوند تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے کہ ایک سے تو کسی سے محبت کرے اور دوسرے سے اس سے بغض رکھے پس ہمارا محب جو ہو اسے لازم ہے کہ ہمارے لئے اپنی محبت کو ویسے ہی خالص کرے جیسا کہ سونا آگ میں تپا کر خالص کر لیا جاتا ہے اور اس میں میل کچل نہیں رہتا پس جو یہ چاہئے کہ ہماری محبت کو چانچے اسے لازم ہے کہ اپنی قلبی حالت کا امتحان کرے اگر ہماری محبت کے ساتھ ہمارے دشمنوں کی محبت بھی اس میں شریک ہے تو نہ وہ ہمارا ہے اور نہ ہم ان کے اور ایسے لوگوں کا اللہ بھی دشمن ہے اور جبرئیل و میکائیل بھی -

سورہ احزاب (۶)

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ

ترجمہ: نبی مومنین کی جانوں کا خود ان سے زیادہ اختیار رکھنے والا ہے اور اسکی بیویاں انکی مائیں ہیں۔

کافی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک حدیث میں منقول ہے کہ ازواج رسول خدا امتیوں پر حرام ہونے میں ماں کا سا حکم رکھتی ہیں نہ یہ کہ حقیقی ماں ہو گئیں ورنہ انکا امتیوں سے پردہ کرنا بے معنی بات ہوتی ہے -

الاکمال میں جناب قائم آل محمد سے اس ”طلاق“ کے معنی دریافت کیے گئے تھے جسکا حکم جناب رسول خدا نے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے سپرد کیا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے ازواج نبی کی شان کو بڑھایا اور ان کی امہات المومنین ہونے کا شرف بخشا اور جناب

رسول خدا نے یہ فرمایا کہ اے ابو الحسن یہ شرف ان کے لیے ہے اسی وقت تک قائم ہے جب تک کہ وہ اطاعت پر قائم رہیں پس میرے بعد ان میں سے جو بھی نافرمانی برتے اور تمہارے پر خلاف خروج کرے اسکو میں طلاق دے کر زوجیت سے خارج کردونگا اور مومنین کی ماں ہونے کے شرف سے اسے گردونگا اور اس امر کے اظہار کا اختیار تم کو یا علی عطا کرتا ہوں۔

سورہ احزاب (۲۳)

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

ترجمہ: مومنین میں ایسے مرد بھی ہیں کہ انہیں نے اللہ سے کو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا پس بعض ان میں ایسے ہیں جنکا خاتمہ ہو گیا اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو شہادت کا منتظر ہے اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی الخصال میں بروایت جناب امام محمد باقر علیہ السلام جناب امیر المومنین سے اس حدیث میں منقول ہے کہ آپ نے ایک یہودی سے فرمایا کہ میں نے اور میرے چچا حمزہ اور میرے بھائی جعفر طیار اور میرے چچے بھائی عبیدہ نے جس امر کا خدا اور اس کے رسول اللہ سے وعدہ کر لیا تھا اسے پورا کیا پس خدا کی مرضی یوں ہوئی کہ میرے وہ ساتھی تو آگے بڑھ گئے اور میں ان کے پیچھے رہا پس خدا وند تعالیٰ نے ہمارے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی تفسیر مجمع البیان میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں اتری اور اللہ وہ منتظر میں ہوں اور میں نے جو معاہدہ خدا سے کیا اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی المناقب میں ہے کہ میدان کربلا میں جناب امام حسین علیہ السلام کے اصحاب میں سے جو شخص دشمن کے مقابلے میں جانے کا ارادہ کرتا تو حضرت سے رخصت ہوتا تو کہتا اسلام علیکم یا بن رسول خدا حضرت جواب میں فرماتے وعلیک السلام بھائی ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آتے ہیں اور یہی آیت تلاوت فرماتے فمتضم من قضی من کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن دو طرح کے ہیں ایک قسم تو وہ ہے کہ جس اللہ سے جو وعدہ کر لیا تھا اسے سچا کر دکھایا اور اسے پورا کر دیا ایسوں ہی کے بارے میں خدا فرماتا ہے رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فممنہم من قاضی نحبہ و ممنہم من ینتظر و ما بدلو تبدالاً اور ایسے ہی ہیں جو خود دوسروں کی شفاعت کریں گے اور خود انکو شفاعت کی کوئی ضرورت پیش نہ آئیگی۔

دوسری قسم کے مومن کھیتی کے ڈنٹھل کے مانند ہیں کہ کبھی وہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور کبھی سیدھا۔ پس یہ ان میں سے ہوئے جن کو دنیا کی تکلیفیں بھی پیش آئیں گی۔ اور آخرت کی بھی اور یہ ان میں سے جن کی شفاعت کی جائے گی اور وہ خود دوسروں کی شفاعت نہ کرئیں گے نیز انہیں حضرت سے یہ بھی منقول ہے کہ تمہارا خداوند تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا من المومنین رجال

چنانچہ خدا وند تعالیٰ نے ہماری ولایت کا جو عہد تم سے لیا تھا اس نے تم سے پورا کر دیا اور ہمارے بدلے ہمارے غیر کو ولی نہیں سمجھا نیز انہی حضرت سے یہ بھی منقول ہے کہ تمہارا خداوند تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا من المومنین رجال۔

چنانچہ خداوند تعالیٰ نے ہماری ولایت کا جو عہد تم سے کیا تھا اس نے تم سے پورا کر دیا اور ہمارے بدلے غیر کو ولی نہیں سمجھا تیرا انہی حضرت سے یہ بھی منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا تھا۔

یا علی جو تم سے محبت کرتا ہو گا اور مر جائے گا تو وہ اس مدمیں آئیگا منقضى نعه اور جو تم سے محبت کرتا ہو گا نہ مرے گا وہ اس مدمیں آئے گا، من ينتظر اور سورج جب اس پر طلوع یا غروب ہو گا تو رزق اور ایمان کے ساتھ مطلب یہ ہے کہ اسے روزانہ روزی بھی پہنچے گی اور اس کا ایمان بھی برقرار رہے گا

سورة الاحزاب (۲۵)

وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ

ترجمہ: اور اللہ نے مومنوں کو لڑائی کی نوبت ہی نہ آنے دی۔

تفسیر مجمع البیان میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ یہ بات جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے ذریعے سے ہوئی کہ انہوں نے عرب کے نامی پہلوان عمر ابن عبدود کو قتل کر ڈالا اور ریہی واقعہ کل دشمنوں کی ہزیمت کا باعث ہو گیا۔